تصوف کی اردو کتابیں

ترجمہ عوارف المعارف کامل دو
جلد۔ نہایت مشہور و معروف تصوف کی
کتاب ہے مترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب
فرید آبادی ۱۲ر

مذاق العارفین ۔ امام محمد غزالی
رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف بزرگ
اور مائہ ناز تصنیف احیاء العلوم کا اردو
ترجمہ۔ ترجمہ میں محاورے اور سلاست
روانی کا حق ادا کیا گیا ہے مترجمہ مولوی
محمد احسن صاحب صدیقی نانوتوی
کامل چہار جلد ۔ عے۵ر

منہاج السالکین ۔ مسائل شریعت
کا طریق تصوف بیان ہے یہ کتاب
منہاج العابدین کا ترجمہ ہے ۔ اگرچہ
یہ کتاب چند مرتبہ چھپ چکی تھی مگر اس مرتبہ
اسکی صحت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے
مترجمہ [illegible] صاحب ۱۰ر

اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے
سعادت ۔ رموز تصوف میں مشہور
و معروف ہے مترجمہ مولوی محمد الدین
صاحب فرنگی محلی کاغذ سفید ہے

گلشن [illegible] ۔ نظم میں تہذیب
و اخلاق کا بیان مولفہ مفتی غلام سرور
لاہوری ۔ ۱۰ر

رہبر راہ حق ۔ ہدایات و نصائح از
حاجی نوردار خاں صاحب ۔ ۱۰ر

مجموعہ توحید ۔ شامل چار رسالہ
نہایت موثر ۔ ۱ر ۶ پائی ۔

سفینہ نجات منظوم ۔ اسمیں بہت سی
نصائح سعدی کو جو اقوال و احادیث
سے لی گئی ہیں نظم میں بیان کیا ہے
اصل کتاب عربی ہے مگر ساتھ ہی
اردو ترجمہ دیا گیا ہے ۔ ۹

مثنوی الکلام معروف بجواہر بے نظیر
نہایت دلکش و کارآمد نظم مصنفہ
حضرت بے نظیر شاہ صاحب وارثی
مرحوم ۔ ۱۲ر

مثنوی گلدستہ معنی کا اردو نظم یہ
کتاب ہے جسمیں انواع صور و اشکال
طریقہ عالیہ [illegible] و کمال و
فضیلت مع کرامات از حضرت شاہ
صوفی آبادی صاحب [illegible]
اللہ علیہ دیگر رموز تصوف و مناجات
باری تعالیٰ و [illegible]
[illegible] وغیرہ مضمون کو [illegible]
نہایت پردرد الفاظ میں نظم
کیا ہے کتاب قابل دید ہے قیمت ۲ر

مثنوی اسرار حقانی ۔ فقر و تصوف
کے اسرار قابل دید ۔ ۳ر

کلمات قدسیہ و الہامات غوثیہ
اس میں حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر
جیلانی کے کشف و کرامات اور بہت سے
تصوف کے نکات درج ہیں ۔ ۷

سدرشن کا میلہ حصہ اول
اخلاقی مضامین کا ایک افسانہ ہے
جو اس طرح عمدگی سے ترتیب دیا ہے
جیسے کسی لڑی میں موتی پرو دئے
جائیں قیمت صرف ۔ ۱۰ر

ایضاً حصہ دوم
نہایت عمدہ اخلاقی اور دلچسپ
مضامین کا افسانہ ۔ ۱۰ر

ان کتابوں کے علاوہ ہمارے کتب خانہ
میں جملہ علوم و فنون کی عربی و فارسی
و ہندی کتابیں موجود ہیں جنکی مفصل
فہرست صرف اطلاع پانے پر روانہ ہو سکتی
ہے جسکے ملاحظہ سے کتب موجودہ
کتب خانہ کا مفصل حال معلوم ہو سکتا ہے

المشتہر [illegible] لکھنؤ

تھا اور حرم میں بھی کی [illegible]
[illegible]
ہاں اس کے ہاں زیب و فخر
[illegible] لعل [illegible] و سیم و زر
[illegible] کیا اس وقت میرا حال آہ
ب ہوا اس مثنوی کا اختتام
پانچویں تاریخ تھی شوال کی

تیرہ [illegible] و [illegible] ضیا
گوہر [illegible] پاک و [illegible]
یہ گل و گلزار و بستان و ثمر
مادر [illegible] و پدر
جان کہہ ہوگا عجب جنجال آہ
[illegible] سنہ ہجرت خیر الانام
ختم [illegible] یہ مثنوی
نام حق پر ختم کر اپنی کتاب

نوجوان عیش گزرا یک زمن
چھوڑنا انکا ہوا جب مجھ پہ شاق
یار و فرزند و عزیز و اقربا
ہونگا جب میں چھوڑ کر انکو جدا
غافل ہوئے [illegible] اپنے حال پر
اے برادر بالیقین [illegible]
حق تعالی اس کو [illegible] انعام دے
اے حسن اللہ اعلم بالصواب

[illegible] غذا میری [illegible]
فکر کرتا ہے مجھے انکا فراق
شیر و قند و روغن و نور ضیا
اے خدایا راہی ملک بقا
پیر ہو کر بھی ہو غافل ہائے پسر
یک ہزار و دو صد پنجاہ و یک
میری محنت کا یہی انعام دے

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد واحد عالم اور نعت افضل الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے بعد واضح ہو کہ کتاب مستطاب نادرت طراز قصہ عارف کامل پاکباز ممدوح عالم حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ [illegible] موسوم بہ گلزار ابراہیم مطبع منشی تیج کمار واقع لکھنؤ میں بسرپرستی ذی المجد والمحاسن معلی القاب عالی جناب منشی تیج کمار صاحب مالک مطبع و بحسن اہتمام پنّا لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع ماہ اگست ۱۹۵۸ء مطابق ماہ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ بحسن و خوبی پیرایہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر مقبول خاص و عام ہوئی

یہ جو بکتا ہے سخن ہائے ربوا
سمجھ کچھ ہو رہا قاضی خموش
جو جو یہ شفقت سے کرتا تھا کلام
پھر الفت اسقدر بے اشتباہ
ہے اسی آفت میں ہر ایک مبتلا
آدمی رکھتا ہے مادام صبح
اور کو سمجھا ہے کم فہمی سے خر
یہ نہ خر ہوتا تو کیا سے وفا
ہیں وہی یہ خر وش باعمل
شور و غل کرنے لگا وہ خر فرتوت
خلق میں کر ہو گئی یہ بات فاش
احمقی سے ہوتے ہیں سب کام سخت
اس سبب سے تا ہوا افشا راز
ہوں اگر احمق نہ دنیا میں حسن
کام میں دنیا کے ہوں ہر ہوشیار
عقل و فہم جس سے ہو [illegible]
ہے یہ دنیا [illegible] جائے آب کا
[illegible] دمبدم
کام کو کب اگر تابندہ ہے
[illegible] خام نہ رکھتا [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] اس کے [illegible]
[illegible] جب آنکھوں سے دنیا کی فضا
[illegible] اس حد [illegible]
[illegible] دنیا کو ہے بے انتہا

باؤ کے آدمی کروں تنبیہ کیا
اگر اس سے پھر اسکو قاضی نے کہا
[illegible] اسکو یقین آیا بھی
جسقدر ہے خلق سے آتا ہوا آپ
ہو رہی ہے ماتم حقیقت [illegible]
عیب [illegible] کہ [illegible] نظر
یہ نہ ہوتا خر تو [illegible] کسی
[illegible] کی [illegible]
ہو کے پھر تا جا رہا قاضی نے [illegible]
تا کہ غفلت میں نہ ہو [illegible]
جب یہ کرتا ہو [illegible]
جا رہا نامی سے قاضی [illegible]
جب لگا کے [illegible] وہ خر [illegible]
جنکو احمق جانتے ہیں سب [illegible]
عقل [illegible] ہے [illegible]
اس سخن کو [illegible]

اسکو مال خر لیا ہے یا جھولا
دلمیں اپنے خوش ہوا وہ خر [illegible]
وہم اسکا تھا ترقی پر مدام
اسکے خر ہونے پہ [illegible] گواہ
نفس کی شامت سے آخر دفعتاً
بر جا [illegible]
ہے خر ایسے اپنے ہر ایک بیخبر
کھا تا کیوں اس کے [illegible]
مرگ شیطان [illegible]
ترم سے پھر ہو رہا قاضی خوش
ہو گئی [illegible] پھر [illegible]
سب ہی کو کرتا ہے [illegible] سخت
قاضی کرتا اسکی تعظیم دراز
[illegible] ممتاز [illegible]
ایسے نادان میں [illegible]
کام [illegible] کر [illegible]

آپ اک آفت [illegible]
آدمی سے تو دیکھ [illegible]
پھر کہا اس نے [illegible]
اسقدر ہوتا تھا اسکو [illegible]
ہر طرف [illegible] نظر آتی ہو اور
عیب [illegible] ہر ایک بیخبر
خر کو [illegible] ہر گز آدمی
کام [illegible] اور [illegible] بیخبر
[illegible] اپنے گھر کو جا
صفت کی باتوں میں ہو [illegible]
[illegible] عاجز
[illegible] آخر کو اسکا مقتدا
قاضی سے وہ بھی [illegible] خروش
ہیں وہ [illegible] زمانہ
[illegible] ہو جائیگی
اسے حسن [illegible] داستان کو ختم کر
ایک حالت [illegible] اسکو [illegible]
شب کی اندھیاری [illegible]
باد [illegible] لرزا ہوا [illegible]
ہے وہ [illegible] پاس
ایک گنج [illegible]
[illegible] اسکو نہیں
سب [illegible] اسکی خبر
طے کیا کس کس مصیبت سے سفر
[illegible] سے اے بے نیاز

[illegible] اور اسکی [illegible]

اسکی [illegible] ہے یہ سم
صبح کے ہوتے ہی وہ [illegible]
چاروں کے [illegible] کفن
[illegible]
[illegible] یا [illegible]
دیکھتے ہی خر [illegible] ہوا
[illegible] ہے میں [illegible] کے آل
[illegible] ہوگی اے امیر خدا

[illegible] گل [illegible]
شمع کے سر پر آگرے تاج [illegible]
[illegible] لباس
ایک گل [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] اسکو اپنی [illegible]
تو [illegible] خوں [illegible]
کس [illegible] ہوگی [illegible] دراز

ے دوا کا حکم بھی اس اسطے
ن کے عاجز تو دیں جا بجا ہیں
چاہئے تجھ کو نہ کچھ رد و بدل
مرد کحال غریب دبے نوا
تو کروں میں تیری آنکھوں کا علاج
دو گھڑی تو بیقرار رہا سی لیے
حالت اصلی سے بھی اسکی بصر
بسکہ دانا تھا نہایت وہ طبیب
ہے یہ نسخہ بہتر از صد کیمیا
دے مجھے نسخہ یہ انجن کا بتا
جب وہ کحال نے نسخہ بتا
تھا وہی کرم نجاست خوار زار
ایک اسکا فائدہ ظاہر کیا
بنا ہے ہر بات میں تقصیر دار
جس سے قاضی کے ہو اسکو شاد کر
تھا بس لغت سے جی سکا
اس لیے فرماتے ہیں خیر البشر
دیکھ کر دربار اور وہ دھوم دھام
دست بستہ ایک خدمت گدا
بولنے کو اور نہ کچھ کہنے کی جا
پوچھا قاضی نے کہ اے مرد گدا
درد دل سے اسنے رو رو کر کہا
یعنی کھو کر اپنا سارا مال و زر
جب خدا نے تجھ کو منصب دیا
سب گئی سمجھ کہ پھر جا

صنعت حق تاکہ ظاہر ہو
جسطرح کہتا ہے رب العالمیں
مرضی مولا ہے اعلیٰ واجل
جانتا تھا خوب آنکھوں کی دوا
جس سے بالکل جائے سب ظلمت
پھر اسکے جب گئی وہ بیکلی
ہو گئی دم میں نہایت تیز تر
جا تھی وہ فرزانہ دہر طبیب
ہے مگر اعجاز عیسیٰ یہ دوا
چاہیے جب کچھ سمجھ لے انتہا
جز دوا کے اسکا وہی کرم تھا
جز وغیرہ کل کا ہے نامدار
اور خدا نے کر کیا کیا اسمیں بھا
عفو کر میری خطا اے کردگار
خانۂ ویران کو پھر آباد کر
سنبل و ریحاں سے گلشن گلزار
کہ رہی ہے الغت البشر کو کمر
رہ گیا حیران شستدر مرخام
اور کھڑے انکا نقش و چہرہ پر
اک پہر تک یہ کھڑا انتظار
کیا غرض ہے تو یہاں تک آ کر
مرحبا تجھ کو ہزاراں مرحبا
آدمی تنہا آیا تجھ کو ملے
علم و فضل و زہد و تقویٰ
بیقراری کہ سینہ

ورنہ کیا تدبیر کیسی ہے دوا
کر توکل پر دوا کے ہر مرض
کہ بہت اسی شے جب تسبیح تھا
دیکھ اندھے کو وہ لاکر
پانسو دینار لے کر ایک فرد
آنکھیں سے دو تن گئیں کھل کر
سجدۂ شکر خدا کے بے نیاز
جا یا اسنے اس سے تعجب سمجھے
آخر غنی کا ارادے اسنے کہا
لیکن آخر کو بہت سا سیم و زر
جانتا تھا نقد جیسب کرم کو
حق تعالیٰ نے بتائی اسکو راہ
ہو کے دل میں منفعل کہنے لگا
مضطرب ہے خر دیش خستہ تن
بسکہ لے کے اس نے اجرا
تھا سے قاضی کا ایسا شہرہ
آیا نہ قاضی کو کچھ کر
وش تھا وہاں کا گلشن ویراں
ہو گئے گم دیکھ کر سب عقل و ہوش
ہو گیا دربار کا جب اختتام
کہہ بیاں تو اپنے دل کا مدعا
وہ دوا شاید تیرا طوطا
دس برس سے آنکھوں کی دعا
اب تو مجھ سے جنم مطلع
سمجھا قاضی نے کہ تو آ کر

قید کہ قدرت میں اسکے ہے شفا
تاکہ ہو باطل وہ حکمت کی غرض
قدرت حق سے ہوا ادراک وہ
دے مجھے تو پانسو دینار
اسنے دی آخر کو آنکھوں میں لگا
دل ہوا فرحت سے اسکا باغ باغ
دل سے وہ لایا بجا با صد نیاز
اس کے بدلے میں کچھ دیجیے
دست بستہ ہو کے با صد التجا
نقل ہے یاقوت زمرد اور گہر
وہ ہی تھا اس کحل کا جز
تاکہ ہو موقوف دل کا اشتباہ
میری گستاخی کی حق نے دی سزا
اب جو بیچا اس کو پہنچا اے حسن
اب یہی رستہ جو سو کالیا
سیر گلشن تھا وہ رنج و بلا
رفتہ رفتہ ہو چکا آخر اسکے
تھی حاضر سیکڑوں پیر و جواں
رہ گیا حیران شستدر خر
کہ ہو قاضی کی اتنی دھوم دھام
مقصد قلبی ہے یاں آنے کا
چاہئے تھی جو کہ تو لایا
تو دیا تو نے مجھے یہ مرتبہ
حق خدمت سب یا دیسے
متحمل سے یک بخت بیگانہ

دین اور دنیا کا تو ہے پیشوا
ہے جو پیر اتقا ء عارفی
آ گئی اس کے تن مردہ میں جان
تھا وہ پرشادی ہوا وہ خوب رو
ہے اسی آفت میں ہر اک مبتلا
ہے جسا ایک زن بے کے اختیار
آدمی وہ ہیں کہ جز پروردگار
نفس کی خواہش ہے جسکی نظر
زیرکوں کے واسطے نادان نہ
آدمی کے واسطے ہے مال و زر
جسکے سبب سے جانتا ہے تیز
خالی حکمت سے نہیں فعل حکیم

یعنی تو اک شہر کا قاضی بڑا
جسپہ ہے مسند نشین تو اے غنی
ہو گیا ہے تن اسکا زبان
اگر سست ہے وہ شیاد
ہو کے تو سمجھا کہ قاضی ہوا
آپ کو کرتا ہے تو قاضی شہاں
فرد ہے سے کچھ نہیں کشف نہاں
لعنت ہے وہ آدمی اور لعنت
احمقوں کو ہوشیار انسان ہوا
لعل و زر کیوا سطے میں تیز تر
منفعت ہے تیری وہ اپنے نفس سوا
تیری نادانی ہے اے مرد لئیم

عقل تیری خر ہے اور آتش فروش
جسکے وہ پیشہ دل نعمت فزا
تھا وہ نعمت کتنی ہو آشنا
علم کو تحصیل کا کا ہے سرور
آپ کو سمجھا ہے جو مسند نشین
تو نہیں تیری عقل و فہم پر
آدمی اگر نہیں رتبہ میں بشر
ہونا احمق کا اگر مطلق نہ جو
مفلسوں کے واسطے ہیں مال و زر
اسکو ہو انکے نقر ہے تنگی
گر تو دیکھے ورنہ ہے اندر دین
اس لئے کرتا ہوں تجھسے یہ کلام

درس ملا کا ترا آنکھوں کا شوشہ
لایا سنجر فکر پر زوال کا بجا
اسکے قاضی شہر کی گر خبر
منصب عمر سے کر دلمیں غرور
حشر کو خر کے برابر بھی نہیں
آدمی ہو کر تو بنتا ہے خر
جز غم شہوت میں تجھ کو انتظار
تو ہنر مندی میں کہ ہو کیونکر فشر
مالداروں کے لئے مسکینی خوار
اسکو ہم انکے ساتھ ہے یہ تنگی
منفعت کوئی شے خالی نہیں
اگر آ نہ اس سے شاید تجھکو غنی

حکایت طبیب کی کہ کرم نجاست کی پرورش کو بیفائدہ سمجھا اور اللہ تعالٰی نے اسکو تنبیہ کردیا

تھا کسی جا اک طبیب پر خرد
اتفاقاً ایک دن بہر طرف وہ
الغرض کیوں تونے اسے پیدا کیا
دلمیں پھر ہر چند اسنے غور کی
ہو جو نا معلوم اسکے کا فائدہ
جانے ہر شے کا وہی نفع و ضرر
موت جو ہر چیز سے ہے تلخ تر
حکمت باری تعالٰی یوں ہوئی
فعل بر حق کے کرے جو کچھ نظر
قصد مسہل اور تدبیر تمام
سبب یہ تدبیر نظر اسپر

حاذق و دانا حکیم مستند
پائخانے میں گیا وہ جب بضرور
کچھ نہیں خلقت سے اسکی فائدہ
منفعت اسکی نہ ظاہر ہو سکی
نسبت اپنی سمجھ کر اسکی جدا
تو ہے اسکے فائدے سے بیخبر
فائدے ہیں اسکے اندر بیشتر
ہو گئی بیماری اسکو آنکھ کی
ہے وہ اندھا بلکہ اندھے سے بتر
کر کے آخر تھک گیا وہ مرد تمام
قہر
ہی کا کار گر

جانتا تھا خوب وہ اسرار طب
دیکھ کر کرم نجاست کو حکیم
نے وہ اور نہ خدا کے کام کا
کی کتابوں میں کئی دن جستجو
نفع ہر موجود میں ہے بیشمار
جو کہ شے بدتر سے بدتر ہے ہیاں
بعد مرنے کے وہ ہونگے آشکار
آخر دونوں آنکھوں کی سب نشعل
کہ بہت اس شخص نے اپنی دعا
موجد تا فیض علت سے جدا
تو تو کل سکے مرض کی کر دوا

ماہر دانا کے وہ تن کا طبیب
دلمیں یوں کہنے لگا رب کریم
نعمت میں یہ بلا میں مبتلا
فائدہ دیکھا نہ اسکا ایک جو
جانتا ہے اسکو علم کردگار
ہیں ہزاروں فائدے اسمیں نہاں
جس طرح ہو شمس نصف النہار
ہو گیا اندھا وہ مرد بوالفضول
بیمہ ہوا ہرگز نہ اسکو فائدہ
جب غضب ایسا کا ظاہر ہو
پھر وہ ظاہر ہو وہ اپنے آفت

صورت افسانہ گو بیانہ ہے
[illegible]
پیرہن اس کے [illegible] لگا ہوا
[illegible]

نہیں معانی اسکے اندر [illegible]
[illegible]
تو ہی ادہم تو ہی ابراہیم ہے
اور [illegible] دنیا کو جان
ہے عروس [illegible]
[illegible]

حکایت [illegible] خرفروش ابلہ کی

[illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible]

لب لباب اس داستان کا یہ کہ افسانہ [illegible] اپنے نفس پر منطبق کر لیں

حرف غیریت اگر [illegible] درمیان
ہے حقیقت گو کہ ہر شے سے جدا
[illegible] تخئیل میں ہو جو کوئی
[illegible]
خواب غفلت سے [illegible]
رکھ کر قدم [illegible] ابراہیم کے
وہ [illegible] فعل [illegible] سے ناجا
جان [illegible]
ہم زمین [illegible] آفتاب
جان جان ملک جان جہان جان
ہم کو اس صورت [illegible]
[illegible]

تو ہے تو سب [illegible] نوجوان
لیکن ایسا ہے تو [illegible] نہ تھا
ہم ترے نزدیک [illegible]
صاحب [illegible] کرامت ہو گیا
دم کے دم میں [illegible]
باہزاراں عجز سب کہنے لگے
جس [illegible] شرمسار
دے ہمیں [illegible] سزا
ہم کہاں [illegible] آفتاب
[illegible]

ہوں [illegible] اگرچہ [illegible]
[illegible]
کیسا ہے [illegible]
عذر خواہی [illegible]
کر ہاتھ دونوں [illegible]
اس خطا سے [illegible]
ہم [illegible] باغ جنان
کیا جنان کیا جہان [illegible]
[illegible]

اصل [illegible] سب کی [illegible]
[illegible] اور [illegible] آدم [illegible]
ایک [illegible]
وہ ہی حال [illegible]
[illegible]
قابل [illegible]
ہم [illegible] سلیمان
جن کو تیرے سامنے [illegible]
[illegible]

[illegible]

یا الٰہی یہ نظر بندی ہے کیا
قلب یہ انکے ہوئی فتنہ زا
جان و دل سے کرتی ہیں حب عجیب
ہو ہماری نقل بانی جسم ختم
لطف ہیں نقلوں کا اپنی ہو دو چند
تنگدستی تنبل رنجستہ حالی
بدلے اس تکلیف کے دنیا و زر
با تن عریاں و محتاج و تباہ
مرد حق ہیں مفلسی میں بادشاہ
پا برہنہ اور فلک پر ہے قدم
خالی آنکھوں اور جہاں پر ہے نگیں
بے زر و بے سیم حضرت عظیم
اہل دنیا کو رہ بد راہ جا
مرد مفلس جانتی ہے جسکو خلق
نور سے روشن ہے اسکے دو جہاں
اپنی اس کوری کا حیلہ کرتی ہیں
آخرش اس مقتدائے عصر کو
ہوتا داغ نقل سے نقال جب
لیک وہ نقال و خلق احمدی
کچھ نہ سمجھی اس بات کا اسکو خبر
ہر شہر [illegible] راہے مشغول کار
مرد حق ہیں ہزل کو سمجھے ہیں جد
جب زیادہ حد سے پہنچی انکو دیا
آتش انکے سینہ خوردہ
سخت یہ تھا کہ ہیں پہلے دیا

جو ہر کمال چیزوں کو سمجھے ہیں کو
ہے لیکن اور سمجھ پر یہ نہ ہوا
نور عیسیٰ ہے آکر اسکے لبس آلوچ
اسکو جو حجاب زیبا کرے ہیں کم نسبت
آپکو وہ بستہ آفریدہ
مفلس مت عزیز خاطر یار کل
دیکے خوش کرتے نگاہ اس کو بحظ
با دل بریاں اشک کو آہ
حکمراں ملک کے فوج و سپاہ
مشتری خلق بے دام و درم
ابلق دوران ہمیشہ زیر زین
مالک بازار دریائے یتیم
حال کیا جانے وہ کہ نور کا
غیر شرمندہ چھپا وہ زیر دلق
نیم شب آ کر اسکو کہتے ہیں گمان
خانہ دل میں تو روشن کر چراغ
پیشوا اور رہنما عصر کو
مارتا اہل ان کو بے ادب
ماہی دریائے سر سرمدی
اور نہ انکے فعل بد پر کچھ نظر
نیک و بد کو جانتا ہے کردگار
کذب ہے صدق اسکا جس تو ہی سعد
غضب ہے آگئی یہ ہاتف کی ندا
راحت و لذت و عادت ہے جو
لائق گردن زدنی ہیں سب کہ ہم

دام میں ہر بعض ہوا کے ہو گئے مبتلا
اس مرض میں ہو گیا جو مبتلا
عرض نقالوں نے کی الیاس کی
اپنے کہنے کا نہ مانے وہ برا
سنکے ان سے میر محفل نے کہا
اپنے آگے تو اسے لا کر بٹھا
الغرض کشتی میں ابراہیم تھا
لائے محفل میں اسے بحر عظیم
بے زر و بے زر و سلطان دست
تنگدستی میں غنا بے انتہا
بے زر و بے سیم دنیا کے جہات
خلق ہے مشغول آتش و شمس کی
اہل دنیا کی ہے ہر ظاہر پہ نظر
ہے نظر بندی نہ دیکھے تو آنکھ
کور ہے ظاہر سے آخر و خدا
تا نظر آوے نہ تجھے مردان دین
اسکے محفل میں دیا بار بٹھا
کتنی سر پیٹھوں کو کی گفتگو
تھا زبس ہستی ظاہر سے فنا
یہ تو اپنے شغل میں تھے مبتلا
شغل میں اپنے زبس مصروف تھا
ہیں سمجھتے نقل کو اصل الاصول
اے سر شوریدہ سودائے عشق
وے ہدف ہیں گاہ تفنگ ابتلا
تیری مرضی ہو تو ہم دریائے غرق

زہر قاتل کو سمجھتے ہیں قند
گریہ و زاری ہے بس اسکی دوا
ہو اگر اس وقت مرد آشنا
تو غنیمت اس وقت میں ہو مصطفیٰ
ہو وے برگشتہ میں یار دشمنا
زر و سے بنی کچھ کر کر کے علا
مفلس و محتاج و مسکین گدا
زور سے اس کے درد کو وہ لئیم
بے خبر بے جام کے محمود دست
مفلسی میں صاحب جود و سخا
بے زر و بے لعل سلطان زمان
ہو اسے علوم الحق حال کیا
راز سے باطن کے وہ محرم کیوں نہ ہو
اور مہر و خورشید تابان کیسا
سیکڑوں درجے ہے یہ کوری بھلا
اور دکھائی دین تجھے اہل یقین
اور کیا انکار کا جاری سلسلہ
انکی کم فہمی سے انکو مارتا
محو مطلق ذات میں یزداں کے تھا
اور وہ اپنے کام میں مصروف تھا
کچھ نہ سمجھا وہ کہ یہ کرتے ہیں کیا
ہنسا کرتے ہیں سب سے حصول
دست و دل مجروح خنجر ہائے عشق
دست و پا بشکستہ در سنگ جفا
تو کہے تو خاک کر دے سب کو برق

گلزار ابراہیم

[illegible] جس طرح [illegible]
[illegible] جو ہو [illegible]
جنگ کفار و غزا و [illegible]
ہے سپاہ [illegible] جنگ کا [illegible]
[illegible]

اس قدر ہوتا ہے [illegible]
وہ جہاد نفس ہے [illegible] بے خبر
ہے اگر [illegible]
ہے [illegible] اس کی [illegible]
[illegible]

[illegible] جہاد [illegible]
ہے جہاد [illegible]
ایک جنگ نفس ہے [illegible]
یہ مخالف [illegible]
[illegible]

[illegible]
ہے جہاد نفس اکبر والسلام
[illegible]

بیان [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

ترجمہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کرتے ہیں ۱۲ [illegible]
[illegible]

ذکر کی جب اس [illegible] خبر
سلطنت کی [illegible] چھوڑا
حال [illegible] نے آپ کا
کثرت گریہ سے [illegible]
[illegible] تھا جو ہر [illegible]
کر رہے تھے غم سے [illegible]
رنگ [illegible] چمن [illegible]
بے بقا ہے عیش [illegible]
کیونکہ ہر شے کی [illegible]
ہے کہیں گم [illegible] فلک
[illegible] کو آرام و قرار
اس طرح [illegible]
کیونکہ نامعلوم [illegible]
[illegible] حال [illegible]
ہے یکساں [illegible]
وہ شہنشاہ [illegible]
زبدۂ [illegible]
باکمال [illegible] نیاز
آپ کو [illegible] کر دے خدا
[illegible]
جو عبادت [illegible]
تاکہ [illegible]
قلب [illegible]
جو کہ [illegible] میں عبادت [illegible]

اس جہان سے گو [illegible] خبر
[illegible] دنیا
[illegible]

[illegible]

ہو گیا اک حشر کا ساں زلزلہ
[illegible]
صبح صادق کی طرح سے [illegible]
غم کی [illegible] سے وہ [illegible] ہو گئے
[illegible]
[illegible] ایام کی فریاد سے
[illegible] خاک ڈال
[illegible] ہر چیز میں ہے [illegible]
[illegible]
پاس [illegible] الناس کا [illegible]
[illegible]
پیشوائے اولیائے [illegible]
مرشد برحق امام [illegible]
[illegible] نام [illegible]
[illegible]
[illegible] عبادت فرض [illegible]
[illegible] دنیا سے آساں ہے
[illegible] جنگ میں [illegible] دلیر
[illegible]

جبکہ ابراہیم نے با اتقا
رنگ چہرے ہوا بیٹے کا فق
[illegible]
منکشف سب ہو گئے اسرار غیب
لاکھوں جی ہوں ایسے مرنے پر فدا
الغرض وہ غرق بحر بیخودی
لاش اسکی چھوڑ کر [illegible] نیاز
مرحبا اے بستۂ زنجیر عشق
زندۂ جاوید ہے مقتول عشق
گر ہوا عشق حق سے [illegible]
الغرض سر جہان بادشاہ
جب [illegible] لشکر کو خبر
[illegible]
کر کے سجدہ [illegible]
حسن صورت اور سیرت [illegible]
[illegible] سب [illegible]
اس [illegible] کے قتل کو [illegible]
اس [illegible] شیر نر
[illegible] دندان موت [illegible]
ہے مرض کیا [illegible]
تو جیسے سرسام [illegible] قیاس
ہے ہر اک چیز [illegible]
گر [illegible] موت [illegible]
الغرض [illegible]

کی جناب حق تعالیٰ میں دعا
دم کے دم میں ہو گیا وہ جان [illegible]
آہ بھر کر مر گیا اور [illegible]
[illegible] انوار غیب
جس کے جلوے سے [illegible]
[illegible]
جا کے مسجد [illegible] نماز
مرحبا اے کشتۂ شمشیر عشق
ہے قبول دو جہان مقبول عشق
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو گیا زیر و زبر
خاک پر سر [illegible]
[illegible] کر دیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
مرغ بسمل کی طرح [illegible]
[illegible]
دم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عشق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
مر گیا فرزند [illegible]
دم کے دم [illegible]
طاعت [illegible]
[illegible]
آیت [illegible]
با فراغ دل [illegible] مشغول ذکر
[illegible] فرزند سے غافل ہوا
باپ کب بیٹے کی قربانی کرے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کی گردش [illegible]
[illegible] ہر بشر کی [illegible]
[illegible] نفس میں قید [illegible]
[illegible] دنیا میں سمجھا ہے [illegible]
[illegible] ہوگا اس شے کا [illegible]
رنج و محنت [illegible]
طالب حق ہو کے [illegible]
[illegible] حق ہو دل میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یوں [illegible]
[illegible] افسانہ [illegible]
[illegible]
[illegible] خدا [illegible]
[illegible]
[illegible] میں اور [illegible]
[illegible] بندے کو [illegible]
[illegible] سدا
[illegible] خانہ [illegible]
[illegible] کو توڑ کر مسمار کر
نفس بت کو ہے [illegible]
آپ کو [illegible]
دیکھتا ہے عیب [illegible]
[illegible] باطن [illegible]

اے مریجان خالی از حکمت [illegible]
[illegible] فرحت [illegible]
تجسس اندیشہ [illegible]
مخزن غم ہے وہی اے [illegible]
ہے زوال [illegible]
جبکہ ابراہیم [illegible]
کفر [illegible] نظر
جمع ان دونوں کو [illegible]
[illegible]
خاص کی [illegible]
[illegible] تقصیر [illegible]
[illegible] عاجزان گمرہاں
ہے [illegible] آدمی نسیان سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے وہی بت [illegible]
تیرے اندر [illegible]
[illegible] تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چشم [illegible] سے [illegible]
[illegible] دنیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible]
عشق صادق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انسان کا [illegible]
[illegible]
[illegible] خدا [illegible]
[illegible]
[illegible]
غیر حق [illegible] نظر
بت پرستی [illegible] نظر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اپنی رکھتا ہے نظر
[illegible] پنہاں [illegible]
کفر [illegible] عشرت کا [illegible]
بات آفت [illegible] بے تمیز
[illegible] سے بچے
[illegible]
[illegible] اپنے [illegible]
[illegible] سے تو [illegible]
[illegible] حق میں [illegible]
[illegible] سراپا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رحمت [illegible]
بندہ [illegible] عاجز [illegible]
اور [illegible]
قلب میں [illegible]
[illegible]
[illegible] سے اپنے غافل [illegible]
[illegible] کی جستجو
[illegible]
[illegible] نفس [illegible]
[illegible] تیری نظر
[illegible] اس میں [illegible] نظر
[illegible] نظر

جسم ابراہیم ظاہر تھا عشق تمام | عشق کی مے سے لبالب ہو گیا
عشق نے کی جس کسی کی دلبری | کب بچائے اسمیں دلبر کے سوا

عشق ہے وہ برق خاطر سے بسر | غیر دلبر کا کرے جو قلع قمع سب
ہے دوئی نبول خلقت عشق | غیر سے رکھتا ہے ضد طینت عشق

میں نے تحواب جو آدم کو ہوا | عشق زلیخا کیا سے رسوا کیا
غیر حق پر جب گئی اس کی نظر | عشق نے اسکو کیا زیر و زبر

غیرت عشق خدا نے کیا | تا از نعمت سے بہشت کے جدا
گر نہ کرتا غیر پر اپنی نظر | ہوتا کیوں یعقوب بالکل بے بصر

حال پسر حضرت ابراہیم کا کہ وقت ترک دنیا کے صغیر السن تھا اور بعد بلوغ بادشاہ بلخ کا ہوا پھر حال باپ کا اس کے کعبہ شریف میں زیارت کو گیا باپ کا بیٹے سے ملکر خوش ہونا تخم الفت کشت الفت دل میں بیج تا پھر ہاتف کی آواز کہ دعوی عشق خدا میں غیر سے محبت کرنا اور ابراہیم کا منفعل ہو کر دعا مانگنا اور بیٹے کا مرنا

گوش جان سے سنیے غفلت نکال | عشق کا معلوم ہوتا تجھ کو حال
رکھتا ہے جو دعوی عشق خدا | امتحان کرتا ہے حق اس شخص کا

اقتباس انور میں یوں ہے لکھا | جبکہ ابراہیم تاج اولیا
کرکے دنیا کو بر ایش نظر | ہو گیا درویش شاہی چھوڑ کر

ایک تھا ان کا صغیر السن پسر | مشتری دوا سے رخشندہ تر
بعد ان کے جبکہ وہ بالغ ہوا | مسند شاہی پہ بیٹھا ان کی جا

بلخ میں کی حکمرانی چند سال | نظم و نسق ملک و جلال
سنکے خلق اللہ سے حال پدر | ذکر درویشی کا انکی سر بسر

چھوڑ کر ظاہر کا عز و احترام | کرنا بیت اللہ کے اندر قیام
اشتیاق اسکو زیارت کا ہوا | قصد بیت اللہ کا اس نے کیا

سونپ کر دستور کو سب کاروبار | راہی کعبہ ہوا وہ نامدار
کھینچکر تکلیف بلخ سے بیحساب | پہونچا کعبے میں شہ عالیجناب

دیکھ کر اک شہر بستی سے جدا | فوج کا اپنی وہاں ڈیرا کیا
پایا وہ پھر ادب سے باہر نیاز | شہر کے اندر گیا وہ پاکباز

تا زیارت سے پدر کی شاد ہو | خانہ دل وصل سے آباد ہو
باکمال و اشتیاق و آرزو | کرتا پھرتا تھا پدر کی جستجو

الغرض بعد از ہزاران التماس | خانہ کعبہ میں وہ پاکی اساس
اس فقیر کو سے مل گیا | دیکھ کر یہ انکے قدموں پر گرا

اور بتایا اپنا سب نام و نشان | انکے ملنے کیلئے آیا یہاں
دیکھ کر بیٹے کو بس شاداں ہوا | خانہ دل اسکا آباد ہوا

اپنے سینہ سے لیا اسکو لگا | اور غم چند سال کا دفع کیا
شفقت و الفت سے اول بار | ابتدا سے انتہا تک پوچھ کر

طور و طرز و دین و آئین پسر | شرع اللہ کے مطابق دیکھ کر
اپنے دل میں تھا نہایت خوش ہوا | بیٹے کو لطف و کرم سے بیحد کیا

وصل سے بیٹے کے شادی دل حجلہ | ہو گیا بار اضطراب سے رخ فتنہ گر
در پہ تکلیف و ایذا ہو گیا | بے تامل دیا دست بھا

[illegible] | رکھتا ہے ہر آن دلکو تنگ دل
خوش دلی اسکو ست آتی نہیں | راحت اسکو مطلقا بھاتی نہیں

[illegible] | میں دیتا ہے پھنسا
ایکدم کی ہو اگر چند بیدگی | عمر بھر دیتا ہے رنجیدگی

273196

کی عطا اسکو خلافت پیر نے / دی ہدایت کی اجازت پیر نے
ہو کے رخصت پیر سے وہ جب آیا / دس برس تک خلق عالم سے نہاں

غار شاپور میں مخفی رہا / تا کرے اس نفس سرکش کو فنا
دس برس اس نے کی چلہ کشی / سرکشی اس نفس کی جاتی رہی

جب تلک وہ غار کے اندر رہا / اس طرح اسکا وہاں گذران تھا
[illegible] کوزہ کا ملکر صبح دم / کر کے اسکا پشتہ رہتی بہم

سر پہ اپنے رکھ کے جاتے [illegible] / بیچتے کو اسکے آ کے شہر میں
ملتی جو کچھ اس کو [illegible] / نصف تو کرتے فقیروں کو عطا

نصف باقی کی برائے [illegible] / مول اس بازار سے لیتے تھے نان
آتے پھر اپنے مکان خاص پر / سات دن اس قوت میں کرتے بسر

کرتے جب افطار روزہ وقت شام / ساتھ اسکے کھاتے روٹی کے [illegible]
دس برس اس غار میں [illegible] / قائم اللیل اور دن کو روزہ دار

یاد میں حق کے رہے مصروف وہ / توڑنے پر نفس کے مشغول وہ
جب کیا اس جسم کو [illegible] / تب ہوا وہ محرم راز درون

اسقدر جب آپ نے [illegible] کیا / بادشاہ ملک باطن تب ہوا
جسکو خلقت یاں سمجھتی ہے ذلیل / ہے وہ عند اللہ عزیز و بس جلیل

جسکو ہے یاں عزت بے انتہا / اسکو ہے واں ذلت بے انتہا
کام اس دنیا کا ہے [illegible] / خواب غفلت میں ہے [illegible]

بے ارادہ آخر ابراہیم سے / خرق عادت خود بخود ہونے لگے
[illegible] خود بخود ظاہر ہے / عشق صادق فاش سازد راز آن

گو کہ اخفا میں [illegible] کی سعی کی / پر کرامت اسکی ظاہر ہو گئی
خود بخود بے قصد ہوتی آشکار / خرق عادات اسکی آخر بیشمار

رفتہ رفتہ شہرہ ابراہیم کا / [illegible] اس ملک میں [illegible] ہوا
آتے اس صحرا میں ہر خاص و عام / ہم امیر و ہم وزیر و بادشاہ

اژدہام خلق سے ہو کر [illegible] / آئی دل میں حج کعبہ کی ترنگ
دل میں کرکے قصد بیت اللہ کا / خلق سے مخفی روانہ وہ ہوا

ہر قدم پر پڑھتے دو رکعت نماز / با ہزاراں عجز و زاری و نیاز
راہ کو پھر چودہ برس میں طے کیا / پہونچا بیت اللہ میں وہ دین پناہ

حج کعبہ جس طرح اس نے کیا / کم ہوا ہوگا کسی سے یوں ادا
اسکے صدقے سے کیا حق نے [illegible] / حج جملہ حاجیان مستمند

جو ہوا اس سال کے حج میں قبول / حج کیا اس شخص کا حق نے قبول
ہے زیارت [illegible] عوام / حج رب البیت ہے مردوں کا کام

مسجد کعبہ میں تا پنجاہ سال / وہ رہا مصروف یاد ذو الجلال
لیک اس مدت کے اندر بارہا / وہ زیارت کو پیمبر کی گیا

مسجد احمد کے اندر سالہا / آل پیغمبر کی خدمت میں رہا
حمزہ و جان سید خیر الورا / محرم راز جناب کبریا

قبلہ کونین فخر دو جہان / کعبہ کونین [illegible]
حضرت باقر امام [illegible] / عروۃ الوثقی اصحاب یقین

چند مدت ان کی صحبت میں رہا / فیض باطن انکی خدمت سے لیا
تھا اگر [illegible] ہو گیا [illegible] آفتاب / تھا اگر لب ہو گیا لب لباب

بو حنیفہ پاس کوفہ میں گیا / مدتوں تک [illegible] صحبت رہا
بعد ازاں سفیان ثوری سے ملا / فیض باطن اس سے بھی حاصل کیا

تھے غرض اس عصر میں جو اتقیا / فیض اس نے سب کی صحبت سے لیا
صحبت کامل ہے مثل کیمیا / تو بھی رہ اسکے تجسس میں سدا

صحبت کامل سے نورانی ہو دل / صحبت ناقص [illegible] ظلمانی ہو دل
گر کروں اسکی کرامت کا بیان / تو کبھی پوری نہ ہو یہ داستان

تھیں کرامت اسکی بیحد بیحساب / خلق پر ظاہر مثال آفتاب
الغرض اس عصر میں یکتا تھا وہ / انکی عصمت اور عفت مرحبا

تھا فنا فی اللہ کا رتبہ اسے / تھا دیا [illegible] اسے
تھا زبس آئینہ دل منجلی / نور حق سے تھا وہ بالکل منجلی

علم باطن پھر اسے تلقین کیا
اسمِ اعظم بھی دیا اس کو بتا
خضر نے سب تعلیم اس کو کر چکا
عشق کا ایسا ہوا جوشِ دروں
تاج شاہی کو لیا سر سے اتار
تحفہ میں [illegible] مثنوی
آدمی کا [illegible] بام پہ
دیکھ کر شہ نے تعجب سے کہا
تشنگی وہ بولا [illegible] میں
میں نہ [illegible] سیم و زر گم کردہ ہوں
عقل تیری [illegible] نادان نہیں
برخلاف عقل یہ تجھ سے ہوا
ہے مری اس جستجو سے کب غرض
کہہ کے یہ وہ شخص غائب ہو گیا
الغرض وہ بادشاہِ کامران
لذتِ دنیا سے دل [illegible]
کتا جو [illegible] حق ریاضت کیا
جسم کو [illegible]
جائے ویراں ہو [illegible]
اس فقیری میں بھی ابراہیم کو
چند مدت اس [illegible] میں رہا
آخرش اس سے ہوا وہ مرید
ماہِ برجِ معرفت اہلِ صفا
چند مدت ان کی خدمت میں رہا
بیعت ظاہر ہوا
کی

خانی کا جس سے ہوا وہ شیدا
جس سے وہ نورِ مجسم بن گیا
فی امان اللہ کیا آفاق سے جدا
ہو گئے مغلوب جس سے عقل [illegible]
خامشی [illegible] تار تار
یوں روایت کرتے ہیں اہلِ کمال
[illegible] وہ [illegible] سیر
کون ہے تو نام اپنا مجھ کو بتا
[illegible] بنا [illegible]
بندہ مسکین [illegible] گم کردہ [illegible]
بام پر کیا بادشاہ [illegible]
در [illegible] کو مالیخولیا
ہے مری امید گاہ اس [illegible]
بادشاہ دنیا سے تائب ہو گیا
[illegible] دیا [illegible]
یاد میں اللہ کے [illegible]
جسم کو فاقوں سے [illegible] کر دیا
[illegible] ظاہر [illegible]
[illegible] کہاں
جستجو [illegible] مرد [illegible]
آخرش [illegible] دل کا مدعا
رہنمائے عارفان [illegible]
محرم راز جناب کبریا
حق ریاضت کا ادا اس نے کیا
مرشد [illegible]

دم [illegible] اتنے اسرار عجیب
[illegible] ابراہیم نے خویش و تبار
[illegible] میں کیا ترک وطن
ترک کر کے دل سے [illegible]
[illegible] اپنے وہ خوشحالی [illegible]
دیکھتا کیا ہے کہ [illegible]
کس طرح [illegible] گزر
[illegible] کر [illegible]
شاہ نے ہنس کر کہا اے بے خرد
[illegible]
یوں کہا اس کو [illegible]
حق کو ڈھونڈے [illegible]
ہے روایت [illegible]
اس بیان سے [illegible]
کہا اپنا [illegible]
جسم ظاہر [illegible]
جسم کا [illegible]
جسم [illegible]
پائے ایسا کو [illegible] کامل بشر
دل سے جو [illegible]
قطب [illegible]
مجمع الاخلاق مولانا فضیل
[illegible] کیا بالکل فنا

مرد حق سے مل کے حقانی ہوا
جلوہ گر [illegible] غریب
راہی صحرا ہوا بے اختیار
الغرض لعل و زر و فرزند [illegible]
بے سر و بے پا چلے صحرا کو وہ
نیند میں سوتا تھا [illegible]
[illegible]
جستجو کرتا ہے کیا تو بام پر
[illegible] یا [illegible]
جستجو [illegible]
ہے خلاف عقل [illegible]
مسند شاہی پہ حق کی جستجو
مجھ سے سو [illegible] عقل [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
زینت دنیا [illegible]
محو [illegible]
روح [illegible]
ہے وہ راہ حق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اس کا [illegible]
پیشوا اے مرشد [illegible]
مرشد آفاق مولانا فضیل
[illegible] ذکر ایزدی میں [illegible]
اور [illegible]

لطف نفسانی بھی گر للہ ہو | من خلوص نیت و مخصوص [illegible] ہو | نیت خالص [illegible] | ہو سکے تو دل کو اپنے صاف [illegible]

ہو عمل ظاہر میں گر خرد و صغیر | حسن نیت سے ہو بہتر از کبیر | ہے اگر نیت بھی اور دل میں خراب | تو غزا اور حج بھی مردود باب

جو بھی نیت کے ہیں علم و عمل | ہے [illegible] سب کا بدل | ہے دکھانے کی غرض [illegible] | تو کلید باب [illegible] ہے دروازہ

الغرض وہ مجمع لطف و سخا | محرم راز جناب کبریا | یعنی ابراہیم شاہ دو جہان | کرتا تھا ظاہر سب کا [illegible]

لیک تھا دنیا سے دل پر اختہ | [illegible] بقا اپنا [illegible] | کار دنیا سے [illegible] | پھر تو دل سے نہ کبھی کر دیکھی

جو نجانتا اس کا ر دنیا [illegible] | کرتا تھا بس [illegible] | ملک [illegible] | دس برس اگر [illegible]

[illegible] اپنے عصر میں [illegible] کیا | محو [illegible] ہو گیا [illegible] | شمع [illegible] | [illegible] جلد [illegible]

ظلم سے [illegible] | دنیا سے [illegible] ابراہیم کا [illegible] | [illegible] قصاب گردن [illegible]

[illegible]ہیم کا دس برس [illegible] کرنا [illegible] کعبہ کو جا کر مصروف ہونا عبادت [illegible] میں

سلطنت [illegible] | دل [illegible] | ستا [illegible] | [illegible]

[illegible] درویش [illegible] | جان و دل سے تھا فقیر [illegible] | یار غار [illegible] | دوست [illegible]

[illegible] صحبت کا [illegible] | [illegible] | دور [illegible] | پا برہنہ رستہ صحرا کا لیا

سلطنت کی ترک [illegible] | [illegible] | [illegible] کہتے ہیں کہ وہ شاہ [illegible] | دشت برس [illegible]

[illegible] | ایک [illegible] گیا [illegible] | دو رستے [illegible] | [illegible] شاہ [illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible] ہو گیا [illegible] | با [illegible] ابن ادہم [illegible]

[illegible] | [illegible] | ہے غرض [illegible] | [illegible] دل [illegible]

[illegible] | نقش [illegible] | [illegible] | [illegible]

[illegible] | دشت کا رستہ [illegible] | [illegible] دو جہان | [illegible]

[illegible] | [illegible] | پا پیادہ [illegible] | [illegible]

دیکھتا [illegible] | [illegible] | تو [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] ابراہیم [illegible]

[illegible] | تیرے [illegible] کرنے کے لیے | ہے یہ دنیا [illegible] | [illegible]

[illegible] ابراہیم

گر کہیں ہو اگر آب حیات
[illegible] اور جھلکی کچھ [illegible]
[illegible] بطن حنا
[illegible] جس [illegible] ظالم
[illegible]
[illegible] وقت
[illegible] ظلم ہے
[illegible] ولایت کا [illegible]
گر [illegible] عدل [illegible]
[illegible] جاتے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قلق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ظاہر [illegible]
[illegible] ثابت ہے
اس بلا کو [illegible]
ہے وہ کرتا [illegible]
[illegible] ادا
[illegible]

تو وہ ہے مرغوب [illegible] شانات
دخل معنی میں نہیں [illegible] ذرہ
ربط و ضبط [illegible]
[illegible] خستہ دل
[illegible]
تو وہ [illegible]
رحم [illegible] ظالم سے
[illegible] عدل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] مبتلا بہ ضبط و تدبیر
[illegible] ظاہر [illegible] نظر
انتظام [illegible] داد
[illegible] شاد
[illegible] عدل ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ابراہیم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تھا زبانت سب ابراہیم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کار دنیا میں [illegible] مبتلا
کار دنیا کی نہیں کچھ انتہا
[illegible]
نیت خالص سے [illegible]

اہل معنی کی ہے معنی پر نظر
اہل باطن کی [illegible] پر نظر
[illegible]
[illegible]
قتل [illegible]
[illegible]
[illegible] باغ و بہار
[illegible] عدل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ترجمہ [illegible] کا وقت [illegible]

تا عصمت و شرح لطافت
در درجِ اقسامِ صفت

اس سبب سے دخترِ کانِ تمیز
تھی زیادہ جان سے اسکو عزیز

بہتر از فرزندِ ابراہیم کو
جانتا تھا بادشاہ کے دو قوم

صبح سے تا شام نسبت ما سحر
رکھتا ابراہیم کو پیشِ نظر

جان و دل سے اپنے تھا اسپر فدا
پاس سے کرتا نہ دم بھر کو جدا

نکتہ دانی میں ہوشیارانِ جہاں
کا قرانِ اوستادانِ زمان

واسطے تعلیم اور تلقین کے
جمع ابراہیم کی خاطر کیے

عمر میں گو خورد ابراہیم تھا
عقل میں تھا بزرگوں سے سوا

بسکہ اسپر تھیں عنایات بے حق
رکھتا تھا ہر بات میں پر سبق

طور و طرز اسکا ہر اک خوب تھا
آدم جو تھا اسکا ہر اک خوب تھا

خصائل میں عطائے کردگار
کسب کو سمجھیں نہیں کچھ اختیار

ملتی ہیں ہر شخص کو روزِ ازل
زرع اسکے میں ظاہر کے عمل

دخل تجھکو کسب میں ہے فعل کے
تو خدا کو مان اگر ہو جبر سے

سنگ کی اور تیری حرکت میں ہے فرق
جو نہ سمجھے جبر و تفویض میں غرق

جو کہ ہے منطوقِ شرعِ مصطفےٰ
جبر ہے آمیں نہ کم یا سوا

حکمِ حق جو ہو ادھر کو ہو روا
لانا کفر حیلہ نہ حجت درمیان

ظلم و جور و فسق یا فعلِ جمیل
ہے یہی افعالِ باطن کی دلیل

یہ حسن میں آئے خصائل میں حسن
یہ اگر بد ہیں تو بد ہیں بے سخن

کسب میں ہے جبر کہنا سب غلط
ہے ترا املا و انشا سب غلط

جبر و قدر ہیں پیش چوگانِ قضا
بن کے صابر تو نہ بازی دم درا

طوقِ لعنت تو ہے جبر یا قصاں
کاملوں کو تاجِ رحمت بیگماں

تو نہ ہو جبری اگر کامل نہیں
پوچھ لے اسکو اگر عاقل نہیں

جبر میں جب ہے مو دو دلیل
ذبح میں جب ہے من ہے اسمٰعیل

خلق میں اور کسب میں ہے فرق
ہے غضب گر تو نہ سمجھے یار فرق

چھوڑ کر یہ جبر و قدر آ تو یقیں
یاد رکھ تو ایک امر ہے بین بین

ہے نہ بالکل جبر بالکل تفویض
راہِ حق ہے بین بین اے ہوشیار

صانعِ شمشیر ہے جا بالیقیں
ضارب اسکا تیغ مردود نہیں

خلق میں ہر چیز ہے بیشک حسن
حکمت ہے حکمت ہے کارِ ذو المنن

کام تھا نفس گرچہ ہے قبیح
کسب نے تیرے کیا اس کو قبیح

قتل کی قدرت جو تجھ پیدا ہوا
کسب پر موقوف ہے اچھا برا

قتل کافر مورد تحسیں ہوا
قتل مومن معصیت کفر ہوا

خلق میں اسکے نہ تھی بیطلی بجا
لیک بیشک کسب میں ہے [illegible]

خلق اسکا مورد تحسیں ہوا
کسب تیرا مورد نفریں ہوا

عملی سے یہ بات [illegible]
اگر کرے تجھکو زجر شدید

گر نہ تھا کسب میں کچھ اختیار
پوچھتا پھر تجھ سے کیوں پروردگار

گر کرے تو کسب [illegible]
دین و دنیا کا ہو [illegible]

الغرض وہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
بادشاہ و [illegible]

[illegible]
اور [illegible] اپنا کر دیا

[illegible]
[illegible]

[illegible]
حضرت ابراہیم پہ

[illegible]
[illegible]

[illegible]
انکو دیتا ہے زیادہ [illegible]

[illegible]
[illegible]

عود و عنبر کے نہ تھے یہ انبیا
[illegible]

[illegible]
اس سبب سے تھی عطا ذو الجلال

سیرت بد سے ہوا [illegible]
سیرت بد سے ہوا نمرود [illegible]

[illegible]
پاک طینت تھی خلیل اللہ صفی

دیکھتے ہیں رنگ ظاہر [illegible]
رنگ باطن پہ ہے مرد کی نظر

جال زر میں [illegible]
ہے بھلا کسکا [illegible]

یوں گزرتے اوقات اپنی کر کے بسر ۔ یاد حق میں سب سے ہو کر بے خبر
الغرض میری رہے جا سے تنفر ۔ اور غلامی میں یہ فرزند عزیز

فدوی کبھی مقبور ہو سنی شاہ ۔ آئیگا خدمت میں لیکن گاہ گاہ
شاہ نے ہر چند سمجھایا اسے ۔ اور بیابان رہنے کو فرمایا اسے

لیک تھا وہ تارک حشمت ملول ۔ حشمتوں کو ہے سدا آفات حصول
جبکہ خلوت میں ملا بیٹا فقیر ۔ دولت رکھتا ہے وہ تنہائی

کب پسند آئے اسے باغ و قصور ۔ اختلاط خلق سے جو ہو نفور
کھل گیا ہر راز تنہائی جسے ۔ کب پسند آئے ہے سلطانی اسے

جسنے پائی کچھ بھی درویشی کی بو ۔ جاہ و حشمت کی کرے آفت نہ جو
کر چکا اس کشت میں کچھ مزا ۔ کیوں بنی اسکو خدا سے مانگتا

کار دنیا کم ہیں سب لہو و لعب ۔ عیش ہو جاتی ہے دم میں منقلب
ہے کہاں کاوس کی جام شراب ۔ ہے کہاں اسکندر دارا افراسیاب

ہے کہاں شاہ سلیمان نبی ۔ ہے کہاں اس کر شاہی کا غرور
ہے کہاں ہد جاہ وہ انگشتری ۔ ہے کہاں یوسف اور اسکی [illegible]

ہے سراسر کی لہو دنیا بے ثبات ۔ جو پھنسا اس میں کیا اشیا آئی [illegible]
جسنے اس دنیا سے کی پہلو تہی ۔ مردم دانا وہی ہے بس وہی

مرد بنکر ترک دنیا کر گذر ۔ ہے کہ پہلے چھوڑ دے اسکی [illegible]
عمر دنیا ہے متاع پر غرور ۔ جو پھنسا اس میں ہوا رحمت سے دور

ہے یہ دنیا بر مثال کشت زار ۔ آدمی اس کشت میں [illegible] بار
ہو ہلے اس کشت کا نشو و نما ۔ تا ہمیں جاوید ہو وے اسے فنا

جسنے بیجا جو عمر بھر جو پکی ۔ خود بخود ظاہر ہوئی پیدا وہ نمی
کر کے متاصل اسے از بیخ و بن ۔ کرتے ہیں آراستہ پھر کار کن

کرتے ہیں پیدا از سر کشتکار ۔ سلسلہ جاری ہے تا روز شمار
ہے تو سرسبز جب تک چند ماہ ۔ کیا مغرور ہو تو اے [illegible]

متصل ہے اس گلستان کی خزاں ۔ ہے یہ پیر اور جوانی تو ان
زور و قوت اور جسد پر [illegible] ۔ دہقان کیوں اسکے [illegible] کو ملا

زہد و طاعت میں یہ تنہا [illegible] ۔ نامہ ہوئے حضر میں خوار و خجل
الغرض وہ ابراہیم فرخندہ فال ۔ کر کے نفی جاہ دنیا کو خیال

ہو کے رخصت سب سے صحرا میں گیا ۔ کتنی مدت اسکی جو رہنے کی جا
چھوڑ کر وہ عیش و ناز و نعیم ۔ فقر اور فاقے میں بطرز قدیم

تنز کیے میں تب تب انکی [illegible] ۔ محو ذات ذوالجلال کبریا
بعد مدت کے اگرچہ جا رہا ۔ شہر میں بھی آکے وہ مرد خدا

دیکھ کر فرزند ان کیا [illegible] ۔ ہو رہا [illegible] ادھر
جب تلک وہ مرد حق زندہ رہا ۔ یہ طریقہ اسکا پایندہ رہا

تربیت کرنا بادشاہ کا بطور [illegible] ابراہیم فرخندہ سیرت کو اور [illegible] سپرد کرنا کاروبار سلطنت کو

تھا غرض دن بادشہ کا [illegible] ۔ رات اسکی کٹتی تھی [illegible] سعید
اس نے ہر [illegible] داغ ۔ قدرت حق سے پیدا [illegible]

جسکی تھی حسرت [illegible] ۔ اس نے [illegible] ہوا [illegible] روشنی
لکھا [illegible] آئی وہ [illegible] ۔ اسکا [illegible] اور [illegible]

بادشہ کے [illegible] ۔ پھر نہ تھی اولاد [illegible] سوا
لیکن وہ [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] مسکینا [illegible] مسکینا [illegible] المساکین [illegible] مسکین [illegible] مسکین [illegible] بادشاہی کی [illegible] حضرت سلیمان کی انگشتری [illegible] ۱۲

جا کے سجدے میں لگا کہنے دعا

مناجات

گریہ و زاری سے با صد التجا

اے خدا دارندۂ عرش بریں
میں تو گو اس مرگ کے قابل نہیں
الطاف تیرا لیک سب پر عام ہے
قاضی الحاجات تیرا نام ہے

کچھ نہیں لطف سے تیرے بعید
ہر شب تاریک کو کر دے سپید
یوسف مصری کو … از قعر …
باپ سے آخر دیا تو نے ملا

اس طرح میرے بھی دل کو شاد کر
خانۂ ویران کو میرے آباد کر
بار غم اب فرحت و عشرت تو بخش
زخم دل کو مرہم کافور بخش

قول ادہم اے خدائے دادگر
قدرت کامل سے اپنی داد کر
… کام … دروغ
صدق سے … فروغ

بادشاہ سجدے میں گریاں زار زار
اتنے میں ڈوڑا ہوا آیا سوار
دور سے اس نے سلام کیا ادا
اور حقیقت حال کی ساری کہی

یعنی بھیجا اس نے اے بادشاہ
ہے وہ دختر آپکی بے اشتباہ
ہے وہی یہ دختر نیک صفت
ہے وہی یہ مہر برج سلطنت

مجھکو بھیجا ہے کہ دے جا کر خبر
کیا ہے حکم اے بادشاہ دادگر
سنتے ہی یہ خبر وہ شاہ جان بخش
با امیران و وزیران و سپاہ

خود ہوا ملنے کو دختر سے سوار
وہ … سب حالی تیار
آگے مستورات ہو کے رواں
پیچھے پیچھے بادشاہ کامران

قصر میں اسباب کا چرچا ہوا
دیکھنے کو تھی اک خلق خدا
رفتہ رفتہ پہنچے آخر کو وہاں
تھا جہاں ادہم …

چھوڑ کر سب کو وہاں سے دو تر
با پیادہ وہ شہ نیکو سیر
لیکے ساتھ اہل حرم کو گیا
تھی جہاں اک رشک سے رونق فزا

بن میں کھولا …
… کا اسکے آگے …
بستر غم پر … نیاز
کر رہی تھی وہ ادا اپنی نماز

پارہ پارہ …
تھا جہاں …
…
گلشنی انکی …

دیکھ کر اس حال کو گریاں …
آ گیا غش … وہاں
دیکھ کر دختر کا اپنی تنگ حال
آئی رقت بادشاہ کو بھی کمال

دیکھ کر دختر کا …
…
کر چکی جب وہ ادا اپنی نماز
… یوں کیا عرض نیاز

تیرے ملنے کیلئے اے …
…
…
دور کر …

جوش شفقت کا …
اپنی چھاتی سے لگایا اس کو …
پھر بٹھایا اسکو شاہ نے پاس
ہو کے خوش … پاس

ہوئے دختر اور ادہم … کنار
اک سواری میں …
شاہ و ادہم دونوں باہم …
اک عماری میں ہوئے رونق فزا

…
قصر میں داخل …
لعل و یاقوت و … زر
…

…
صاحب ثروت امیر و مالدار
جو خزینہ میں … لال و زر
سب کیا قربان اسکے نام پر

اس تجملی سے سواری شاہ کی
…
…
… پاس تھا

…
…
…
اس خوشی میں …

راہ حق میں …
الغرض خیرات کی بے انتہا
تین دن کے بعد ادہم نے کہا
اے شہ عاجز نواز و با سخا

خوب ہوتا ہے …
…
اس …
اختلاط خلق ہے کام …

بادشاہ دشت صحرا کی …
…
حکم ہو مجھ کو کہ … قدیم
دشت … البال کریم

ہے وہ کس کی دختر عالی گہر
اور اسکی ہے وہی رنگت مگر
شاہ نے سنکر تعجب سے کہا
آجتک مرکر کوئی آیا نہیں
خلق اس دختر کو مردہ جانکر
مٹی جو ڈالی تھی اس صندق پر
تھا جہاں تابوت کہ منظور خدا
پاسبان قبر سوتے دیکھکر
میں نے مردہ ہی اسکو جانکر
کرکے روشن آگ میں بیٹھا وہاں
قدرت حق سے ہوا وارد وہاں
پاسبان قبر اسکو جان کر
کاروان میں جاکے دی میں نے خبر
دیکھکر دختر کو اس نے یوں کہا
جبکہ نکلا اسکے تن میں سے لہو
کہتے ہیں تم اور کیسا ہے مکان
دیکھکر زندہ میں اسکو [illegible]
میری اور دختر کی [illegible]
تاجر [illegible]
زندگی کی سنکے دختر کی خبر
والی نے شاہ کی سنکر خبر
[illegible] پالکی وہ [illegible]
[illegible]
[illegible] اس سے [illegible]
فی الحقیقت ہے وہی دختر اگر

رات کو [illegible]
جسم میں [illegible] اتنا دیکھکر
مرگئی مدت ہوئی وہ دلربا
مردہ کبھی ہوتا ہے پھر زندہ نہیں
قبر میں تب دختر کے [illegible]
جسکے اندر تھی وہ ماہ سیمبر
اس سبب سے [illegible]
لاش دختر کو [illegible]
رکھکے اسکی لاش کو [illegible]
[illegible]
عین اس حالت کے اندر کاروان
فرط دہشت سے [illegible]
[illegible] طبیب [illegible]
[illegible]
مرگئی ہشیار وہ فرخندہ خو
گھر سے [illegible] کون لایا ہے یہاں
[illegible]
ہوگیا [illegible] دل
[illegible]
[illegible]
[illegible] دیگر
[illegible]
[illegible] نہیں
[illegible]
آج تجھے جلدی سے [illegible] خبر

سنئے [illegible] آیا شاہ
نام بھی اس کا [illegible]
دفن اسکو قبر میں [illegible] گیا
[illegible]
قبر میں اسکو کیا [illegible]
قدرت حق [illegible]
[illegible]
لاش کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھکر آتش کو [illegible]
[illegible]
[illegible] کاروان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پوچھا مجھ سے پھر [illegible]
[illegible]
[illegible] یہ ماجرا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پالکی میں [illegible]

ہے وہ دختر آپکی [illegible]
دختر سلطان کا [illegible]
مر کے بھی جیتا ہے کوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رکھا
قبر میں [illegible]
[illegible] ڈال کے
[illegible]
[illegible]
آگ لینے کے لیے آیا وہاں
ہوگیا [illegible]
[illegible] آیا وہاں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شاہ نے [illegible]
[illegible]
پوچھا اس سے [illegible]
[illegible] شاہ نامدار

جوہر جڑا دیبا تھا بالیقین
شاہ کی دختر کا جو کچھ نام تھا
نام کو ادہم کے بہر اک دو زبان
چند مدت تک پہ تھا ان خراب
مقصد عہد جو اس نے کیا
اس لیے ادہم سے حسن اعتقاد
سو خدا کا تھا ملیں ایسے بشر
کہ اگر چہ پاس سو سو اشتباہ
یہ بہر سبب پاس یہ گردیدگی
آپ ابراہیم کو منسلا دیا
طفل کو جو گھر گئے اندر چمن کر
بادشہ کے دل میں آیا یہی خیال
مرد تھا جو بلند ہمتی
طفل کو آئے کوئی لینے اگر
منتظر ادہم کے آنے کا وہاں

یاد گار ایلی اسرار سی مبین
وہی ابراہیم نے ماں کا لیا
ہو بالکل خوب بہر دیدہ حسن
رہا تھا اسکو بہر اک حسن و آب
دنیا سے کچھ ادہم نے شاید دیا
دلیس تھا شخص کی سو سو زیادہ
راز غیبی ہے ولیکن بے خبر
الفت قلبی ولیکن تھی گواہ
غیر جو دیتے نہیں ہر کسی
شاہ کی پوشاک پاکیزہ
آیا بادشاہ فرخندہ سیر
پوچھے ادہم سے اس خبر کا حال
جھوٹ ہے یہ گر وہ زندہ رہیگا کبھی
رو دیکھو اس کو تم [illegible] دن دار

کون ہے ایسا مبتلا اور یہ بار
اور رہا نام ادہم پاس کا
کیونکہ وہ تو تھا دخت [illegible]
مر گئی تھی جب وہ دخت بادشاہ
تھا اسی کی بد دعا کا یہ اثر
جسم تھا ادہم کا اور دختر کا تو
شاہ کو اور لیے کر شاہ کی
حال ہے دل دیر [illegible] دنیا
کیا سبب [illegible] ہزار
اپنے ہاتھوں سے کہا کہ [illegible]
بیٹھکر خادم سے [illegible] ابراہیم
فرق اسکی راست گوئی [illegible]
یہ سمجھ کر حکم دربار کو دیا
دست بستہ باادب [illegible]

نام ہے ان کے گھبرائے [illegible]
دشت میں اپنی کمی [illegible]
الغرض واقف تھا اس شہر
دلیس ہر اک کو یہی تھا اشتباہ
مر گئی تھی جب وہ دختر کی
رہ گیا حیرت میں ہر اک کا کلام
نام دختر کا حیرت تھا اسی
ہے جو لیا الفت سے لینے دیکھا
[illegible] انتیار
کر رہی تھی ہر [illegible] کلام
تھی حیرت میں ہر اک بادشاہ
جو کہیگا سو وہ سچ ہے بالیقین
دا [illegible] کو شاہ نے آگے کیا
[illegible] اس [illegible]
بیٹا اپنا تھا وہ بادشاہ کا مراد

آنا ادہم کا مکتب میں شام کو ابراہیم کی

طلب میں استاد سے سننا بادشاہ کے لیجانے کو حال بشر وہاں جا [illegible] حزن و ملال

آیا مکتب میں [illegible]
[illegible] زمان
[illegible] مکتب [illegible]
کے شفقت دل سے ابراہیم پہ
ہو [illegible] ملیں [illegible]
دلیس لیے ہو کے ادہم بیقرار
بیج ابراہیم کو بیر دن در
کرکے تعظیم [illegible]

لیجئے ابراہیم کو اس کا پدر
ہے [illegible] کہاں
ہے کہاں اس وقت وہ [illegible]
لیگیا ہے ساتھ اسکا [illegible]
آوے [illegible]
شاہ کے در پر گیا [illegible]
لیجئے آیا ہے اسے اس کا پدر
[illegible]

حالی مکتب [illegible]
کس جگہ ہے وہ [illegible]
حال [illegible] گیا بالکل بیان
کہہ گیا [illegible]
[illegible]
وہ [illegible]
شاہ نے [illegible] اندر بلا
سچ جانا [illegible] خدا

آگے [illegible] اندر [illegible]
ہے کہاں وہ [illegible] پدر
بادشاہ [illegible]
[illegible] اسے اسکا پدر
[illegible] دل میں وہ خطر
[illegible] سلطان
باادب آگے [illegible]
نام ہے [illegible]

ہے یہ سب بیماریوں سے لاعلاج
جسم تیرا اولیاء کی ہوتا ہے [illegible]
تو ہی دیکھے آپ کر اس کو فنا
پوچھا اس نے کہ اے مرد نکو
کتنی مدت سے یہ تیرا حال ہے یہاں
باپ اسکا ہے فقیر بے نوا
اس پسر کا نام ابراہیم ہے
شام کر لیجا اسے گھر [illegible]
ذکر کرتا ہوں ربانی [illegible]
[illegible] ایک پھرنا در بدر
یاد آیا اس کو سارا [illegible]
بے سبب [illegible] کیوں نکر ہے مجھے
[illegible] مختصر ہے عجیب [illegible]
[illegible] دختر [illegible] خوش دیکھ کر
ساتھ ابراہیم کو اپنے لیا
شاہ رخصت ہو کے اپنے گھر گیا
یاد آئی اسکو وہ وقت [illegible]
[illegible] سینہ میں
[illegible] بہت تعجب کی
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طور دکھلا اسکا ہر اک خوب جان | دیو رہتا سیر تھا [illegible] کی زبان
حفظ کیے وہ کلام الله کو | بعد اس کے [illegible] کی تحصیل [illegible]
[illegible] میں پھر تا [illegible] | [illegible] ہر اک [illegible]
آخرش جب وہ از تردد کے [illegible] | [illegible] زا ہر دبا آلصبا
دیکھکر استاد نے ذہن [illegible] | اس شفقت سے [illegible] اسکو [illegible]
الفت قلبی سے اپنے بالدوام | پھر [illegible] لینے تا وقت قیام
تھی ہمیشہ شفقت انہیں کے [illegible] | تنہا آتا جاتا اور مشتاق تھا
شاہ ملک بلخ کا جس [illegible] آگیا | کالہزا سے جہان دین پناہ
گذرا اس مکتب سے آگے ناگہاں | شفقت ابراہیم پڑھتا تھا جہاں
کر کے [illegible] اپنے گھوڑے کو کھڑا | پڑھنا ابراہیم کا سنتا رہا
تھا ہمیشہ سے طریقہ شاہ کا | جس جگہ مکتب [illegible] دیکھتا
آتا پڑھنا جس کا خاطر میں پسند | اسکو دیتا نقد اور [illegible] دو چند
پھر پیادہ جادۂ مقصود پر | آیا مکتب میں [illegible] خالی [illegible]
کی جو ابراہیم پر اسکی نگاہ | رہ گیا حیران و ششدر بادشاہ
بات ہر عضو میں اسکے بگمان | اپنی دختر کے [illegible] آثار نشان
ہو گیا بیتاب بے طاقت بادشاہ | گود میں اسکو لیا با درد و آہ
یاد آئی اسکو وہ رشک قمر | چھا گیا جلوہ وہی پیش نظر
[illegible] شاہی سے یہ بالکل دور تھا | لیک وہ اسکی [illegible] مجبور تھا
جز و کو ہے گرچہ ذرا اضطراب | کل کو بھی ہے جز و [illegible]
دل کو ہر اک کی [illegible] | [illegible] عشق [illegible]
ہر بشر کے ہے جو [illegible] اضطراب | [illegible] اسکو [illegible] طرف [illegible]
جز و تن کو ہے جو کل کیسا [illegible] | [illegible]

دل میں ابراہیم کے ارادہ یہ ہوا | تو نہ پوچھو اسکی اب تعلیم کا
اس ارادہ سے [illegible] فرزند [illegible] | لیکے ابراہیم کو اندر کنار
تا کہ [illegible] وحدانی ملے | [illegible] اسے تعلیم دے
تھا [illegible] کریم دیار سا | عالم [illegible] پرہیزگار و فا
الغرض ہر صبح وہ مرد [illegible] | لاتا اس مکتب میں ابراہیم کو
تھا [illegible] ہر سو [illegible] کا شمار | آکے جاتے شہر میں بالاضطرار
ہو گئی اس طور سے مدت بسر | ایک دن ناگاہ از حکم قدر
با وزیران سپاہ لشکران | با دلیران و امیران زمان
بادشہ نے جب سنی اسکی صدا | دل پر اسکے کچھ اثر پیدا ہوا
مخرج الفاظ اسکے دردمند | سنکے غش غش کر گیا [illegible] خرد
سنتا جاکے پڑھنا ہر اک طفل کا | کرتا پھر انعام ہر اک کو عطا
[illegible] ذرا استاد کو شاد [illegible] | جیب میں دلواتا تھا پھر ہر طفل کو
سنکے شفقت سے سبق ہر طفل کا | کی ہر اک کو ان کے رتبہ کی عطا
[illegible] شرافت دیکھ کر | رہ گیا خاموش شہ نیکو سیر
اسکی صورت میں شباہت دیکھ کر | یاد آئی اسکو دختر اسقدر
[illegible] دختر [illegible] شاہ جہاں | اسقدر رویا کہ یا رب الامان
جز و کو ہے جز و سے پیوستگی | خون کو ہے خون سے دلبستگی
[illegible] کو [illegible] اس [illegible] | جوش الفت پر [illegible]
[illegible] ہر کا [illegible] | جز و کل میں ہے مگر [illegible] کلام
[illegible] جز و کو [illegible] کل | آتش عشق کا ہے [illegible]
[illegible] الفت سے [illegible] | جز و اپنے کل کے [illegible]
[illegible] | مجھکو [illegible] قلب [illegible] عیاں

۵ طلب العلم فریضة علی کل مسلم علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۱۲ ۶ لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیة الله ترجمہ اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتارتے تو خوف خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ۱۲ ۷ یرزق من یشاء بغیر حساب جسکو چاہتا ہے بےحساب روزی دیتا ہے ۱۲

جو خلافِ امرِ حق ہوتا ہے کار / ہوتی ہے دل پر سیاہی آشکار
تو ہے ان پردوں سے اتنا بے خبر / غیر کے پیچھے ہے پھرتا دربدر
خالقِ افعال گو ہے کردگار / کسب میں بندے کو گو ہے اختیار
ہے مگر توفیق کا مالک خدا / گر وہ چاہے تو تجھے رستہ بتا
گر کرے توفیق وہ تجھ کو عطا / تب کھلے اس راہ کا تجھ کو پتا
راہِ حق کی ہے صراطِ مستقیم / ہر طرف ہے راہِ شیطانِ رجیم
ہے تجھے منظور اگر قطعِ سفر / تو قدم رکھ اپنا سیدھی راہ پر
چل تو ان کی راہ پر مردِ خدا / حق نے جن کو نعمتیں کی ہیں عطا
کونسی نعمت نبوت سے ہے فوق / کونسی دولت نبوت سے ہے فوق
جب خود تجھ کو بتلائے راہ کو / ہے بڑی غفلت نہ تو آگاہ ہو
چل وہی راہ جو ہوا انبیا / جبکہ خود تجھ کو بتاتا ہے خدا
آیتِ قرآن یا قولِ رسول[1] / جا وہ تو دل سے بیٹھ کر کے قبول
خار و خس کو وہم کی جڑ سے اکھاڑ / ہے یہاں تک کے [illegible]
اس کا کچھ پایاں نہیں ہے باخبر / قصہ تو آدم کا پھر آغاز کر
سامعوں[3] کے حوصلہ پر کر کلام / تا کہ لغزش میں نہ آئے فہمِ خام
شکل و صورت میں تھا [illegible] / رونما جس کی ہوا [illegible]
شغل تنہائی میں ان کا وہ ہوا / لائے دل سے شکر ایزد کا بجا
دو برس پورے کا جب وہ ہو گیا / اور خدا کی یاد وہ کرنے لگا
اسکی برکت سے لگا [illegible] / اچھے اچھے وصف [illegible]
آخرش از فضلِ ربِّ ذوالجلال / صفت عالی ہو گیا وہ نونہال
تھا ہر اک انداز میں وہ بے نظیر / حسن میں خجلت دہ بدرِ منیر

اس طرح ہر لحظہ [illegible] نو بنو / قلب پر پڑتے ہیں تیرہ نو بنو
غیر سے [illegible] / ہے [illegible]
کسب [illegible] / غیر میں [illegible]
گر خشوع [illegible] بہرِ شام و سحر / لطفِ ایزد نا ہو تیرا چارہ گر
راہِ حق پر [illegible] / [illegible]
آپ فرماتا ہے قرآن میں خدا / [illegible] بدل راہ خدا
تجھ کو جس رستہ کا دیتا ہے پتا / سورۂ الحمد میں حق اے فنا
ہے مراد اس رہ سے راہِ انبیا / دور [illegible]
جب ہوا [illegible] ارادہ [illegible] / تو بھی تو گمراہ ہے [illegible]
گر چلا تو اور سمت و راہ کو / [illegible]
اس کے آگے اور کیا کہنا ہے کیا / پڑھ سکے تو [illegible]
ہے جو کچھ ان کے سوا سے مردود ہیں / ہے وہ مردود اور شیطانِ لعین
چھوڑ کر قصہ کو [illegible] / تو بیان کرنے لگا راز کہن
[illegible] / تا سمجھ لے تو نہ گم ہو جائیں ہوش
دو غرض ماں باپ ابو البشر کے / دیکھ کر اسکو نہایت خوش ہوئے
صورت و سیرت میں یکتا [illegible] / [illegible] پدر
جب وہ [illegible] فراغ / دیکھ کر بیٹے کو ہوتے باغ باغ
جب سے آنے لگے یاد طعام / قدرت ایزد سے اسکو بالدوام
قدرتِ حق سے ہوا [illegible] / [illegible] فوق تر
[illegible] / تیز تر سب سے ہے حق نے دیا
شستہ و رفتہ نہایت خوش جمال / ہر صفت اس میں تھا طرہ کمال

[1] من سن فی الاسلام سنة سیئة کان علیه وزرها ووزر من عمل بها من غیر ان ینقص من اوزارهم شیئا۔ جس نے اسلام میں کوئی طریقہ جاری کیا تو اس کا وبال اسی پر پڑیگا اور جو اس پر عمل کرے گا اسکا وبال بھی اسی پر پڑیگا بلا اسکے کہ انکے وبال میں کچھ تخفیف ہوا

[2] قال النبی صلی اللہ علیه وسلم ہذا القرآن طرف بیدکم فتمسکوا فانکم لن تضلوا [illegible] انی ترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ لن تضلوا ابدا کتاب اللہ۔ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے یہ قرآن اسکا ایک کنارہ میرے ہاتھ میں ہے اور ایک تمہارے ہاتھ میں اسے مضبوط پکڑے رہنا تاکہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو اگر قرآن پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے

[3] کلموا الناس علی قدر عقولهم لوگوں سے انکی عقل کے مطابق بات کیا کرو ۱۲

اے خدا تجھ سے ہر دم قرب [illegible]
[illegible]
کر ریاضت [illegible]
اور پانے راہ حق میں جو کیا
[illegible] کا [illegible] اعتقاد
[illegible]

[illegible]

خاک کے اندر اگر زر ہو چھپا	تو بھلا وہ کب ہے کسی کام کا	گرچہ ظاہر ہے ولی [illegible]	جس سے ہر اک کو ہو فیض [illegible]
بعض ظاہر [illegible]	اسلئے ہیں وہ ہر اک کے مقتدا	راہ دین و دنیا اور ملتیں [illegible]	[illegible] امر دنیا ہیں
انکی ہمت سے ہے دنیا قائم			دین پیغمبر کو رونق ہے مدام

تیسری قسم ولایت کی جسکا نام ولایت وہبی ہے

ہے ولایت ایک [illegible] بسر	ہے یہ سب قسموں سے اپنے تیز تر	اول تو کہیں اس طرح اسکی تو ہی	اور اسی ولی سے [illegible]
دخل اسمیں کسب کو ہرگز نہیں	ہے عطا داد رب العالمین	جسکو ملتی تھی یہ روز ازل	کام اسباب کا نہیں کسب [illegible]
[illegible] میں ہوتا ہی ولی	ہوتے ہیں دل اس پر منتہی	شیخ کا ادراک ہوتی ہے نمود	[illegible]
حسب حق [illegible] طاعت [illegible]	خود بخود ہر ایک کو ہوتا ہے [illegible]	خرق عادت کے [illegible] میں [illegible]	ہوتی ہے [illegible] قصد اسکا انکار
سنت احمد پہ رکھتا ہے قدم	ہو اگرچہ بھی نہایت بیش و کم	[illegible]	جو کبھی ظاہر کرامت بارہا
انمیں ہیں ابدال اقطاب [illegible]	رتبہ میں انکے و لیکن بے شمار	چاہئے تفصیل کرو اسکی تجھے	تو کتب میں [illegible] دیکھ [illegible]
کار دنیا کام ہے ان سے [illegible]	حکم حق سے کرتے ہیں انتظام	قالب سلطان و امیران [illegible]	انکے قبضہ [illegible] بیشک گمان
ہاتھ میں جس طرح کاتب کے قلم	چاہتا ہے جو کرے اسکو رقم	ہو کبھی جس کام میں ہو مقتدا	صرف الکون نے اپنی ہمت [illegible]
ہے سلاطینوں پہ سلطانی [illegible]	حاکموں پر ہے قلمرانی [illegible]	خواہش انکی خواہش حق [illegible]	حال ظاہر پہ نظر کیجو نہ تم
مرضی حق پر ہے جو ہے ان کا کار	قول و فعل ظاہر [illegible] ستار	نفس کی خواہش [illegible]	[illegible]
گو کہیں ظاہر میں ہم شکل بشر	ہیں خفائی انکے لیکن سر بسر	ہیں مثال [illegible]	تابع تسلیم [illegible]

چوتھی قسم ولایت وہبی ہے کہ شخص کامل کے زور اور قوت سے عاصی ولی ہو جاوے

نام چوتھی قسم کا وہبی ہے [illegible]	ایک ساعت میں ولی ہو دوسرا	قوت باطن کے اپنے زور سے	اور کو اپنی طرف وہ کھینچ لے
زور سے اسکی صفائی قلب [illegible]	[illegible]	جس طرح کرتی ہے جبرا کیمیا	پارہ بقدر مس [illegible]
[illegible] اسکی تمام سیئات	نیکیاں ہوتی ہیں [illegible]	[illegible] دنیا [illegible]	دم میں [illegible] سفید ہوتی [illegible]
صاف ہو جاتا ہے مرآت دل	نفس امارہ سراپا [illegible]	قوت شہوانی و حرص [illegible]	تو دیکھو [illegible]
میل دنیا فسق و عصیان [illegible]	[illegible] بالطبع وہ [illegible]	تیرگی جسوقت قلب [illegible]	اسکے اندر سے یکا یک [illegible]
ہو گیا وہ مصدر انوار غیب	دل ہوا گنجینۂ اسرار غیب	ہے اگرچہ محروم [illegible] قدم	لیک یہ رتبہ ہے تینوں [illegible]
کیونکہ گنج اسکو بلا محنت ملا	[illegible] نہیں [illegible]	گر نہ کہو تقسیم اقسام ولی	تو کبھی پوری نہ ہوتی مثنوی
[illegible] قسم کی [illegible]	درج از تحریر و تقریر [illegible]	ہے ولی کو [illegible] رب کردگار	پر نہیں تقدیر میں کچھ اختیار
	نہیں کر سکتے کچھ [illegible]	[illegible]	یہ عبادت ذہن کی [illegible]

حد شارع سے نہ ہو باہر قدم / کر نہ کچھ افراط و تفریط سے ستم
حال دیکھو اصحاب کا بیش از نظر / اور سب دنیا کے اپنے کام کر

تجھ کو گر دنیا و فیہا سے ملے / انکے بدلے نہ تو ہرگز لے
کیونکہ فرمایا ہے خود پروردگار / ہیں لعب اور لہو اس دنیا کے کار

سب سے بہتر قرن تھا اصحاب کا / بہتر ہے کب انکو کسی کی اقتدا
فیض صحبت سے نبی کی تھے یقین / انکو حاصل تھا کہ اچھا تا یقین

تھے ہدایت کے فلک کے وہ نجوم / شمس تھے معرفت بحر العلوم
کھانا پینا سونا اٹھنا بیٹھنا / ملنا ہنسنا چلنا پھرنا انکا تھا

انکے جو افعال تھے مرغوب تھے / وہ عبادت میں بھی سب محبوب تھے
تھی نہ پرواہ کشف و کرامات کی / کسب سے تھی فقط انکی معاش

اتباع شرع تھا ان کا شعار / تھا ہر اک انمیں ولی نامدار
اللہ کے طور و طریقہ پر جو بشر / وہ ولی ہیں بیشک ہے انکو بصیر

لیک چلنا شرع پر آسان نہیں / راہ پر بیٹھا ہے شیطان لعین
تبع پیر انسے بھی مشکل ہے راہ / بیٹھتے ہیں دل میں ہزاروں اشتباہ

گر ذرا تحصیل تفسیر حدیث / دو زمیں ہوتا تجھ سے شیطان خبیث
پیر دیں نفس دو دشمن [illegible] / نور ربانی تا ہستی جلوہ گر

ہیں اسی رتبہ میں عالم بے گمان / نفس کی خواہش بہت ہے بے بیان
گر نہوں وہ طالب تعظیم و زر / جان انھیں کبریت احمر و اکسیر

صحبت انکی بہتر از طاعات ہے / دوسری قسم ولایت کی جسکا نام ولایت عشقی ہے / خدمت انکی بہتر از طاعات ہے

دوسری عشقی ولایت نے نگار / جس کا کچھ سبب الفت کا شمار
وہ یعنی عشق کے ہاتھ مست / کام کا انکے نہیں کچھ بندوبست

ہے وہ محو دوست کے گلزار / کچھ نہ مذہب اور نہ مشرب سے کار
جذب مستی ہے وہ مسلوب الحال / طالب معشوق جو ہے وصال

نشہ الفت میں سرشار ہے / دنیا و دین دونوں سے بیزار ہے
کچھ اسکو نہ جینے کی خبر / مرگ کا خواہاں نہ جینے کی خبر

اسکو ہر شے سے آتی ہے نظر / نور ایسا جس سے خیرہ ہو بصر
ذرہ نہیں ارشاد و تعلیم طریق / محو حیرت میں ہے وہ بالکل غریق

خاک سے نفرت اسمیں نظر / آگ سے خواہ پانی سے ہو ذر
ہے وہ زندہ لیک مردہ دلا ہے / محو روئے گلعذار کیمیا بھر

جسمیں فکر کرتا ہے وہ اپنی نظر / ہے وہی نور حقیقی جلوہ گر
کثرت صفرا ایچ جو پائے غذا / تلخ سمجھے آدمی اس کا مزا

خود بود کی کثرت سے بیخود ہوتا / تلخ چیزوں کا بھی ہوتا ہے مزا
ہے یہی ہر آدمی کا خاصہ / مرتسم جو ذہن میں اسکے ہوا

آتا ہے جس شخص کو وہی نظر / برگ شاخ درخت انسان شجر
منتقش ہوتی ہے ظاہر تغیر / جانتا ہے وہ ہر اک کو ایک چیز

اس سبب سے صوفیوں کا ہے قال / علم باطن کیا ہے صحیح خیال
قوت تخیل اپنی صاف کر / غیر واحد تا نہ آوے کچھ نظر

گو لگا یہ شخص ہے لیکن مگر / فائدہ پاتے ہیں کم اس سے بشر
شرع کے اندر وہ ہوگا خیر ناس / فائدہ جس شخص سے ہو بیقیاس

کر نہیں خیر ان کو اس سے فائدہ / رنج میں وہ کیسے اور روشنی تا
فائدہ اسکا ہے اس میں منحصر / ہے خزینہ خاک میں پر مستتر

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار جس شخص نے میرے طریقہ کو فساد (اختلاف) امت کے وقت اختیار کیا تو اسکو سو شہید کا ثواب ہے اے مسلمانو میرے طریقہ اور خلفاء راشدین کے طریقے کو مضبوط پکڑ داڑھی سے اور نئی باتوں سے بچو اسلئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور بدعت گمراہی اور ہر گمراہی جہنم میں ۱۲ [illegible] فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب ترجمہ عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو سب ستاروں پر [illegible] التقوی تصحیح الخیال ترجمہ تصوف تصحیح خیال کا نام ۱۲

[illegible]

گر یقیں دل میں ترے راسخ نہیں	کام کب آتا ہے وہ ایماں کہیں	اکثر تو نے منہ سے کہہ پڑھا	گر یقیں دل میں نہیں کچھ کام کا
تو ولی کا جب تلک ہو گا یقیں	وہ قبول اللہ کے آگے نہیں	قول لفظی ہوتا گر کچھ کام کا	نفی ایمان ذکی کرتا علا
بڑھتا ہے آمنت باللہ سے بشر	لیک معنوں کا نہیں جو جی میں گھسا	جب یہی ایمان ہے جی کا وبال	ہے مسلمانی ہے اک تسلیم خیال
جو کہ ایماں ہے خدا کے کام کا	ہے مسلمانی وہ ایمان خدا	وہ مسلمانی وا ایمان اور ہے	وہ یقیں ہے صدق و ایقان [illegible]
ہے یقیں وہ چیز اے مرد جوان	آتش ہزاراں ہے جب کہ ہو ستا	وہ یقیں جو اصل تھا ابراہیم کو	ہر بشر کی ذات جس سے عقل ہے
غیر حق پر گر رہے تیری نظر	کب ہو وہ ایمان تیرا معتبر	غیر حق سے جب تجھے ہو انقطاع	تو نہ تھے ایمان سے ہو انتفاع
ہے یہ بیشتر ماننے ہی مقتدا	قلب میں تیرے نہیں ایمان ذرا	مال جی لگ رہے یار و فرزند پہ	ہوئی وہ جب تک نہیں محبوب تو
یعنی حکم انبیا کے روبرو	خس کم ہر ایک تجھے کو سمجھے تو	حکم اگر فضا ہیں جھکو دے	ہے تامل کہ بیٹے کو کرے
ذرہ بھی کا جو مشکل جان کر	بڑی کی قربانی پہ تو باندھ کمر	تو کہاں ایمان مسلمانی کہاں	دین کہاں اور نور ایمانی کہاں
یہ نہ ہو تجھ میں تو اے مومن دنی	گو سنت کہا نے سے نہیں ثنا ولی	ہیں زندہ اسکے صدا جانو	گر کی روباہ پلنگ و شیر نر
عظمت حق حب خیر المرسلیں	اس کو ہے حب کسی کو دلنشیں	تو وہ بندہ مومن کامل رہا	نور ایمان قلب میں جو اصل ہوا
جیت گر آیا ہو ایمان بشر	اسکی غیر اللہ پر کب ہو نظر	غیر حق کو جو سمجھے کا ردیں	آخرت میں ہو قمر یک خاص [illegible]
ہے یہی ایمان کا دل کے پتا	دل سے تو ہو تابع حکم خدا	آگ میں جانا کرے تو اختیار	بر خلاف مرتبہ ہوئے نکار
جب یقیں دل ہوا اس طرح جیت	جو ہوئی اسلام کی تیغ و زرہ [illegible]	ہے یہ ایمان باعث قرب خدا	نور اسکا ہے ترقی پہ سدا
جس کو اس تک کا ایمان ہی نہیں	وہ حقیقت میں مسلمان ہی نہیں	آپ کو سمجھا ہے مومن ہر بشر	جس سے ایمان کہ ہے بے خبر
ہے ولایت اور عطا ہے [illegible]	پہلے تو مومن تو ہو آئے شعور	نور ایمان سے ہو گر دل منجلی	اب تو اس قابل ہوتا ہو ولی

بیان اقسام ولایت کا ہو وجہ کلی بر
اول قسم ولایت کا نام ہو ولایت محمدی

لائق قرب خدا کے ہو دخل			ہو گیا گر تو کرے اچھے عمل
ہے ولایت چھ قسم اے نوجواں			انکے پھر افرادیں بیش از بیان
ہے ولایت سب سے برتر احمدی	کسب سے ہوتی ہے حاصل ہو ولی	اتباع سنت احمد کرے	آٹھ قسم باہر ہے اس سے تو دھر
جانشی دل سے ہو فدائے مصطفےٰ	حکم کرتے ہیں بدل لا وسے جبا	اس طرح سنت پہ رہ ثابت قدم	انکے کہنے سے نہ ہو کچھ بیش و کم
چاہیئے خلوت میں تجھ کو ترک لطف	[illegible] ہر ایک سے ایک وجہ حسن	ہو سبب شرح سبب اختلاط	بیش و کم کی چاہیئے پر احتیاط

[illegible]

اتصالِ حق ہے مقصودِ ولی | ترطیبِ آئینہ کی [illegible] فنا
منحصر کرنی ہے سب اسکو خبر | اور لائے اک ولایت عامہ

بیان [illegible] ولایت عامہ [illegible]

جب خدا نے [illegible] وجود ہو | [illegible] وہ [illegible] نسبت [illegible]
پھر [illegible] اسکو وجود | حکم اگر [illegible] فنی ہوا
اور کسی [illegible] | پھر [illegible]
گو نہ قربت [illegible] ہوئی | آدمی کو نسبت [illegible]
دیکھ [illegible] قرآن [illegible] | [illegible] اوصاف ذات [illegible]
اور اس [illegible] سب [illegible] ہیں | ذاتی [illegible] صفات [illegible]
قدرتا [illegible] ولی | آگے اسکو کچھ نسبت نہیں
اسکے اندر بھی خدا نے رکھ دیا | علم جو ہے اسکو اپنی ذات کا
ہے یہ اسکا جبل [illegible] حقیقی | [illegible] کیا ہر صرف [illegible] محل
اپنے [illegible] | [illegible] ولایت مستتر [illegible]
کیوں [illegible] | تجھ کو قدرت [illegible] عطا
قوت تخیل [illegible] | تو اگر ان سب کو [illegible]
اور [illegible] دریافت اسکی [illegible] | حفظ سے [illegible] قرآن [illegible]
فہم سے دریافت ہوں [illegible] | فکر سے سوچے کہ کیوں پیدا کیا
[illegible] خیالوں سے بچے | قوت تذکیر سے مطلب نہ تھا

بیان ولایت خاصہ اور اسکے مراتب کا

کھولی آنکھیں اے برادر گوش جان | [illegible] انسان [illegible] داخل ہوا
[illegible] مستتر | [illegible] قوت [illegible]
ہو گیا ممتاز [illegible] سے | قرب حق فی الجملہ حاصل ہو گیا

بیان اصل ایمان کا جو عند اللہ مقبول ہے

[illegible] کی تصدیق [illegible] | جسم [illegible] قول [illegible]

قرب حق جسکو ہوا ہے وہ ولی | زہد و [illegible] صبر و شکر و اتقا
قرب کے رستے ہیں [illegible] | ہے وہ ہر فرد بشر میں تا تمہ
اس ولایت کی بیان کرتا ہوں میں | معنی کو [illegible] بیان کرتا ہوں میں
ہے [illegible] اول قدم [illegible] | رکھتی ہے نفس نباتی میں قدم
جب عدم سے [illegible] | تب قدم اس چیز نے آگے دھرا
[illegible] رتبہ میں [illegible] | نفس انسانی میں داخل ہو گئی
رتبہ انسان [illegible] داخل ہو گئی | [illegible] رہے قرب حق سے [illegible]
[illegible] اسکی شان [illegible] | آدمی کو [illegible] حصہ [illegible]
اسکے [illegible] | ہر صفت [illegible] کمال
[illegible] آدمی [illegible] عرضی | عارضی ذاتی [illegible]
گو نہ ہو [illegible] لیکن [illegible] | ہے وہ [illegible] موجود [illegible]
گر کرے یہ کفر و شرک [illegible] | جبل کیا ہے قول شیطان پر عمل
بد [illegible] | منحصر ہے [illegible] زمیں
جو کرے [illegible] | گوہر نادر نہایت بے بہا
عقل و حفظ [illegible] | کیوں نہ ہو [illegible] مکان
عقل [illegible] تا کہ سمجھے [illegible] | نطق سے سرفراز انسان ہو تو
ذہن کی تیزی سے سمجھے [illegible] | ہے غرض [illegible] سے [illegible] کیا
قوت [illegible] | ذکر قلبی [illegible] جاری سدا
صرف تو نے [illegible] | دیکھئے تا تیرا ہو انجام کیا
[illegible] ولایت کا بیان | ساری موجودات [illegible] ہوا
[illegible] مستتر | [illegible] موجود [illegible]
جب [illegible] | حلقہ ایمان [illegible] ہو گیا
کھول کر تو آنکھ [illegible] | سو [illegible] کا [illegible]
[illegible] ایمان کا [illegible] | جان ایمان ہے یقین دل [illegible]

[illegible] اقرار ہے اور قلبی تصدیق کا نام ہے ۱۲

دیکھ کر یہ وہ جوان خوش ادا   روبرو اسکے کھڑا جا کر ہوا
با ادب اس نے کیا جھک کر سلام   بر طریق سنت خیر الانام
اس سے جب درویش نے ہنس کر کہا   غور دل میں کر ذرا مرد خدا
عیش کے اندر گدا ہے یا امیر   اہل دنیا ہیں مزے میں یا فقیر
تنگدستی ان کی ہے عین غنا   فقر میں رکھتے ہیں جاہ دوسرا
خاک کی تھی ہاتھ میں ہوتی ہے زر   سنگریزے لعل و یاقوت و گہر
جو رہے ہیں جو فقیروں کو مزا   اسکی لذت کو اگر تو جانتا
دنیا اور نعمائے دنیا کو طلاق   ہوتا دکھا سیم و زر کا [illegible]
راز باطن سے جو تو ہے بے خبر   اسلئے ہے محو لعل و سیم و زر
گرچہ سرتا پا انشا نہ تھا   ایک میں نے اسکو تجھ پر وا کیا
تاکہ ہو موقوف تیرا اشتباہ   اور حاصل ہو تجھے کچھ انتباہ
رمز درویشی سے تجھ آگاہ ہو   چھوڑ کر سب عارف باللہ ہو
سمجھے اس دنیا نے [illegible]   نفس امارہ کی تو جانے سکی
ہیں خزانے غیب کے سینے عیاں   عقل و فہم آدمی سے ہیں فزوں
جسقدر ہوتی ہے فہم بشر   اتنے آجاتے ہیں بند یکچہ نظر
اور بھی اسرار ہوتے تجھ پہ وا   حوصلہ تیرا اگر کرتا وفا
گنج غیبی جس کے قبضے میں ہوا   ہے وہ شاہ دو جہاں دوسرا
تو اسے سمجھے اگر مفلس فقیر   ہے یہ کج فہمی تری مرد خبیر
اس جوان سے کہہ کے یہ سب ماجرا   لی اتار اس مرد حق نے ردا
رہ گیا اسجا نقطہ مرد فقیر   دوسرا فرزند طلعت وہ امیر
ہو گئے غائب وہ سب اسرار غیب   بند یکسر ہو گئے انوار غیب
وہ نہ تخفل تھی نہ [illegible]   وہ نہ ایشا وہ نہ انوار [illegible]
عالم حیرت میں کہتا تھا کھڑا   تھا کہاں میں اور کہاں آیا چلا
خواب میں تھا یا کہ بیدار تھا   میں نے جو دیکھا وہ کیا اسرار تھا
دیکھ کر درویش کا راز دنیاز   رہ گیا خاموش مرد پاکباز
دل ہی دل میں اپنے کھایا پیچ و تاب   ہو گئی اسکو جو حیرت بیحساب
مال و حشمت چھوڑ کر آخر ہوا   وہ جوان بھی طالب راہ خدا
دیکھے سب راہ خدا میں اور زر   کار دنیا سے ہوا وہ بے خبر
دیکھ کر اس عیش کو ناپائدار   خدمت درویش حق کی اختیار
صحبت کامل ہے بہ از کیمیا   جسم تیرہ جس سے ہو بدر الدجی
اے حسن اب بیٹھ کر لکھیں عیاں   جو رہا چلہ ادہم کر بیاں

ہفت سالگی کو پہونچنا ابراہیم کا اور مکتب شہر بلخ میں قرآن پڑھانے کو بٹھانا

تب ہوا پیدا وہ فرزند رشید   ہو گیا وہ روز اسیر [illegible]
بسکہ ہمطر خلیل اللہ تھا   نام ابراہیم اسکا رکھ دیا
صورت و سیرت میں ہمطرز خلیل   پہنچے میں عاشق رب جلیل
اولیا کی روح کو روز ازل   کرتا ہے پیدا خدائے عزوجل
ہر صفات انبیا و مرسلیں   تا رہے محکم اساس دین متیں
روح پیدائش میں ابراہیم کی   پیر در روح خلیل اللہ تھی
اسلئے سرنوشت کا ہر سنگ و خار   حق میں تھا اس طفل کے باغ و بہار
اولیا ہیں انبیا کے مقدم   اس لئے فرماتے ہیں خیر الامم
اولیا امت کے ہیں بالیقین   ہیں مثال انبیائے سابقین
سقف دین کے ہیں ستون یہ اولیا   حشر تک جاری ہے انکا سلسلہ
دین احمد سے ہے رونق پذیر   چرغ ظلمت [illegible]
ہیں ولایت کے مراتب بیشمار   جانتا ہے انکو عالم کردگار
سن ذرا تو مجھ سے معنی ولی   تاکہ ہو یہ راز مخفی منجلی
اولیا کے رتبہ سے آگاہ ہو   تا نہ کج فہمی سے تو گمراہ ہو
دور ہو افراط اور تفریط سے   تاکہ دونوں سے خرابی ہیں بڑی
[illegible] سے ہو تو ایک سو   راہ بہتر ہے یہ [illegible]
ہیں ولی کے معنی نزدیک [illegible]   دیکھ تو علم نعمت [illegible]
ہیں یہی معنی نعت کے اتفاق   مشتہر در اصطلاح صوفیا

ہے دل آئینۂ شفاف تجلی
نور را نہم جناب کبریا
رازِ باطن جو واقف ہوا
... خبر گوشت میں نہ ہے اسیر
جو ... شمس مجھے ... نور
... دل سے ہے فدا
... کی بہار
... عزت ... ناز
... ہوائے ...
... کی اپنے میں سی رہا
[illegible]

معنیٔ نورِ تجلی دنیا
رازِ مخفی کو نہیں کرتے بیاں
... اور ... گیا
... گئے ... تفسیر
... رہتا
... غفلت سے نہیں ... جانتا
[illegible]

[illegible]

اس سخن کی کچھ نہیں ہے انتہا
عشق نے کی جس کسی کے دل میں جا
عشق اک ذلت ہے رسوائی ہے بس
وہ ہی جانے اس تڑپنے کا مزا
عشق حق سے جان پاک انبیا
کر عطا دل کو کبھی میرے درد عشق
گریہ گر چشم کو میرے عطا
دے مجھے قدرت اے خلاق جلیل
دلکو یارب دے مجھے ایسی طپش
تو نے تنہائی میں ڈالا ہے مجھے
دیکھ کر ہر شخص اس درویش کو
کوئی اسکے بھید کا دانا نہ تھا
ہے فقیری میں شہنشاہی اسے
جب مجھے معلوم اسرار آدمی
وہ جو میں تھا [illegible] کے دنیا کے کنار
تھا کوئی اس شہر کے اندر امیر
آتا تھا خدمت میں انکی بار بار
آکر [illegible] صرف میں [illegible]
بوریوں کے نیچے مدت تک طلا
حال کچھ تو میں نہ [illegible] ارادت
تو پہ اپنے صرف کر [illegible] مال
بے تردد آدمی ناشناس
وہ تن تنہا میں فوج بیکران
چشم ظاہر بیں بھی تھی لکڑی عصا
سلک اللہم اعطنی

لکن حسن اب فصل اس درویش کا
کار دنیا سے معطل وہ ہوا
بیکسی ہے اور تنہائی ہے بس
عشق نے جس دل کے اندر کی ہے جا
عشق ہے اور روح روان اولیا
شیشہ دلمیں ہوا ہے [illegible] عشق
جس سے [illegible] بھی گیا
[illegible] ایسی درد سے [illegible]
عشق ہے جل کر [illegible] سب [illegible]
ایسی وحدت سے نکالا ہے مجھے
عاجز و دل خستہ و درویش کو
منزل معنی کو کوئی سمجھا نہ تھا
گنج سے بہتر ہے تنہائی اسے
[illegible] دیکھ کے گرا ہوا سہی
وہ سمجھتے ہیں کہ کیا ہے [illegible]
خادم درویش جو [illegible] فقیر
دیکھ کر اک روز احوال گدا
حاجتیں اپنی کرے اس لئے ادا
رکھ گیا تھا جیسا ویسا ہی رہا
ہے وہ [illegible] بہت [illegible]
[illegible] کیسا ہوتا مال تھا
غیر کو کرتا ہے اپنے پر قیاس
اسکے قبضے میں ہے ملک [illegible] جہان
تھی حقیقت میں گزیدہ اژدہا

الغرض اس ہجر پر درد کا
عشق میں کھانا کہاں پینا کہاں
تا ابد سر سبز ہے گلزار عشق
عشق حق ہی نردبان آسمان
عشق ہے بیمار دل کا طبیب
آتش الفت سے کر دلکو کباب
گریہ و زاری میں کیا کچھ ہے کمال
کر عطا مجھکو بھی چشم گریاں [illegible]
میں رہوں اور [illegible]
[illegible] جسم کو کر فنا
مفلسی پر اسکے ہوتا چشم تر
پھر نہ سمجھا تھا کوئی اسکو [illegible]
ہے فقیری میں [illegible]
چشم پر تیری پڑے ہیں غلاف
انبیا ظاہر ہیں تھے شکل بشر
تھا امیر از بس کہ وہ نیکو نہاد
دیکھ کر وہ تنگ احوال فقیر
دیکھ کر درویش خاموش ہو رہا
بعد مدت کے جو آیا وہ امیر
دیکھے اندر اسکے کیا آیا خیال
اہل دنیا پر قیاس اسکو کیا
تھی یہ کم فہمی سراسر ابتری
اپنی فرعونی سے موسیٰ کو ضعیف
اس تردد میں ہوا جب وہ امیر

عشق حق سے معرفت [illegible]
عشق ہی ہے لطف جینے کا [illegible]
عقل سے باہر ہے کاروبار عشق
عشق حق ہی قوت جان [illegible]
عشق ہے تریاق [illegible]
جسم ہو برق طپاں کو پیچ و تاب
جو بنی کرتا ہے مولا سے سوال
روتے روتے [illegible]
تن نہ ہو جس میں یہ تنہائی ہے
تو ہی کر اے حاکم حکم قضا
بیکسی پر اسکے گریاں ہر بشر
گنج ویرانے میں [illegible] زمین
عجز میں رکھتا ہے [illegible]
کب نظر آوے تجھے وہ نوجوان
نور تھے معنوں میں لیکن [illegible]
دلمیں رکھتا تھا جو [illegible] اعتقاد
رکھ گیا کچھ نقد زر زیر حصیر
منفعت ہرگز نہ [illegible]
دیکھا پہلے سے زیادہ تر حقیر
یا الٰہی کیا کیا اسنے یہ مال
کیونکہ راز غیب سے واقف نہ تھا
کرتے تھے جو انبیا سے ہمسری
جسنے سمجھا ہو [illegible] زار و نحیف
خطرے پر واقف ہوا اسکے فقیر

[illegible] ۱۲

عمر الزا بہرہ ایم

حاجتیں کرتا ہے حق انکی ادا | گرسنہ سو دیں اگر مردان حق
انکو استغنا ہے نان و آب سے | حکمیں انکے ہیں یہ شاک و حجر
حشمت دنیا سے کیا ہے انکو کار | اس لئے کہتا ہوں تجھ سے اک نقل

حکایت ایک درویش کی

جسم گرد آلودہ دل دردناک | جا در سر ڈال کے پیوند کو
خاک سے کچھ اور بالا تھا فقیر | یا کہ تھا الماس کا وہ غیب نہ
فقر تھا اس پارسا کا بھی فخر | فقر میں کرتا بسر وہ حین سے
اسکو اندر یہ تھی غیبت خدا | کچھ نہ کھانے کی نہ پینے کی خبر
تابع تسلیم چوگان رضا | عشق باطنی کا جو تھا جوش و خروش
منقطع ہر طرف سے تھا لاکلام | انفصال خلق ہے پیوند غیب
وصل اسکا فصل ہے [illegible] | منقلب ہے سلسلہ اسباب دہر
ہے وہ ویران مثالی ہر بشر | ہو جہاں جمعیت غلط وہمی
رحم تو کرتا ہے جسکو ہے وہ قہر | اس لیے فرماتے ہیں خیر البشر
تو امیں کہتا ہے جس کو وہ بچے | تو جسے سمجھا ہے خود اور تبدل
ہمیشہ صحیح کو ہی دا دا [illegible] | تا کہ ہم سمجھیں کہ سم تریاق ہو
ہمیشہ ستر کھولدے وہ [illegible] | آدمی جیوقت کرتا ہے گناہ
کور و کر ہو جاتے ہیں سمع و بصر | زور شہوت کا ہو جب اسپر حضور
تو ہو قاضی حکم کیونکر کو کر | طمع گر اسکو نہ کردے باؤلا
نقب پھر کیونکر لگاتا ہے چور | لمس میں اسکے نہ ہو گر کچھ مزا
آب شیریں میں گر د کب ان | اگر ہے مفتی پہ قائم وہ ہی حق

مناجات بجناب الٰہی

کھولدے دل پر مرے رازِ نہاں | گر حواسوں کو وہ بینائی عطا
کفش کو سمجھیں نہ ہر کانچ ہم | مار کو سمجھیں نہ یار دلربا
اور جگنگ ہو تو سمجھیں دیکھا | جود کو جز اور جانیں کل کو کل

غیب سے آتا ہے رزق انکو سدا
پر شکم اٹھتے ہیں وش خواب سے
حق تعالی جس کا ہو خدمت گذار
تھا عجب درویش صاحب کمال
پیرہن تھا مثل گل سو جا سے چاک
تھا وہ مرد آئینہ گیتی نما
فقر فخری جسکو کہتا ہے نبی
جان و دل سے کام میں مصروف تھا
تھا مثال گوے در دست قضا
شوق کچھ نفس سے نہ کچھ ذوق طعام
فصل کو دنیا کی اصل غیب جان
شہر جسکو سمجھتا ہے بشر
تو جسے تریاق سمجھا ہو وہ زہر
تو جسے سمجھا ہے بینا ہے وہ کور
یعنی ہر شے کی حقیقت جو کہ ہے
نیک کو ہم سمجھیں نیک اور بد کو بد
اسلئے کچھ اسکو آتا ہے نظر
بعد رشوت کے ہے وہ حس اگر
حرص گر اسکو نہ کرے صاف کور
گر ہے دلبیا ہی اسکا [illegible]
دست دل سے مانگ تو ہر دعا
اے خدائے رہنمائے گمرہان
ساج کو سمجھیں نہ چوب عاج ہم
جز کو کل ہو وہ ہی کچھ اوپی نظر

غیب سے آتے ہیں کھانے کے طبق
[illegible]
تا کرادے اس سے شاید مجھ کو عقل
عارف کامل نے شوریدہ حال
جو کوئی دیکھے دل اسکا تنگ تھا
نور لیتا خاک سے بے زیب وہ
بے سود اللہ وجہ فی الدارین سے
تھا نہ طلب نفع و نہ دفع ضرر
کچھ نہ تھی فکر طعام صبح و نوش
اتصال خلق ہے در بند غیب
شہر ویرانہ ہے ویرانہ ہے شہر
شہر ہے صحرا نہیں وہ ہے ولی
نے حقیقت کی ہیں یار خبر
ہے وہ شاہ کہ فرمان صاحب عمل
اور یہ مار گزندہ عاق ہے
دس سے ہو جاتی ہے یہ ستر دراز
مادہ خر کو وہ سمجھے رشک حور
تو کرے قرآن کیوں خوبی کدا
تو گرد پر کیوں کرے کیسہ جدا
لکھنے میں فتوی کے کیوں ہو دل نجس
تا نہیں تیرے حواس دل بجا
تا حقیقت انکی ہو ہر اک کی ادا
غار کو سمجھیں صد جان فزا
نیش کو نوش اور جانیں [illegible]

۵ لست کا حد مشم [illegible] | دبی میں تم حبیبا [illegible] | [illegible] | حدیث الفقر فخری کی طرف اشارہ ہے

[illegible]

لطافت [illegible] فردوس بریں | جلوہ فرما ہر دہاں گر نازنیں
فندق پائے نگار دستکو | جس زمیں سنگ پہ فرش ہو

جدھر مشکیں جبہ گو بو عطر بار | سنبل [illegible] ہو رنگ نگار
معدن یاقوت و مرجان و ہی | سنبلستان نرگستان [illegible]

لطافت اسکا عاشق بیدل سے پوچھ | زخمی دل دادہ بسمل سے پوچھ

قدرت کا تماشا جنگل میں رہنا ادہم

اور اس ماہرو کا پھر پیدا ہونا اور پرورش پانا ابراہیم فرخندہ خو کا

الغرض وہ ادہم فرخندہ فال | ہو گیا وصلت سے اس کی نہال
مسند شاہی اور [illegible] کی خبر | رکھتا اس بت کو سدا پیش نظر
گر وہ معشوق پاس سے دم بھر جدا | لوٹتا یہ ماہی بے آب سا
صحبت ادہم کا اثر اس قدر | شاہزادی کے ہوا دل پر اثر
صحبت صالح ہے یہ اکسیر سا | جس سے قلب سیہ کو بھی ضیا
جیسے کہ پیغمبر آخر الزماں | جس جگہ پہونچے نہ وہم سالکاں
پہونچے جب جنت کے اندر دیکھا | اسکے کفش کی صدا کھڑکی وہاں
صحبت کامل کو کر لیں اختیار | تاکہ تو اس بحر حیرت سے ہو پار
ترک لذت ہی میں کچھ ہے ذائقہ | کون سمجھے اسکو جز مرد خدا
ہے جہاں ویرانی ظاہر عیاں | ہے وہاں آبادی باطن نہاں
گو کہ وہ صحرا و ویرانہ تھا | لعل جمعیت کی لیکن کان تھا
رفتہ رفتہ وہ ملکہ کاملہ | ہو گئی اس مرد حق سے حاملہ
نو مہینے جب ہوئے اے [illegible] | قدرت حق سے ہوا پیدا پسر
رنگ و [illegible] تاباں بسان [illegible] | تھی سعادت اسکے چہرے سے عیاں
ہو گیا تخت دیباں غرق نور | تھا نمایاں قدرت حق کا ظہور
مرد کامل کو جو تو سمجھے فقیر | اپنی نظر بندی ہے اے مرد خبیر

جان و دل سے تھا پر پیر نثار | رانڈ ہو [illegible] خانے نگار
وصل میں بھی ایسے تھا حال گدا | جس طرح ہو مرغ قبلہ نما
حاضر خدمت ہی رہتا تھا جو اب | پیچھے پیچھے مثل سایہ جاوداں
روز و شب کرتی ریاضت بیشمار | رہتی وہ مشغول یاد کردگار
تھا نبی کی دیکھ صحبت کا کمال | نور جس سے ہو گیا جسم بلال
جس مکان میں ہے خود دیکھا سر قلم | تب پہونچا حضرت نبی کے اس جا پر قدم
اور کیا اس سے زیادہ ہو اثر | تو ذرا اسکے کہنے سے غور کر
قوت اکثر اسکا تھا برگ شجر | یا کہ کوئی اور صحرا کا ثمر
ترک لذت سے ہے جو لطف آشکار | خاک تو سمجھا تو وہ ہو آشکار
ہے جہاں آبادی و کثرت ہیں | ہے پریشانی بھی اور ظلمت ہیں
ایک مدت تک رہے دونوں فگار | یاد میں حق کے ہے مصروف کار
مرد کا عورت سے جب ہوتا ہے ازدواج | باعث تولید ہے یہ امتزاج
خلق اور صورت میں تھا بدر منیر | سیرت و معنی میں ہے بے نظیر
[illegible] اس نونہال ستار پر | جان و دل سے دونوں تھے [illegible]
مفلسی میں تھا وہ شاہ دو جہاں | فقر میں بھی تھی [illegible] دل عیاں
ہے وہ شاہ دو جہان [illegible] | تو جسے سمجھا ہے مفلس اے پسر

سلہ ۱۵ صح النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الاقبال [illegible] الی الجنۃ [illegible] خشخشۃ [illegible] فقال [illegible]

[illegible] صدق [illegible] فقال [illegible] معراج کی صبح کو بلال کو بلایا اور پوچھا کہ میں جب جنت میں گیا تو تیری آہٹ سی معلوم ہوئی تو کون سا عمل کرتا ہے کہ تجھ سے پہلے جنت میں گیا عرض کیا کہ جب میں اذان کہتا ہوں تو دو نفل ضرور پڑھتا ہوں اور ہر وقت باوضو رہتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ یہی سبب تیرے اس درجہ کا ہے ۱۲

گو کہ ظاہر میں تقاضائے استغنا
اب کہو تم دل کا اپنے مدعا
کارواں میں کیجیے رنجہ قدم
دست بستہ ہو کے ادہم نے کہا
تیرے صدقے سے ہوئی یہ [illegible]
جب تلک میرے رہیگا دم میں دم
زیست جب تک ہے مری چندے اگر
دے اجازت گر تمھیں یہ نیک جو
میں بسان صورت تمثال ہوں
ہے مری نادانی اس میں تمنا
ہو نہ پروانے کو طاقت [illegible]
ہاں مگر ہو لطف اسکا دستگیر
اپنی رحمت سے خدا نے بر ملا
تھی مقدر گو کہ تیری زندگی
گر نہ یہ درویش کرتا جستجو
سر جھکا کر شرم سے وہ ماہرو
[illegible] اس کے ذمہ ہے یہی
حکم کو میرے بدل لا دے بجا
تم ہو دونوں عقد کے میرے گواہ
تیری خدمت سے ہے میرے دل کو چین
[illegible] پھر رخصت ہو دونو [illegible]
ہو گیا اتنے میں ہنگام سحر
[illegible] سے اسکے وہ جنگل [illegible]
وہی گلزار و باغ و بستان

اسکے بچنے کا سبب تو ہو گیا
دونوں شخصوں کو یہی [illegible]
دونوں کی خدمت میں کی تسلیم
اے شہ جہان تو ہزار باسخا
پھر دوبارہ زندگی [illegible]
میں تمہارا ہوں غلام بے درم
وصل سے اسکے اب ہوں [illegible]
عقد میرا کردو اس سے بالضرور
نخل میت فی ید الغسال ہوں
بیگماں یہ نقش ہیں دیوار [illegible]
پیش شمع روئے زیبا نگار
خاک تیرہ کو کرے بدر منیر
کی دوبارہ زندگی تجھ کو عطا
ہر بجا لا یہ شرط بندگی
ہوتی زندہ کس طرح دنیا میں تو
بولی تاجر سے کہ اے فرخندہ خو
میری خدمت میں ہے یہ [illegible]
جو کہوں میں ہو نہ [illegible]
تا نہ ہوں ماخوذ میں پیش اللہ
تیرا کہنا مانتا ہوں [illegible]
مرد تاجر اور حکیم مہربان
راہی مقصد ہوا ہر ایک شخص
رشک فردوس بریں [illegible]
جلوہ فرما ہو جہاں حور رخشاں

فی الحقیقت لیک اسکی زندگی
شام کو جاتا ہے اپنا کارواں
اور نہ ہو چلنا وہاں مد نظر
ہو اگر ہر موئے تن میرا زبان
تم نے یہ احسان جو ہم پر کیا
دل سے ہے اپنے تمنا یہ مجھے
ہوں نہ دم بھر پاس سے اسکے جدا
اور نہ جو فرمائے یہ جاؤں [illegible]
میری خواہش گم ہو اسکی چاہ میں
روبرو خورشید تاباں کے کہاں
میں کہاں اور یہ تمنائے وصال
پوچھا پھر تاجر نے اے جان جہان
لیک یہ درویش بھی [illegible]
[illegible] یہ سو جان سے مفتون ہے
لو بجا تجھ کو بھی اب شرط وفا
تیرے کہنے سے نہیں مجھ کو عذر
جان و دل سے یہ ہے خدمت گزار
عقد میں کرتی ہوں بس اس شرط پر
دست بستہ ہو کے ادہم نے کہا
اس طرح دونوں میں ایجاب و قبول
کارواں [illegible] دونو رفیق
کوچ کرکے کارواں آگے گیا
ہو گئی اس رات [illegible] خار زار
ہے وہی گلشن وہی باغ ارم

زیست
گر تمھیں [illegible]
جو ارادہ
تو بھی تیرے
دے خدا
عقد شرعی
میں غلامی کا
[illegible] لانے
گم ہوا ہو
ذرہ بیجان
ہے خیال
دختر زمیندار
عشق میں
عاشق
ہجر میں اسکو
کرتی ہوں
ہو نہ سر زد
چاہیے مجھ کو
جان و دل
ہو گیا
بحر حیرت میں
رہ گئے
اس کف
دلبر جیسا
[illegible] کے رنجہ قدم

کا سامان تیرے [illegible]
تو نہ ہو چلنا وہاں
تو ہیں آگاہ کہ
لطف کا کب ہے بیان
اس فعل کی [illegible]
مجھ سے یہ گلہ کرے
[illegible]

جیسے میت غسل دینے والے کے ہاتھ میں ہوتی ہے جدھر چاہے پھیرے ۱۲

مومن صادق کی پیشانی کا نور
دیکھنے کو چشم بینا چاہیے
گر نہ ہوتا شوق وصل سیمبر
بر طریق سنت خیر الانام
نقش کر اسکی جو لایا ہے سپاہ
یوں کہا دونوں نے اے سرخ [illegible]
ہے یہ کس [illegible] کا مدفن
چاہیے کرنا بیان احوال کو
حال [illegible] سب او زیر
قبر میں سے لانا اسکی لاش کا
سنکے وہ حیران ششدر ہو گئے
عشق کی صنعت کہ [illegible] ہوشیار
ہستی یہ ساری عشق کی صنعت گری
عشق کے اندر ہے قوت بیشمار
عشق نے ادہم کے یہ تاثیر کی
گذرے جو جو اسپہ تکلیف و درد
میری خاطر اسنے یہ رنج و بلا
بعد مرنے کے بھی یہ خستہ حال
گر نہ ہوتا جسپہ عاشق یہ جوان
سچ یہ ہے اے شوخ دیکھ تاثیر عشق
طالب [illegible] اسپ شہسوار
از سر دیکھے دو دن سے درگذر
جیتے جی تو آپ کو مردہ بنا
پھر کہا تاجر نے اے نیک خصال
کی بسر یارو زندگی حق نے عطا

کب چھپا رہتا ہے [illegible]
دل مصفا گوہر دل [illegible]
روح ہو جاتی بدن سے بدر
جاکے ادہم نے کیا انکو سلام
ہے یہ اس دختر پہ عاشق [illegible]
کر بیاں ہم سے یہ کیا ہے ماجرا
رو رہا جسکی ہے یہ بستان جہاں
تا تسلی دل بیتاب ہو
مرتے [illegible] کا لانا اور وہ دادگیر
صد برس رہتا بلا میں مبتلا
کہکے بس اللہ اکبر رہ گئے
عشق کا ہر دم نیا ہے کاروبار
دختر خستہ پہ جو تھی طاری ہوئی
عشق پر آسان ہے یہ سب کاروبار
وہ پری زادہ پہ عاشق ہو گئی
سنکے دختر ہو گئی دہشت زدہ
لیکے سر پر کر دیا جی کو فدا
لاش میری قبر سے لایا نکال
قبر میں سے کیوں یہ پھر لایا بحال
مرنا زندہ ہونا ہے تدبیر عشق
دل سے کر توبہ فقیری اختیار
یاد حق میں باندھ ہمت اپنی کمر
خاک میں اس جسم خاکی کو ملا
مر گیا معلوم تم دونوں کا حال
ہے بڑا یہ لطف و انعام خدا

نور ایمان میں ہے وہ تابندگی
اس پری پیکر کو زندہ دیکھکر
جبکہ یہ ادہم نے دیکھا ماجرا
عقل سے سمجھا انہوں نے بالیقین
راز کو پھر اسکا محرم جانکر
کون تو اور کون یہ ہے دلربا
یہ زمیں پر اختر تابندہ ہے
عشق کا اور دل سے سارا ماجرا
اسکا مرنا اور رکھنا قبر میں
ہو بہو اپنی تمامی داستان
عشق کی صنعت سے حیرت ہو گئی
عشق کی تاثیر ہے حد سے فزوں
شاہزادی پر جو گذرا ماجرا
سنکے یہ احوال جانکاہ فقیر
دیکھکر احوال ادہم کا تباہ
دیکھ کر ادہم کو یوں [illegible] مردہ حال
کھینچکر کیا کیا اذیت او بلا
اسکے باعث پھر غذا نے [illegible]
رکھ دم اکرم میں [illegible] ہوتی فنا
زیست دنیا کی ہے بس [illegible]
ہے یہ جبتک زندگی مستعار
دم جو باقی ہیں نہ دیں انکو گنوا
کر اسی درویش سے اپنا نکاح
گذری تم دونوں پہ جو جو بلا
گر نہ ہوتی زندہ یہ رشک قمر

ماہ دختر کو جس سے ہوئی شرمندگی
ہو گیا فرحت سے ادہم بیخبر
پاس [illegible] شادمانی سے گیا
اس کا [illegible] بیٹھک گئیں
پوچھی اس حال مخفی کی خبر
کس طرح لایا ہے اسکو [illegible]
جس کا ہر اک ماہ سیما بندہ ہے
سن یہ سخن ادہم نے ظاہر کر دیا
کھینچنا رنج و اذیت صبر میں
تھا جو کچھ گذرا کیا بالکل بیان
دونوں کے سکتے کی حالت ہو گئی
لکھنے اور پڑھنے سے [illegible]
جذب قلبی سے یہ سب ادہم کے تھا
رہ گئی حیرت میں وہ بدر منیر
چشم نم غم سے ہوئی وہ خستہ [illegible]
آیا دل میں اس پری کے خیال
محنت و تکلیف و رنج لا دوا
زیست کا پھر سبب ہے اسکی ذات
جسم ہوتا طعمہ مور و مار کا
اس جہاں کے عیش پر تو خاک ڈال
کر اسے معروف یادگار گاہ
سیکھ اس درویش سے [illegible]
دونوں عالم میں ہوتا تجھ کو فلاح
ہو گیا دریافت ہم کو ماجرا
زندگی تیری بھی پھر دشوار تھی

شکل و صورت میں وہ تھی شمس و قمر
خیرہ جسکے نور سے ہوتے نظر

دیکھ کر یہ حال وہ خائف ہوا
قافلے میں اپنے وہ پھر کر گیا

قافلہ سالار سے اپنے کہا
جو کہ یاں دیکھا تھا نادر ماجرا

تھا قضائے کار ایمن اک طبیب
حاذق و دانا و ہشیار لبیب

لیکے ساتھ اسکو امیر کارواں
سنتے ہی یہ بات کے پہونچا وہاں

تھی وہاں رونق فزا وہ حور زاد
پہونچے یہ دونوں وہاں مانند باد

بے تامل بے توقف کے رواں
یہ گئے روشن تھی وہ آتش جہاں

جا کے دیکھا فی الحقیقت ہے وہی
جس طرح کہتا تھا وہ مرد رہی

دیکھ کر اس حال کو ششدر ہوئے
سب گزاں حیرت زدہ مضطر ہوئے

آئینہ ساں شکل جب آئی نظر
ہو گئے حیران دونوں دیکھ کر

بولا وہ آخر حکیم نکتہ داں
رنگ میں مردے کے یہ رونق کہاں

ہے جو تن سالم و نیز اسکے یہ چمک
یہ طراوت یہ لطافت یہ دمک

یہ بلا ریب و گماں مسکوت ہے
سکتہ ہے مرض جو یہ مبہوت ہے

اسمیں کوئی طور مردے کا نہیں
تیرگی بیرنگی اصلا نہیں

نبض دیکھی پاس جا کر پھر بغور
رنگ کے لمس اور بشرے کا طور

چشم سے اسکے اٹھائی پھر پلک
روشنی میں دیکھی آخر مردمک

مردمک میں دیکھ کر عکس چراغ
پا گیا موقوف ہے سکتہ کا داغ

آدمی میں عنقریب کی ہوتی ہے جاں
عکس تپلی میں ہے پڑتا بے گماں

مبتلا سکتے میں اسکو دیکھ کر
جیب سے اپنے نکالا نشتر

کر کے نام حق سے اول ابتدا
نشتر سے کی رگ قیفال وا

قدرت حق سے ہوا جاری لہو
جس طرح زندے کے تن سے ہے لہو

تھے جو کچھ سامان اسکی زیست کے
وہ فصد نے جمع سارے کر دئے

خون فاسد جب ہوا تن سے بدر
ہوش میں آئی وہ ماہ سیمبر

دونوں آنکھوں کو کیا اسنے جو وا
ہو گیا نامحرموں کا سامنا

شرم سے سر کو کیا اسنے فرو
پوچھا اسنے تم بتاؤ کون ہو

میں کہاں ہوں اور یہ ہے کسکا مکاں
گھر سے کیونکر کون لایا ہے یہاں

ہے کہاں وہ تاج و تخت زرنگار
جام لعل و کوزہ ہائے آبدار

تھا زر و زر بفت بستر اب کہاں
مخمل و دیبا کا فرش اب ہے کہاں

خانماں سے مجھکو یوں کر کے جدا
کون اس صحرا میں لایا ہے بتا

کس لئے مجھکو نیا یا ہے کفن
کیوں ہے عریاں یہ تن اور بدن

خاک میں کیوں مجھکو ڈالا ہے دبا
ماجرا کیا ہے کہو مجھ سے بیاں

سنکے تاجر اور وہ دانا حکیم
یوں لگے کہنے کہ باللہ العظیم

علم ہمکو کچھ نہیں اس بات کا
ہے ترے احوال کا عالم خدا

ہے ابھی ایسا ہوا اپنا گذر
کچھ نہیں اس حال کی ہمکو خبر

راہ گم کر کے ہمارا کارواں
قدرت حق سے ہوا وارد یہاں

دیکھ کر آتش کو روشن دور سے
کر دیا اک مرد آگ لینے کے لیے

تجھکو اس حالت کے اندر دیکھ کر
اسنے جا کر قافلے میں دی خبر

سنکے یہ احوال ہم آئے یہاں
عارضے سے تجھکو پایا نیم جاں

ہم نے بیماری سکتہ جان کر
ہاتھ میں تیرے لگایا نشتر

تھی مقدر بس کہ تیری یوں شفا
فصد کا حق نے بہانا کر دیا

ہم نہیں کچھ جانتے اسکے سوا
کون تو ہے اور یہ کیا ہے ماجرا

کر بیاں اب ہم سے اپنے حال کا
گزرے کیا کیا رنج تجھ پر و بلا

نام کیا ہے کون ہے تیرا پدر
کون سے ہے شہر میں رہنے کا گھر

کر بیاں کس گلستاں کا گل ہے تو
باغ کی ہو کس بوستاں میں نکہت و بو

جب سنی آدم نے انکی گفتگو
غار سے نکلا برائے جستجو

پاس آکر تا سنے انکا کلام
مطلع ہو حال مخفی پر تمام

ظلمت شب میں ہوا باہر کھڑا
انکی باتوں کو وہاں سنتا رہا

غور سے دیکھا تو وہ آئینہ رو
با فصاحت کر رہی ہے گفتگو

ایک وہ دونوں شخص ہیں گر متقیں
پاسباں تیرو جو بندہ نہیں

ہے سعادت انکی سیما سے عیاں
نور ایماں سے ہے روشن شمع ساں

کھا گیا اسکو غم پنہان عشق | آتش الفت تھی سوزان عشق
جان اسکی تو ہوئی تن سے بدر | زندگی میں ہوئی دیسے تیر
وحشیوں کی طرح اپنا اجڑا | کہہ رہا تھا اس پریردہ گدا
جگر سے اپنے درد و غم کہتا رہا | مرگئی میں تو تو زندہ بھی رہا
[illegible] کر دیا اسی [illegible] | [illegible] کیا یہ اجیڑ
دیکھکر اس مرد کو [illegible] تلق | جوش میں آئی حمایت اسکی
عقل سے باہر ہے جو ہے اسکا کام | فہم سے برتر ہے جو ہے اسکا کام
ہے جو کچھ دنیا کے اندر خشک و تر | صانع اصلی سے دیتاہے خبر
اب جس کو [illegible] فوالجلال

قتل ظالم تونے دونوں کو کیا | آہ س پر یہ دست جدا مجھ کو کیا
یہ تو مرکر ہجر کے غم سے چھٹی | تلملاہٹ مجکو ہے ابتک وہی
بازبان حال وہ دیتی جواب | عشق ہے اور سو طرح کے پیچ و تاب
اس سے بدتر کیا ہو درد و رنج عشق | جیتی جیتے باری شطرنج عشق
دیکھکر ادہم کہ یہ رنج و محن | اڑ گیا پھر تو رحم سوچ لی
جو کرتاہے خدائے ذوالجلال | کب پہونچتاہو وہاں تک خیال
بیلا پانی سے کیے تاباں گہر | قطرہ آب منی سے یہ بشر
قدرت حق نے کیے اسباب جمع | جس سے یہ دونوں ہوئے اجاب جمع
جس سے اب دونوں ہوئے باہم وصال

دارد ہونا کارواں کا اس بن میں اور آنا ایک آدمی کا آگ کو ادہم کے مسکن میں پھر ادہم کا چھپ جانا خوف خطرسے اور خبر کرنا اس شخص کا کارواں میں حال دخترسے آنا سالار کارواں کا مع حکیم اور سکتا تجویز کرکے فصد لینا پھر بعد شفا کے ادہم کا اسکے ساتھ نکاح کردینا

ادہم ان باتوں کے اندر رہا تھا | باہزاراں درد و اندوہ و بکا
بھولکر ظلمت سے رہ کو کارواں | قدر حق سے ہوا وارد وہاں
عزم تھا جانیکا کو جائے دگر | عجب آسمی ہوا انکا گذر
آدمی ہے بجھے حکم قضا | وہ دیے پھر تہے اسکو جابجا
سکتے میں تھی دختر خستہ مبتلا | اور دغدغہ تھی اسے دینی شفا
در نرکیسا کارواں کیسا [illegible] | پر دکھا ہر بات کی سبب
کارواں میں سے کوئی مرد خدا | دیکھکر ہرنہ جا آگ کا
[illegible] آیا جیا | تاکرے وہ اپنی کچھ ترتیب
[illegible] | ہوکا دختر کے آیا ہے سبب
[illegible] | تمازہ سیر ہو گیا شاید حیات
[illegible] | [illegible] گیا [illegible] کر [illegible]
[illegible] | [illegible] تن پر نہیں

سب بیاں کرتا تھا اور کی | جس طرح زندہ سے کہتاہے کوئی
متصل اس دشت کے ڈیرا کیا | تھی جہاں پیر اور وہ گدا
لائی ہم اسجا قدرت حق ناگہاں | تھا کہاں انکا قصد پہونچا کہاں
کچھ نہیں تدبیر اسکی کارگر | ہے یہ بس غفلت سے اپنی کو رکو
زلیست کا اسکی یہ سبب اونچا تھا | غیب سے جو یہ سبب ظاہر ہوا
زندہ کرنا اسکو جو منظور تھا | اسکا یہ اسباب ظاہر کردیا
دل میں اپنے پختہ کرکے یہ گماں | خانہ درویش ہے شاید یہاں
متصل حجرے کے جب پہونچا وہ مرد | رنگ ادہم کا ہوا ہیبت سے زرد
کوئی جاسوس ہے جو یاں ہے تلاش | کرتا پھرتاہے بیاباں میں تلاش
سنتے ہی اس شخص کی آواز پا | اٹھکے ادہم غار کے اندر چھپا
دیکھا اسنے گھر کو جو آیا وہ جواں | دیکھتا کیا ہے کہ تنہا ہے مکاں
آتش اسکے سامنے ہے شعلہ زن | دم بخود بیٹھی ہے وہ غنچہ دہن

پہونچا ادھر قبر پر معشوق کی
دم بخود حیران شکستہ رہ گیا
عشق کی مستی میں کی یہ خیال
دیکھ لے تو آخری دیدار یار
[illegible] عشق [illegible]
ڈال کر آخر کو تودہ خاک کا
دیکھ کر اس بت کے چہرے کی بہار
ہے قدیمی جو کہ رہنے کی جا
جی کو اپنے پھر کر [illegible]
بند پھر صندوق کا تختہ کیا
لاش جب تک گھر میں [illegible]
تھا قدیمی وہ جو رہنے کا مکان
[illegible] برس تھا الگ سب سے [illegible]
پشت اسکی دی لگا دیوار سے
ہو گیا اک برق آتش بار [illegible]
روشنی میں آگ کی یہ نیم جان
گورے تن پر اسکے وہ [illegible] کفن
کہکے اسکی لاش کو [illegible] خطاب
کیوں دکھا کر [illegible] اپنی [illegible]
مجھ سے کیوں [illegible] وہ [illegible]
تجھ میں کچھ بوئے وفاداری نہیں
روح تیری باغ جنت کو گئی
باغ جنت میں کیا تونے وطن
واہ اے چرخ ستمگر واہ واہ
دیکھ لیتی یہ بھی [illegible] بیکلی

[illegible]
اسکا دم [illegible] اندر رہ گیا
قبر سے اسکو [illegible]
پھر کہاں [illegible] کہاں [illegible]
لا مکاں سے [illegible] تحت الثریٰ
تختہ صندوق [illegible]
ہو گیا سو جان سے اسپر نثار
لاش کو اسکی وہاں لیکر چلا
[illegible]
قبر کو جا کر برابر کر دیا
[illegible]
بن کے اندر سے [illegible]
پھر اطمینان سے پہونچا وہاں
سامنے اپنے بٹھایا [illegible]
جس سے [illegible] وہاں جلنے لگی
دیکھتا تھا حسن [illegible]
[illegible] میں گویا یاسمن
یوں لگا کہنے [illegible]
رنج میں ڈالا [illegible]
دو برس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تونے ظالم کیا ستم [illegible]
تو برآتی سب تمنا [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] شمع کا نور [illegible]
عشق ہے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
عشق کی حالت [illegible]
خوب [illegible] وصل [illegible]
شاید ایسا کوئی صاحب [illegible]
رکھ کے اسکی لاش [illegible]
[illegible]
[illegible] رنج و درد
لاش [illegible]
جمع کرکے پھر وہاں چوب شجر
ہو گئی آتش [illegible] شعلہ زن
[illegible]
[illegible]
اے بت [illegible]
درد و غم میں [illegible] مبتلا
[illegible]
[illegible] کرتا تھا [illegible]
حال کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اسکی قبر کو [illegible]
عشق کا [illegible]
روشنی میں [illegible]
عشق ہے [illegible] وصال
دیکھئے عاشق [illegible]
شمع کے آگے [illegible]
لے چلا اسکو [illegible]
صورت اسکی دیکھ [illegible]
[illegible]
آیا تھا جس [illegible] مر گیا
[illegible]
پہونچا آخر [illegible]
اپنے حجرے کو بنایا بوستان
ایسی کھینچی دل سے آہ [illegible]
بیٹھا اس کے روبرو [illegible]
دیکھتا تھا اس پری رو کی بہار
[illegible]
کیوں کیا مجھ کو بلا میں مبتلا
ایک مدت تک مجھے رسوا کیا
[illegible] زندہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گلزار ابراہیم
گلزار ابراہیم

تب [illegible] سہجا [illegible]
رات کو [illegible] جا بجا [illegible]
شبنم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غم سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آگے [illegible]
[illegible]
[illegible]

آہیں کیا معلوم ہو حال گدا
وہ شب تاریک صحرائی وہ [illegible]
آخر [illegible]
قطع [illegible]
[illegible]
[illegible]

جیسے نقاروں میں طوطی کی صدا
رستم [illegible] رنگ [illegible]
اس [illegible] کو جذب قلبی سے چلا
[illegible]
[illegible] کی نظر اک دشمنی
[illegible] میں [illegible]
[illegible]
حسرت [illegible]
[illegible]

پھر بہت سے لعل و یاقوت و گہر
حلۂ ابریشمیں و سیم و زر

قبر پر اسکی کئے شہ نے نثار
ہو گئے محتاج جو رہتے تھے نادار

اس قدر خیرات بے اندازہ کی
ہو گئے سب ملک کے مفلس غنی

جوکہ تھا تسبیح میں شہ کے لال و زر
سب کیا خیرات اس کی قبر پر

صدقہ ہے ہر درد و ہر غم کا علاج
قبر کی ظلمت کا ہے صدقہ سراج

جوکہ صندل کا بنا صندوق تھا
جس کے اندر اس پری کو رکھا

قبر کے اندر کیا صندوق بند
تا نہ پہنچے خاک سے تن کو گزند

تھا بدن اسکا زبس آئینہ سا
خاک سے اسکو [illegible]

گر پڑے آئینہ پر گرد و غبار
اور ہو تلے زیادہ آبدار

تھی حقیقت یاں زمیں میں کی نہاں
اس لیئے زیر زمیں پایا مکاں

خاک میں اسکو کیا جس دم نہاں
منتظر تا حشر ہو نخل دلستان

جبکہ گذری رات پورے دو گھڑی
تب فراغت دفن سے اسکے ہوئی

دفن اسکو قبر کے اندر کیا

چشم گریاں بادل پر درد و غم
ہٹ کے آئے شاہ و ارباب حرم

قبر پر بہر حفاظت مرد کار
کر دیئے شہ نے مقرر بے شمار

گرد اس ڈیرے کے پہرہ جابجا
پہرے چوکی کا تعین کر دیا

سیکڑوں معمور قرآں خواں کیے
سیکڑوں حافظ عبادت کیلیے

جلد ہو تیار اس جا خانقاہ

کر کے شہ پھر شہر میں داخل ہوا

اس طرح تھا حال شاہ ارجمند
جس طرح مجمر کے اندر ہو سپند

کرتا ہوں میں حال ادہم کا بیاں

دیر گذری ہے کہ وہ مرد حزیں
خاک و خوں میں ہے [illegible]

ادہم کا ہوش میں آنا اور جوش عشق سے شہر میں جانا سننا حال شہزادی کے مرنے کا اور بیان وحشت کے غلبہ کرنے کا پیچھے کو لاش معشوق کی نکال لانا قبر پر پہونچکر اور رکھنا اسکا بن میں حجرے کے اندر

دو گھڑی دن جبکہ باقی رہ گیا
آئی ادہم کو افاقت کچھ ذرا

ہر طرف دیکھا اٹھا کر اپنا سر
کچھ نہ آیا غیر صحرا کے نظر

شہر کو دیکھا نہ وہ دربار شاہ
گھر نہ در دیکھا نہ بزم بارگاہ

تھا وہ از خود رفتہ مدہوش عشق
پھر اٹھا سینے کے اندر جوش عشق

جوش مستی میں ہوا اپنی گدا
شیر غراں کی طرح اٹھکر کھڑا

پھر اسی حالت میں آہ و فغاں
شہر کی جانب ہوا [illegible] رواں

پہونچا در پر شہر کے جب یہ گدا
دیکھکر کہنے لگی خلق خدا

جسپہ تو عاشق تھا اے مرد فقیر
لایا تھا جس کیلیے [illegible]

کر گئی وہ اس جہاں سے انتقال
مر گئی وہ دختر نیکو خصال

دی تھی تو نے اسکو کیسی دعا

جس طرف جاتا تھا وہ مرد گدا
تھی ہر اک کی بس زباں پر یہ صدا

جانا ادہم نے اگر اے ہوش مند
لوگ سب کرتے ہیں [illegible]

تھی سحر کو وقت وہ اچھی بھلی
دو پہر میں کس طرح سے مر گئی

الغرض در پر گیا جب وہ جوان
خلق کو دیکھا وہاں نعرہ زناں

جب سنا دختر کے مرنے کا یقیں
گر پڑا بیہوش ہو ہائے زمیں

کر پڑا یہ تھرتھرا کر خاک پر

دفن کر کے اسے جب شاہ و وزیر
ہوش میں تب آیا یہ مرد فقیر

دیکھکر خلق خدا کو نعرہ زن

گھر میں اپنے بادشاہ داخل ہوا
اور چلا صحرا کو یہ مرد خدا

ظلمت شب میں [illegible] آ گیا

لب سے ظاہر خندۂ دنداں نما — چشم سے غمزہ عیاں با صد جفا
ہر سر مو بازبان بے زباں — کر رہا تھا زیست کو نے بیاں
مجھ پہ اور اُس پر جو آئی یہ بلا — ہے یہ ساری صبر دہم کی سزا
پیٹنے کو بے زبانوں کا بیاں — چاہیے ہے گوش دل اے نوجواں
نسل دیگر جبکہ پہنایا کفن — مرد و زن پر تھی وہ گویا خندہ زن
فرق دونوں میں ہے یکصد سال داد — لیک سب پر موجب حکم الٰہ
تو اگر دونوں کو سمجھے ایک ساں — ہر سر آنکھوں پہ تیرے بے گماں
جہد کر اور پردۂ غفلت کو اٹھا — تا دکھائی دے تجھے عرش علا
تو جسے سمجھا ہے زندہ اے بصیر — ہے وہ مردہ بلکہ مردے سے بتر
جبکہ پہنایا پری رو کو کفن — اور دونی ہو گئی اسکی جبین
مردے کے بستر میں یہ فرق کہاں — لیک تھا وہ اور اس پر بہتاں
آدمی کو وہ ہی آتا ہے نظر — غیب سے ہو دل کو جسکے [illegible]
اسقدر تھی کثرت سینہ زنی — ہو گیا سینہ ہر اک کا سوسنی
لیکے تابوت کو گریاں و زار — سوئے مرقد با ہزاراں اضطرار
پاک کپڑے اور برہنہ پا و سر — خاک پر ہر و سر سے بے خبر
اپنے اپنے حال میں ہر شخص تھا — مرد و زن اس رنج و بلا میں مبتلا
جبکہ اسرافیل پھونکے صور کو — مرد و زن کی طرح ہر اک زندہ ہو
خوف سے کانپے گا ہر اک مثل بید — رنگ خلقت کا ہو ہیبت سے سپید
پہنچا جب تابوت اسکا قبر پر — لوٹتا تھا خاک پر ہر اک بشر
ہو گئے نصب ہر چار سو ڈیرے کھڑے — آگئیں مستورات دفن کیلیے
آگے اس ڈیرے کے بہت شان — لعل و گوہر کا چمکتا سائباں
رک گئی گرد اسکے فرش سنگ قیامت — دفن کی مخفی رہے تا واردات
کرکے بد عہدی کیا اس پر ستم — ہے یہ بد عہدی سے ہم پر یہ غم
ماں نے اسنے کہنا اس نادل کا — جب ہوا ایسی بلا میں مبتلا
تو ہی ہے داتا و بینا و بصیر — مجھ پہ روشن ہے مرا حال اسیر

نرمی تن حال اصلی پر بجا — گرمی احسن بدن ذوق فزا
کہہ رہا تھا اسکا ہر ہر جزو تن — میں ہوں زندہ تم نے پہنایا کفن
کر رہا ہے جذب قلبی وہ فقیر — بند کب سکتا ہے روح کوئی اسیر
مجھکو ہر دم کہتے ہے اسکے کیا خبر — تو تو ہے راہ خدا میں کور و کر
چشم بینی ہے پہچانے اگر — مردے اور زندہ کو آپ بے خبر
مردہ دم ہے یاد حق سے جو بدور — زندہ وہ ہے جو ہے غرق بحر نور
تو زمیں کو جانتا ہے آسماں — نیک کو بد بد کو نیک اے نوجواں
جن کو تو سمجھا ہے غافل زندہ دل — مثل مردہ ہیں بار ابنا رگل
مرنے سے پہلے جو کوئی مر گیا — زندۂ جاوید ہے نزد خدا
چشم دل سے دیکھتا کوئی بغور — ایک بھی ان میں نہ تھا مردے کا طور
غیرت حق نے نہ دی اذن عیاں — پردہ آنکھوں پہ ڈالا تھا ذی الجلال
تجھ پہ میری باتوں کو سمجھیں بھلا — انکی آنکھوں پہ تھا پردہ غیب کا
بادشاہ اور اقربائے شاہ کے — لکھوڑ دیکھتے غم میں سر جوڑ کے
آگے آگے نعش دختر کی رواں — پیچھے پیچھے خلق با شور و فغاں
بحر حیرت میں سب تھے غوطہ زن — ہو گئی تھی کم حیات مرد و زن
یہ غم دنیا جب اس منوال پر ہو — سوچ دل میں حشر کو کیا حال ہو
ہوگئی ادھر کی طرف سب کی نظر — ایک ہوگا دوسرے سے بے خبر
اطلاع آئیں نہ ہو ہر گز کبھی — مرد کو زن کی نہ زن کو مرد کی
ہوگیا پھر قبر کے گرد اہتمام — پاس سے تا کم ہو سکے ازدحام
قبر پر اس ماہ سیما کے ہوا — مخمل و زربفت کا ڈیرا کھڑا
گرد ڈیرے کے قناتیں کیں کھڑی — غیر محرم تا نہ آوے واں کوئی
لیک وہ پیر شاہ کے یہ نقش تھا — ہے یہ نقض عہد اور کی سزا
اس وزیر بے خرد نے یا خدا — ظلم کر کے مجھ پہ نازل کی بلا
مستعد تھا میں وفائے عہد پر — راہ زن میری ہوا شخص دگر
کچھ نہیں اس بات میں میری خطا — عفو کر یہ جرم میرا یا خدا

[illegible] بجائی شکوہ ہے نہیں
[illegible] دم مار سکتا ہے یاں مقام
[illegible] ہے بسم [illegible] حکم تھا
[illegible] وہ مالک ہے [illegible]
[illegible] اپنی مالک ہے گیا
[illegible] یہ موجودات اسکے ہے طفیل
[illegible] اسی کا کل اسی کے سب بشر
[illegible] ہو مالک اگر سمجھے کوئی
[illegible] سے کبھی جب تجھ کو کچھ قابو ہو
[illegible] فیض [illegible] کشادہ اختیار
ہوتی کر ملوک تیری کبھی شے
قبر میں مونس ہے تیرا کوئی جواں
یہ جو دنیا کے ہیں رنج و درد و غم
مرضی مولا ہے اولیٰ اے بشر
کثرت صفرا میں [illegible] انگبین
ہے وہ دانا اور بینا و حکیم
ناصحوں سے شاہ نے شکر کیا
ہر بشر ہر وقت میں مغلوب حال
ہو نہ تنبیہات [illegible]
بعد [illegible] و تردد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اشتیاق [illegible]
غسل جب [illegible]
[illegible]

[illegible] جائے تجھیں یا
سہے رضا و تسلیم [illegible] کا
کوئی [illegible] تقدیر کا
تو عبث [illegible] مجبور رضا
ہے یہ جائے شکر نے لانے کی جا
[illegible] بو اسکے ہیں [illegible]
ہے اسی کا باغ و برگ و [illegible]
ہے سراسر قہر میں اسکے بھی
سمجھے ہے ملوک [illegible]
اپنے مرکز پر کیا اسنے قرار
ساتھ [illegible] تیرے [illegible]
حشر میں ہے [illegible]
بغیر [illegible]
[illegible] حکمت ہے [illegible]
تلخ ہیں معلوم ہوتی بالیقیں
خالی از حکمت نہیں [illegible] حکیم
دل [illegible] تھا
[illegible] غالب [illegible]
جال پر غالب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حسن [illegible]
[illegible]

بندۂ عاجز کی طاقت ہے کیا
گروہ ہے [illegible] شادی کرنا
جسم ہے [illegible]
لے گیا اپنی ودیعت [illegible]
ہے یہ دنیا ایک باغ و بوستاں
توڑے مالک گر کوئی [illegible]
کیا ہیں مالک [illegible] گر کرے
جو ہے ہر شے سے بہتر [illegible]
جب بدن سے جان [illegible]
[illegible] حشمت [illegible]
ہے فقط [illegible] تیرا اک عمل
باغ جنت [illegible] حسن عمل
ہے [illegible]
[illegible] خالی [illegible] حکمت نہیں
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] اسیر ہے [illegible]
میں [illegible]
حال پر [illegible] ہو گیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آگے [illegible] کرے [illegible]
چاہیے [illegible] آبادی کہاں
جی بدن میں [illegible] و ودیعت [illegible]
[illegible] سکتا ہے [illegible]
مالک [illegible] وہ [illegible]
ہے حماقت [illegible]
کسکی طاقت [illegible]
اور ہے وہ تن [illegible]
[illegible]
تو گیا سب کو یہاں سے چھوڑ کر
آتش دوزخ [illegible]
آتش دوزخ [illegible]
مستقل [illegible]
جو کیا اسنے وہ [illegible]
[illegible]
جو کرے وہ [illegible]
اضطراب [illegible] ناچار [illegible]
ہے [illegible] اسکا [illegible]
شاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جو وہاں حاضر تھے خویش و اقربا
اس سبب تھی محبت [illegible]
یا تو تھی عیش و نشاط دختری
ہے یہی دنیائے دوں کا ماجرا
تو وہاں ہیں شادی و غم ایک سر
اور دختر کی یہ حالت ہوئی
اسقدر کی خلق نے آہ و فغاں
نرگس ساغر کی تھی [illegible]
گور سے چلتے جو وہاں تھے [illegible]
حال غش میں ہو گئے مادر پدر
کیا کروں اس غم کا میں [illegible]
کہکے سر دختر کا زانو پر رکھا
میں تو سمجھا تھا کہ میرے بعد مرگ
آہ و واویلا دریغا حسرتا
کچھ نہیں بن آتی اب مجھ سے دوا
تجھکو زندہ کر دے رب العالمیں
آخرش سب نے کہا اے شاہ دیں
گرچہ ہے یہ درد و رنج جانگزا
پیش حکم امر قاضی قضا
کام اب آتا نہیں کچھ اضطراب
باوجود اس منزلت اور قرب کے
[illegible] رنج [illegible]
اقربا و خویش سے اپنے بعید
فرزند کے ہاتھ سے با صد جفا
حضرت ایوب کے [illegible]

تب ہوا کہرام کا عالم ہوا
تھی محبت بس نہایت [illegible]
شادی و فرزند کی [illegible]
اشک ہرگز دل [illegible]
خاک ان دونوں پہ [illegible]
وہ تو بیٹھے ہی [illegible]
ہو گیا سر پر [illegible] کا سائباں
لوٹتی تھی خاک پر کوئی پڑی
پیٹ کر بیٹے کے سب بدن
دین اور دنیا سے مطلق بے خبر
ہر بن مو سے نکلتا تھا دھواں
تونے اے جان پدر یہ کیا کیا
[illegible] زاد و برگ
عمر نے مہلت نہ دی تجھکو ذرا
چل گیا بیوقت یہ تیر قضا
تیرے بدلے میں ہوں پیوند زمیں
غیر صبر اب اور کچھ چارہ نہیں
دفن کیجئے [illegible] دختر کی لاش
چاہئیے بندے کو تسلیم و رضا
کر کے اب صبر [illegible] ثواب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تھا نہ کوئی اس شہنشہ کے سوا
[illegible]
[illegible] گھر پر ابر غم
عیش دنیا ہے بہت ناپائدار
دل لگانا اس سے جو ہو زوال
کثرت گریہ سے خلقت کی [illegible]
آہ و واویلا کا ایسا غل مچا
غم سے کوئی روتی تھی کھولے بال
جیسے ندیاں [illegible]
غم سے یہ حالت ہوئی [illegible]
آخرش [illegible]
مجھ سے پہلے یہ قیامت ہو گئی
تونے یہ کیسا کیا [illegible] کام
باغ میں باد خزاں کیسی چلی
ہو اگر مقبول اب میری دعا
اسکے بالیں پر [illegible]
حکم غالب ہے یہ تقدیر کا
اب بجز غسل و کفن چارہ نہیں
کہ کہ یہ امر [illegible]
انبیا اور اولیا نے [illegible]
قبلہ گاہ [illegible] فرزند کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تھی یہی اک دختر نیک اختر
گھر میں وہ [illegible]
پاؤں رستے کے [illegible] تیر الم
باغ میں [illegible] خزاں [illegible]
شادی [illegible]
آنسوؤں سے ہو گیا دریا رواں
گنبد گرداں کو چکر آ گیا
سنبلستاں کر رہی تھی بال کھول
[illegible]
ہو گیا [illegible] عالم سیاہ
نعش دختر [illegible]
کوہ غم سر پر [illegible]
مجھ کو دنیا [illegible]
[illegible] کلی
عمر اپنی میں کروں تجھکو عطا
ابر گریاں کی طرح تھی چشم تر
وہ ہوا ہوتا ہے جو کچھ چاہے خدا
گاڑ دے اس گنج کو زیر زمیں
حکم حاکم میں کسے ہے اختیار
دم نہیں مارا ذرا پیش قضا
صورت تصویر [illegible]
نور چشم سید [illegible]
آگے خنجر کے [illegible]
[illegible]
[illegible]

اپنے مرکز پہ ہے ہر اک کی رجوع — طالب اپنی اصل کے ہیں سب فروع
طالب اصل آدمی کی جان ہے — تن میں ہے جبتک اسی میں دھیان ہے

طالب مرکز ہے جز و بدن — اس لیے ہر اک پہ ہے درد محن
بے سبب سب لکو اگر ہے اضطراب — ہے کشش یہ اصل کی [illegible]

آتی ہے جس ملک سے روح بشر — اسکی ہر دم ہے اسی جانب نظر
مرغ زریں عالم تقدیس کا — ہے قفس میں بیدلگی کے پھنسا

قید تن سے روح جب چھٹ جائے — جاتی ہے بیش جناب کبریا
تجرد وحدت میں ہوتی غوطہ زن — کیونکہ ہے اصلی وہی اسکا وطن

سو برس تک تو کہے یہ کشتی — سرکشی کب جائے نفس شوم کی
مرگ سے ہوتا ہے دم بھر میں عطا — تجھ کو حاصل اولیا کا مرتبا

مرگ سے جو روح میں ہو صفا — زیست میں حاصل ہو وہ امکان کیا
موت طفل ہے اس سے تو جلدی گذر — اسطرف اس بحر کے ہیں در اور گہر

دار میں کے تو ہے جبتک خراب — پار جا تو جلد ہو تو بار یاب
اسطرف دیکھا ہے سخن مولا — اسطرف اس پل کے ہے باغ جناں

چند کے مسکن ہیں کیوں آدمی ہے — اسطرف جانا باغ کا نظارہ ہے
کیسا ہی دنیا میں ہو تجھ کو مزا — آگے اسکے ہے یہ زندان سے سوا

لذت دنیا تمام لے عرجاہ — آگے عقبیٰ کے ہے کم از پرکاہ
سخن موسی جنت کا قرب ہے یہ — اول بھی بیدل آخر ہے یہ

ہے وہی کچھ نار دنیا میں ابتلا — اگر عقبیٰ سے ہے تیرے کیا
حسن عرضی ہمیں ہے ذاتی نہیں — اسکو تو ذاتی مرجاں کردیں

دیکھکر یہ حالت قیصر کی بیمود — طبقہ دے زمیں پر زلزلا
با زبان حال ہر سنگ و گیاہ — دیکھے حال زار پر معرفت کے

اسکے صدمے سے اٹھے ہر طرح شور — ہو گئے تسبیح خوانی سے خموش
تو جنھیں سمجھا ہے مطلق بے زباں — بیزبانی میں ہیں یہ تسبیح خواں

ظلم سے بد تر کوئی بیشہ نہیں — تیز تر اس سے کوئی تیشہ نہیں
ظلم ظالم پر ہے اسی کا نہج کن — غیر پر اکدم کا ہے نہج و محن

دم کے دم کا ہے یہ رنج و عنا — اسکی گردن پر قیامت تک رہا
اس سخن کی کچھ نہیں ہے انتہا — دختر شہ کا سنو لکھا ماجرا

بیان رنج و مصیبت جانکاہ کا بیمار ہوکر مرنا دختر شاہ کا

القصہ بیچارہ ادھم نیم جان — ربگس پر بیٹھا عشق ہی کھلیاں
بیکس بے یار و خویش و تبار — سر بسر سنگ جفا سے سنگسار

خاک پر بیہوش و بیخود تھا پڑا — عشق میں مسکیں بحر و دم و گدا
خون میں غلطاں زمیں پر تھا بدن — روح نالاں پیش رب المنن

غیرت حق نے کیا آخر ظہور — عیش میں شہ کے ہوا فتور
دختر شہ کے اٹھا سینہ میں درد — ہو گیا اکدم کے دم میں رنگ زرد

مرغ بسمل کی طرح بر لوٹ کر — بیدم آخر ہو گئی وہ سیمبر
دو گھڑی تک خاک میں غلطاں رہی — سننے پائی کچھ نہ کچھ اپنی کہی

گرنے پائی کچھ دوا ہر گز کلام — ہو گئی باتوں ہی باتوں میں تمام
پہونچی روح اسکی بھی پیش ذوالجلال — ہو گیا ادہم کو روحانی وصال

جسم دونوں کے رہے یاں خاک پر — روح پہنچی پیش ذوالجلال دادگر
گھر میں شہ کے حشر تک برپا ہوا — دم کے دم میں ہو گیا ماتم کدا

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب۔ موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست تک پہونچا دیتی ہے ۱۲
یسبح اللہ ما فی السموات و ما فی الارض۔ خدا کی تسبیح میں آسمان و زمین والے مصروف ہیں ۱۲ الظلم ظلمات یوم القیامۃ ظلم کی وجہ سے قیامت میں ظالم کو اندھیری گھیرے گی ۱۲

[illegible]

ABS BOMBA

بود حسن عزت و احترام
پہنچکر چالیس منزل سے حسن
زندہ تھا یہ جذب تو کیا تھا تبا
اطلاع نام یوسف بھی تھی
مرتی دیواروں سے وہ سر مار کر
جذب سے تاثیر مجنوں کے ہوا
کے سر پہ جب آئی لیلےٰ گھڑی
اتفاقاً جبکہ یہ پہونچا وہاں
...نگے ادہم نے کیا شہ کو سلام
دیکھکر پہچانا اسکو شاہ نے
لاے گر وسیلہ ہی شاہسوار
تو اگر اس شرط کو لایا بجا
سنکے ادہم نے کہا او بے خبر
چھانٹ کر انمیں سے [illegible]
کہہ کے یہ موتی نکالے دلق سے
دیکھ کر وہ آب انکی چمک
موتیوں میں آب یہ ہوتی نہیں
وحشیوں کی طرح اسکو دیکھ کر
دل ہی دل میں کر رہا تھا گھر
پوچھی پھر شہ نے وزیر سے صلاح
عقد سے مانع ہوا پھر وہ وزیر
تیج کچھ اسنے کیے ایسے بیاں
عہد و پیماں مجھ سے ہی در پیش کا
یاد رکھئے آپ یہ میری حدیث
یہ کرامت پہ ہے شبلی کی دلیل

انکو دکھلایا نے آخر غلام
مصر میں یوسف کو لایا عشق زار
وہ نبی اس طرح کیوں حیران ہوا
راہ کنعاں سے نہیں کچھ آگہی
گر نہ ہوتا جذب قلبی کارگر
قافلے سے محمل لیلےٰ جدا
تب خبر اس خستہ جاں کو ہوئی
تھا وہ روز دار و بنا [illegible]
بر طریق سنت خیر الانام
اور وزیر و خیمہ ساتھ شاہ نے
شہر میں جب آئے تو اک ابکا
تھے سلطانی سے جو تیر انجا
حق نے بخشا ہے تجھے گنج گہر
جسکے [illegible] ہو نور راہ وہ خود
مسند شہ پر وہ سب گن کر رکھے
سب سے حیران شہ دیر تک
یہ تجلی یہ چمک دیکھی نہیں
رہ گیا جبکا شہ نیکو سیر
عقد دختر کا اسی شب کا تو
سب صغیر و کبیر سے صلاح
کیونکہ تھا ظاہر میں خستہ کا نشین
ہو گیا خاموش وہ شاہ جہاں
آپ اندیشہ نہ کیجے کچھ ذرا
اسکے ہیں [illegible] کوئی جن خبیث
ہے بنا و لی اسکی ہی شاہد [illegible]

آخرش انکو پھرا کر در بدر
گر نہ ہوتی عشق میں تاثیر یار
اس قدر تکلیف یہ آوارگی
دیکھتی یوسف کی صورت کس طرح
ہے یہاں آہن ربا اور کہربا
ظلمت شب میں وہ پھر کر جا بجا
بوئے لیلیٰ سے ہوا ہشیار وہ
مسند شاہی پہ باصد احترام
سامنے شہ کے ہوا جا کر کھڑا
غصہ سے اسکو لگا کہنے وزیر
نقض تو نے عہد کا اپنے کیا
[illegible]
[illegible]
دختر شہ کیلئے لایا ہوں میں
دیکھکر ان موتیوں کی زرق برق
اور لگے یکسر تخت کہنے [illegible]
دیکھکر یہ ہمت و تاثیر مرد
غرق شہ بحر تحیر میں ہوا
وزیر اسکے [illegible] وحشت کا وبال
جو کہ اول ہی تھا غش زن
حیلہ و حجت بیاں کرنے لگا
افسوس یہ فتنہ جو نے پھر کہا
[illegible] یہ کام میری رائے ہے پر
[illegible] دریا [illegible]
ایسے مردان [illegible] فقیر

کھینچ کر لایا زلیخا کے ہی گھر
میش جاتی کیا کہیں بیر یار
جذب قلبی سے زلیخا کے ہوئی
یہ دوا ہوتی ضرورت کس طرح
گرد پائے عاشقاں با وفا
آیا مجنوں جس جگہ تھا سو رہا
خواب غفلت سے ہوا بیدار وہ
اگر رہا تھا بادشہ دربار عام
کچھ نہ بولا اور نہ کچھ منہ سے کہا
شرط یہ ٹھہری تھی تجھ سے اے فقیر
آیا ہے موتی کے کیوں اے بیوفا
[illegible] تیری سزا
[illegible] سے بھی عاجز ہو گیا
جب تمہارے شہر میں آیا ہوں میں
تحیر [illegible] سے ہر شخص غرق
خاک پر اتری ہیں یا برج مشتری
ہو گیا غیرت سے شہ کا رنگ زرد
تھا مآل کار کو وہ سوچتا
کچھ نہ کچھ ڈالے گا ہم میں اختلال
پھر ہوا اس امر کا وہ نیچ سخن
نقص و عیب اسکے بیاں کرنے لگا
آپ گھر میں ہے جیسے فلق زرا
لاکے [illegible] میں نہ کچھ خوف و خطر
لا دئے ہیں اسنے یہ نادر گہر
لاتا کیونکر ایسے شہ آفاق گیر

[illegible]

HIND KITABS B

تجھکو جو آتا ہے دنیا میں نظر | اصل اسکی غیب ہے اے بیخبر
غیب کا ظاہر ہو گر لمعان برق | ہے حیرت میں سب اکبار غرق
راہ و خورد سے ہیں آنکھیں غیب کی | ہے ہر اک حیران انکے نور سے
جسنے دیکھی کچھ وہاں کی کر و فر | وہ ہوا دنیا سے مطلق بیخبر
ہوا اگر اک برگ گل سے غیب کا | اسکی ہو دنیا و مافیہا ہبا
عشق کے ہاتھوں نہیں مجھکو رہا | فرقت لب سے بس اب تجھ رہوں
دوست حق میں کرم سے ہے نظر | جسکا ہاتھ آوے سحر تا بان گہر
خضر نے اس سے کہا اے مستمند | گرد راہ آنکھوں کو اپنی جلد بند
بند کر ظاہر کے اپنے چشم و گوش | تا کہ ہو رحمت حق اب پر جوش
بند ادہم نے جو آنکھوں کو کیا | خضر اس دریا میں غائب ہو گیا
پانی لایا کھینچکر بعد از صدف | تو وہ تو دو رنگ پر ہر جا صدف
تب ہاتف نے یہ آواز دی | سر اٹھا کر دیکھا اس نے رخ کی
حق میں ادہم کے زراہ سو ظن | طعن کر کوئی کرے بیجا حسن
خضر سا کامل جسے مرشد ملے | اس سے وہ تعلیم راہ حق لے
محرم اسرار جناب کبریا | واقف اسرار علم مصطفی
ہے یہ کم سے تجھکو شہنشاہ | عشق کی ہے عقل پر اکسیر راہ
ہے طلب جسکو وہ معشوق کی | ہے طلب جسکو تو ہے معشوق کی
غم ہے تو غم دوری محبوب کا | اور الم مجبوری محبوب کا
گفتگو ہے تو ہے معشوق کی | جستجو ہے تو ہے معشوق کی
شغل [illegible] | عیش [illegible]
عاشقوں کے راز کو جو ہے سہی | عشق رکھتا ہے [illegible]
نفس انسانی [illegible] | جعفری کرتی ہے صنعت عشق کی
[illegible] اگر ثابت ہوا | [illegible] سیم ہو گیا
[illegible] | الفت سیم و زر [illegible]

اصل اسکی غیب ہے اے بیخبر | دیکھ آگے ہے مطرود ذلیل
ہے انسان سے حق جس قدر | اسکا ہر اک ایک دور
جو نہیں اس راہ کا دانا ہے راز | دست بستہ ہوکے ادہم کیا
اپنی ہستی سے ہوا ہوں میں فنا | آ مجھے تو ہوتی شب چراغ
ہے مراتب جانب حق کر رجوع | سنتے ہی ادہم خشم اشکبار
قدرت ایزد تعالیٰ سے حسن | ہر صدف میں ایک در بے بہا
جس کی مطلوب ہے تجھکو گہر | خضر سا جسکو ملے آگاہ حق
قبلہ ارباب اصحاب کمال | کچھ نہ حاصل اس سے ادہم نے کیا
عشق میں عاشق کو ہے سوا | درد ہے تو نام ہے معشوق کا
درد ہے تو درد ہجر یار ہے | ہے وہ مست الست [illegible]
آنکھوں میں عاشق کے دریا کے سیل | آتش سوزاں ہے عشق [illegible]
ہے ہم دیتا ہے دلکو آتش | بے تعلق دل کو ہر جا بجا
[illegible] | [illegible]

مسند وہ ہے ادہم مطرود ذلیل | اسقدر بس ہے کہ آتا ہے نظر
مبتلا ہے بالیں دو راہ زور | رکھتا ہے وہ اہل دنیا سے نیاز
حق ہے فرمانا تھا اور بجا | آپکو بھی میں نہیں پہچانتا
مند مل تا ہو مرا سینہ کا داغ | انبازہ با خشوع و خضوع
گریہ زار روئے زمیں پر بیقرار | خود بخود دریا ہوا پر خون
ہمیشہ نبی نظیر در رضا | جستجو صدف میں سے کمال کی بجز
حیف اس سے نہ پوچھے راہ حق | کعبہ ہر خانہ قطب بے مثال
مانگنا تھا اس سے مروا بد کیا | کب نظر آتا ہے کوئی دوسرا
کام ہے تو کام ہے معشوق کا | شادمانی شادی دلدار ہے
دین دنیا سے بری ہے یکقلم | پھر نظر آتا نہیں اچھا برا
بو ہے زرد کرتے ہے جسم بشر | آکے الجھاوے طلا کا فل نقش
باغ و زراغ دل امرد ایک | دوری احباب ترک خاندان

[illegible] شاہ کو ہے یہ سب اسرار ظاہر [illegible] ۱۲

عشق کیا ہے آگ کہ جلا جان ہے یہ
عشق نے کی جس کسی کے دل میں جا
ہوتا جس بازار [illegible] کا گذر
کیا دلمیں آخر شی اسکے خیال
معدن گوہر جہاں ہے چل وہاں
پیدا بحر شور میں ہوتا ہے دُر
مستحاں ہے ضعیف خستہ جان
کیوں ٹھکتا ہے عبث تو دربدر
کھینچکر سختی و رنج بے شمار
دیکھکر اس جا تلاطم موج کا
آخر اس کہنے لگا ہو کر بتنگ
عقل مردم ہے مثال [illegible]
ہو ذرا بھی عشق کا جسمیں ظہور
عشق کی وحشت سے اخگر کو ترنگ
عمر کیجئے اس گرد و میں [illegible]
کرکے پر پانی سے کشتی کو گدا
تھا جو از خود رفتہ مدہوش عشق
صبح سے تا شام اور شب تا سحر
جان کر نعمت وہ برگ سبز کو
بحر بخشایش کا آیا جوش یہ
ہے وہی ہمراز خود بیگانگاں
لطف اسکا گر نہ ہو بیچارہ گر
ہے وہاں بندہ ہمارا نیم جان
جلد تر کر اسکی حاجت کو روا

عشق کیا ہے آتش سوزاں ہے یہ
وہ ہدف تیر بلا کا ہو گیا
جا جو دن سے مانگتا تا بان گھر
شہر میں موتی کا ملنا ہے محال
چھوڑ یہ اسباب ظاہر کر جواں
بحر اغوش سے [illegible] ہے
مستغاث ہے بخت ناتواں
عام رحمت پر خدا کی رکھ نظر
پہونچا بحر شور پر پایاں [illegible]
رہ گیا حیران نقیب [illegible]
کیا ہوا آتش تحت شیر و پلنگ
عشق برق و شعلہ ہر دو پر شرار
عقل [illegible] اسے ہو [illegible] دور
آئی یہ دم [illegible] بیدرنگ
گوہر مقصود تا آوے بکف
پھینکتا تھا ریگ کے اوپر [illegible]
دم بدم وہ چند ہوتا جوش عشق
خورد اور دم تھا وہی آنسو پر
نوش جاں کرتا رہا [illegible]
اسکی ہمت پر خدا نے کی نظر
[illegible]
پہونچے تب مقصود کو اپنے بشر
عاجز و زار و نحیف و ناتواں
جو اسے مطلوب ہے وہ کر عطا

عشق کی آتش ہے ایسی بد بلا
بیٹھی جسمیں جا خلق باہر [illegible]
جب ہوا مایوس موتی سے گدا
سونپا اس کام کو تقدیر پر
موجد اسباب علت ہے خدا
ہے خدا فتاح ابواب امید
تو توکل پر قدم رکھ کر [illegible]
ماسوا حق جو کچھ ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کاش کے دریا سے نکلے [illegible]
عقل [illegible] عشق شمس نیمروز
[illegible] کیونکر [illegible]
[illegible] آب دریا و اگر
دل کے اندر پختہ کر کے یہ خیال
بے تامل آب دریا کو [illegible]
فکر کھانے کی نہ کچھ [illegible] کا ہوش
بھوک سے آئی لبوں پر جان اگر
گذری اس حالت سے جب [illegible]
ہو گیا لطف خدا [illegible]
[illegible]
حکم درگاہ جناب کبریا
دیکھ اسکی خستگی و بیکسی
سنکے یہ حکم خدائے دادگر

[illegible] سوا معشوق کے سب کو جلا
[illegible]
چھوڑ کر بستی کو صحرا میں گیا
[illegible] نہیں [illegible]
تو سمندر پر بھلا چل تو ذرا
موجد اغلاق اسباب امید
لطف اسکا [illegible]
ہے وہ سب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عقل کاہ و عشق برق [illegible]
شعلہ خس کی [illegible]
[illegible] مقصود [illegible]
کشتی [illegible]
پھینکتا تھا [illegible]
تھا ترقی پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
اس غریب [illegible]
[illegible]
خضر [illegible] دریا پہ جا
عزت و محنت کشتی [illegible]
پہونچے حضرت خضر [illegible]

سلہ عشق ایک ایسی آگ ہے جو محبوب کے سوا سب کو جلا دیتی ہے ۱۲

HINDU KIT

دلیل اسکے بسکہ تھا اسپر یقین
اسلیے کرتا تھا وہ بیان جہت
تو قدم اسنے ذرا مضبوط کرکے
غیب کا عالم ہے وہ بے انتہا
کے بنتے ہیں گل اسے پر مہر
جسکو سمجھی ہو بیان از خطر
اسکی ہر صنعت نہیں کچھ نظیر
خلق جسکو جانتی ہے بے نوا
حاکموں کا حاکم ہے اپنے جگر
دکھا دہم نے جبکہ از وزیر
لاؤں گر میں اس سے بھی بہتر گہر
بعد لانے کے جو میرا عقد ہو
یا تو ہوں مطلب میں تو تلف
صاف کہدو اپنے دل کا مدعا
انجام کم فہمی سے شہر مستعد
یوں کہا دانسر یا اللہ اگر گرا
ایکدم کی بھی نہیں کچھ دیکھا
پھر لائے وہ سکو روہ موتی کر دکھا
خواب میں بھی شہ نے کبھی دیکھی نہیں
طلب کی اس شخص نے جو کچھ وہ
ہوگیا حلیہ میرا کا رنگ
...
رات کو جو صبح کہ وہ
سے جو وہ جو صنعتی طلا
جلد لا اس درج زریں کو نکال

موتی ثانی کہ لا دنیا میں نہیں
قول اور اقرار یاں سے ہے درست
ہے یہاں نکلے کہ اب جھل میں بہا
خسل ہاں کرتا ہے کا راز دہا
بانی ہو جاتا ہو خون جوش نظر
ہے وہاں سب سے زیادہ فقیر
لنتے ہیں اسکو سب بڑا وزیر
کفش پا اسکی ہو در بے بہا
ملتا ہے ادنی کو تاج و تخت و زر
عہد شیاں قول اقرار وزیر
دعہد میں ہو بش ہو بار دگر
تو نکلتا ہوں لیے تفتیش کو
گوہر مقصود یا لاؤں یکمشت
تا مری خاطر سے جائے در خفا
عہد ادہم سے کیا اس نے بجد
موتی گر تولا یا دنیا دوسرا
ہے خدا اس میں کہنے پر وکیل
چاہتا ہے جسکا ثانی دوسرا
حکم اس لاجستجو اس کی نہیں
جی میں سمجھا ادہم ہی آیا فقیر
گر گیا درویش کے دلمیں اثر
ایک موتی بے بہا مشہور تھا
تھا نہ کچھ درکار ہو تو گھر میں فرغ
اسکے اندر درج ہے یاقوت کا
تا کر ادہم کو دکھاتا اسکا حال

جبکہ شاہ ہوگئے خزانہ میں شہ ہو
اسکی تھی اسباب تھا ہر سو نظر
ہیں اکے کار خدائے بے شمار
تاہ ہو جاتا ہی شوق گشتہ ہے
سنگ کرتا ہو شہادت کو ادا
تیشے سے سمجھا ہے در بے بہا
گر بہ سکیں بھی بر ہے نہیں
مور کرتے ہیں سلیمانی وہاں
گونہ گونہ کارخانے سچ ہیں
یوں کہا گر تو ہو اس میں اسکو
ہو نہ عقد اس میں تو تکرار پھر
اپنی قسمت آزمائی کیجیو ان
برہے گر حیلہ بہانے ای وزیر
بسکہ غفلت کے سبب سے تھا اسیر
کھا کے پھر اقسام ایمان کی شدید
لے کے آوے جبکہ شہزادہ کو
یہ ہوا ادہم کے دل میں جب یقین
ہر طلب مجہول مطلق کی محال
صورت دیکھیں صفیا و سنگ
یعنی موتی دنیا کے کا نہیں
باتوں باتوں میں ملا سے سرخی
رات کو ظلمت سے صبح درخشی
تھا خزانے پر جو داروغہ متین
اسکے اندر ہو وہ توشہ گہر
لایا جلدی سے خزانہ دار شاہ

کب سمجھ ہو پہنچے گا اسکے کو
قدرت اللہ سے تھا بے خبر
عقل کچھ ایسا نہیں تھی ہر کار
پشم سے مرد آخر جہان سے
سمجھنے کا سرزد کرتا ہے جدا
ذرہ سے کمتر ہے وہ بے نشان خدا
شیر نر سے وہ ان کچھ کم نہیں
دزد کرتے ہیں نگہبانی وہاں
عقل میں ہرگز نہیں سکتے سما
سے مجھے شاہ نے خدا ہے ایک کو
حیلہ و مکر و دغا انکار کچھ
کھینچ کر محنت سائی میں اڑوں
تو عبث ہر میرا جانا اے وزیر
دام میں ادہم باطل کے وزیر
بیچ میں ضامن ہو یارب مجید
عقد فوراً تیرا اس دختر سے ہو
یعنی اسکے عہد میں لغزش نہیں
دیکھیو آنکھوں سے تاریخ جال
دیکھیو تا جستجو کا نکلے ڈھنگ
اس جگہ درویش آنکا نہیں
کچھ نہ سمجھے وہ کبھی نہیں کرنی ازدی
دیتا تھا انکو مشعل روشنی
اسکو بلوا کر کہا اے مرد دین
شب چراغ دختر عالی گہر
درج زریں جسمیں تھا نامہ دار

HIND KI

[illegible]

جس سے ہو دنیا میں عزت و جاہ	ہو وہاں بھی میل اس سے رو سیاہ	ہو یہاں جس سے زیادہ خرمی	ہو وہاں بس عذاب الٰہی
ہو یہاں جس سے زیادہ آبرو	ہو وہاں اس سے ذلیل [illegible]	ہے یہ دنیا بوتہ [illegible]	امتحاں کرتے ہیں جسمیں سیم و زر
تا الگ ہو جائے [illegible]	دہر کے اور فلسفی سب ہیں جدا	ہو نہیں کھوٹے پہ [illegible] داغ سیاہ	اور کھرا و [illegible]
ہو رہا اس چرخ [illegible]	کچھ نہیں شیطان سے اسکو خوف و غم	گر کلام اللہ ہو بدخط لکھا	معنی اسکے ہیں وہی [illegible]
خوشخطی اور بدخطی [illegible]	دخل معنی میں نہیں رکھتی ذری	طفل ہو زینت پہ لفظوں کی فدا	مغز معنی سے نہیں وہ آشنا
آب سے [illegible]	گر سیاہی سے ہوا تو ہے [illegible]	اہل معنی کی ہو معنی پر نظر	جانتے ہیں لفظ و معنی [illegible]
لاجورد و جدول [illegible] طلا	ہے فریب طفل اے مرد خدا	پیش چشم مرد دانا جلوہ گر	خوبی معنی ہے [illegible]
تو بھی ہو معنی کا ہی جان آشنا	جواب دینا وزیر کا بادشاہ کو اور رد کرنا تقریر بادشاہ کا		تا کجا پابندی ظاہر بھلا
جسکے [illegible] یوں بولا وزیر	ہے ترا ارشاد حق و دلپذیر	آپکا ارشاد [illegible] درکار ہست	سر سے پا تک ہے [illegible]
عقل شاہ [illegible]	[illegible] عقل شاہ ماہ	عقل شہ ہے خرمن بے انتہا	خوشہ چیں اسکی ہے سب خلق خدا
یہ معاذ اللہ نہیں [illegible]	ہے غرض منظور مجکو عرض حال	کی جو گستاخانہ میں نے [illegible]	ہے غرض مجکو فقط احقاق حق
[illegible] قبلہ [illegible] جہاں	اپنے بخششوں میں [illegible] مہماں	لازم ذاتی ہے ہر شے کو ضرور	وہ نہیں ہوتا کبھی اس شے سے دور
پادشاہی کو لوازم [illegible]	اور گدائی کے نرالے طور ہیں	اختلاط اسکا نہیں ہرگز روا	راہ اسکی ہے جدا اسکی جدا
سلطنت میں [illegible]	زیب تزئین ظاہری [illegible] تاب	ہیبت و قہر و سیاست کر و فر	زجر و توبیخ و قتال [illegible]
ہو اگر اس بات میں کوئی قصور	انتظام ملک میں پھر ہو فتور	ہو فقیری پر اگر اغلب مزاج	چاہئے اس شخص کو کیا تخت و تاج
آشنا معنی سے گر ہوتا گدا	صورت ظاہر پہ کیسی ہو فدا	دیکھتا گر جلوۂ رخسار یار	بت پرستی کیوں وہ کرتا اختیار
غیر حق [illegible] پادشاہ [illegible] دگر	جو ہے بت بلکہ بت سے بھی [illegible]	بت پرستوں کو ہی کرتی حسن خلق	بت گروں پر بھیجتی ہے لعن خلق
ہے بتوں سے اپنے ہر اک بے خبر	بت پرستی پر ہے غیروں کی نظر	ہے بغل میں تیری [illegible]	آپ کو تو جانتا ہے پارسا
[illegible] بت پرستوں کا صنم	تو بتاتا ہے نیابت دمبدم	مال و زر سے ہے تجھے وابستگی	اقربا و خویش سے [illegible]
وصل [illegible] خدا	[illegible] رب کو تا کہ ہو وصل خدا	ہے تو غیروں پہ [illegible]	در حقیقت آپکو ہے جانتا
[illegible] توحید اصلی ہے یہی	ماسوا حق کے نہ ہو وابستگی	راز باطن سے جو ہے [illegible] خبیر	مبتلا صورت پہ کیوں ہو فقیر
نور حق کے [illegible]	ذرے سے کمتر ہیں [illegible]	جسنے دیکھی جلوۂ حق کی بہار	[illegible] نور مستعار
[illegible]	ہوتے ہیں عشق مجازی [illegible]	جوش پر از بس [illegible] شباب	اور دنیا عشق کا [illegible]
[illegible]	[illegible]	چہرے پر [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] کیا سمجھا ہے [illegible]	کیوں [illegible]

اپنا حسن قبیح اور نام فلاں
تو جو سمجھا ہے یہ سراپا غلط
تو یہاں سمجھا ہے جن کو بے نشان
حشر میں اک کی کرنی کا برا
کی ادا گر تو نے سجدہ میں نماز
کو نماز ہم نے کیا منظور قال
شاہ کی ہے دم تو ہی اسیر نظر
بروعا منہ سے اگر نیت کیے
دل ہی دل میں اپنے کہتا تھا کہ
کم کرے تو کبر و منی کو دل سے دور
کام اگر ہے سہل یا دشوار ہے
مشورت سے عقل ہوتی ہے فزوں
مشورت کو چاہیے مرد امین
یار بد سے راز تو نے چھپا
گر نہ سنتا یار بد سے [illegible]
دو دیتا کیوں بیٹے کی دولت یہاں
شہ وہاں سے اٹھ کے خلوت میں گیا
ورنہ چھوڑ تدبیر یہ ہے ضرور
یہ فقیر خستہ و شوریدہ حال
رستم دستاں جہاں گیر زال
مرد کم مایہ میں یہ جرأت کہاں
یا تو خبطی یا دلا مجنوں ہے یہ
وہ عقدہ پہلے ہی ہے اس سرے سے کیا
[illegible] جاں ہی مجھکو اب انکار

منہ حسن لب سے کرتے تھے بیان
خود غلط انشا غلط املا غلط
بولیں گے پیش خدا یہ دو جہاں
سامنے انکے جو کچھ تو نے کیا
تو شہادت دیگی وہ با صد نیاز
لیا ہے جو تو نے سائل کی سوال
ہیبت حق کر کبھی دل میں خبر
میں ہوں زندہ نہ دختر ہی ہے
ہے جواں فرخندہ طلعت خوب رو
عقد دختر اس سے کر دے بانظر
مشورت اسمیں بھی درکار ہے
مشورت ہے باد حق کی رہنما
تا نہ کرے تجکو [illegible] زمین
تا نہ ہو پچھتاوے تجھے تحت الثریٰ
ہو تا کبھی فرعون [illegible] کی بند
تا ابد ہو جس کے پیچ و تاب میں
تا وزیروں سے کرے یہ مشورہ
جس سے یہ تشویش خاطر کی ہو دور
سمجھا یا پوچھ کرتا ہے سوال
تیر سر جیسا ہو نشست سے نکلا
یہ دلیری اور یہ ہمت کہاں
یا دی خالق [illegible] ہے یہ
تنگ ہو کرتا [illegible] دعا
[illegible] تا ابھی تو ا

جو درد اُخفص تھی جس جس کو
کم نہ تھا ہو خلوت میں تو بیگانہ
تو جسے سمجھا ہے دلکش خوب گاہ
تو اگر رکھتا ہے سجدہ میں جبیں
کی اگر مسجد کی تو نے خدمت رب
دم بخود درویش تھا ساکت کھڑا
آیا دل میں ہیبت سے نہ کچھ خیال
تھا تردد میں خرش شاہ جہان
ہے نہایت خوش ادا یہ نوجواں
دیں اگر ارکان دولت بھی صلاح
عقل کو ہوتی ہے عقلوں سے مدد
مشورت سے عقل تیری ہو چند
یار بد سے پر نہ کر راز آشکار
مشورت فرعون نے ہامان کی
چلتا گر وہ آسیہ کی رائے پر
چاہیے تفصیل ہو قصے کی گر
عقد کر لیتی اگر وہ دین صلاح
حکم کے موجب ہوا حاضر وزیر
خوف مرنے کا نہ ڈر زندگی کا ہے
ہے وہاں یہ سطر حسب ہر اس
بے خطر یہ پوچھ کرتا ہے سوال
ہے جو یہ جبر کہ اسکے آب و تاب
در دل سے جو کر کرتا ہے دعا
میں سوچتا کام [illegible] کیے

عرض کرتی تھی باندازِ نکو
ہیں ترے اقبال پر صدہا گواہ
ہے ہنسے مو کل غیب کی تجھ پر پناہ
تو گواہی دیگی اسکی یہ زمیں
شاہ صادق ہو پر حشت و خوب
خشمگیں حیران پریشان خشم وا
ہے عیاں چہرے سے کچھ وہ جلال
حیرت فکر و الم سے لب گراں
اسکا گھرانہ ہے مرغوب جاں
کرا سی سے اپنی دختر کا نکاح
مشورت دے تا سکا ای پر خرد
مشورت سے ہر طرح سے سودمند
لے نہ مشورہ احمقوں سے زینہار
وہ ہی اسکو طوق گردن میں ہوئی
بحر قلزم سے نہ ہوتا کچھ خطر
مثنوی میں دیکھ لے اور غور کر
تاکرو دختر کا میل حق سے نکاح
شاہ نے پوچھا کہ اے دانا وزیر
رعب شاہی کا نہ خطرہ جان کا ہے
لرزہ تن پر ہے مختل ہیں حواس
ہے بلا شک ایسی جانیں کچھ کمال
اسمیں حکمت ہے نہیں کچھ بیجا
اسکو سن لیتا ہے بلند سے خدا
جو کہ انسب ا

آسیہ: عون کی بیوی
[illegible] ۱۲ امن عجیب
قرادعا [illegible]
وہ ذات جو

ہے اگر اس راہ کا تجھ کو خیال ۔ غیر حق جو کچھ ہے سب پر خاک ڈال
نور حق ہر ذرّے سے ہے جلوہ گر ۔ اس لطافت سے کہ خیرہ ہو نظر

ہے زمین و آسمان میں وہ نور ۔ تو نہ دیکھے تو ہے یہ تیرا قصور
پردہ کچھ بھی نہیں اے ذی شعور ۔ ہر طرف ہے موجزن دریائے نور [5]

ہے تری چشم بصیرت کور یار ۔ نیم شب جس سے ہے نصف النہار
حب جاہ و مال و فرزند و پسر ۔ الفت لعل و جواہر سیم و زر

طبع کو جس جس طرف تھا [illegible] ۔ ہے یہی مانع راہ وصال
ہیں یہی پردے پڑے اس نور پر ۔ جس سے وہ تجھ کو نہیں آتا نظر

الغرض وہ روئے تنہا خاک تک ۔ تین دن اس نے کئے یوں ہی بسر
مرغ بسمل کی طرح خونیں طپان ۔ نعرہ زن تھا عاشق مجنوں وہ جوان

وصل دلبر کا کبھی دل میں خیال ۔ فرقت دلبر سے گاہے چشم لال
دل میں سو طرح کے خوف و رجا ۔ بحر حیرت میں غرض وہ غرق تھا

زیست کا اسباب گو کوئی نہ تھا ۔ وصل کی امید میں زندہ رہا
زندگی کا تھا سبب بس ہجر و وصل ۔ پائے جاں میں بھی تھی زنجیر وصل

وصل دلبر کی نہ تھی امید اگر ۔ جان نہیں ہوتی ہے عاشق کے [illegible]
تین دن کے بعد با صد اضطراب ۔ [illegible] با چشم پر آب

آ پہنچا با محفل خمسہ میں گیا ۔ بار دبستہ کے ہو پھر کچھ کہا
بازبان حال تھا محو بیان ۔ [illegible]

بے زبان کرتا ہے ہر ہر چیز [illegible] ۔ حال ظاہر اپنا ہر یک [illegible]
بے زبان کرتا ہے ہر ہر چیز بار ۔ حالت غم و خوشی کو آشکار

گوش دل وا ہو تو ہر برگ گل ۔ ہو زبان ناطق تو لے [illegible]
گوش دل وا ہو تو ہر برگ گلستاں ۔ کہتا ہے یہ قصہ جو رخ خزاں

گوش دل وا ہو تو ہر برگ و بار ۔ کہہ رہا ہے حال اپنا آشکار
پنبۂ غفلت کی ہے تیرے گوش پر ۔ گفتگو سے تو ہے دوں کی بے خبر

وقت پیری کے ہر اک جز و بدن ۔ دمبدم اے بے خبر ہے نعرہ زن
لحم و جلد و مغز و استخوان ۔ کہہ رہے ہیں [illegible] آہ و فغاں

کہتا ہے ہر جز و تجھ سے [illegible] ۔ وقت خدمت ہے رہیں پیچھے [illegible]
[illegible] صرف کر ۔ اسقدر تو کیوں بنا ہے کور و کر

ظلمت شب میں ہوا جو کچھ ہوا ۔ صبح پیری میں تو ہو تائب بھلا
تیرے ہر [illegible] کمی ہے [illegible] ۔ اور یہی ہر چیز دکھاتے مدعا

حیف ہے دور جوانی ہو گیا ۔ کام بر جستہ نہ کچھ ہم سے ہوا
کٹ گئی عمر عزیز اپنی سفر ۔ زندگانی بر گس سے ہے فوق تر

موئے مشکیں [illegible] ۔ لالہ رخ پر موج ظاہر شکن
[illegible] دفانی ہوئے ۔ [illegible]

رہ گیا ہے [illegible] دہن ۔ ہو گیا مثل کماں سرو چمن
مغز جان ہو خستہ [illegible] ۔ لعل دل ہو سفتہ الماس ہم

گرمی دل ہو گئی [illegible] ۔ آنکھیں کس طرح [illegible]
تو نہ سمجھ جوانی ہے گئی ۔ لذت دنیائے فانی ہے گئی

ہے یہ ہر جز و بدن کی گفتگو ۔ بے زباں ہو گر نہ انکی جان تو
بے زبانی ہاں ہر اک بازبان ۔ [illegible] [5۲]

گوش جان سے پنبۂ غفلت نکال ۔ تجھ پہ ظاہر ہو ہر اک کا مقال
خار و سنگ [illegible] ۔ کہہ رہے ہیں داستان [illegible]

انبیا کے سامنے اے بے خبر ۔ بار ہا بولے ہیں یہ شجر و حجر
گر یہ تھا نہ نطق عصا ۔ [illegible] ہوا

ہر شجر اپنا صلوۃ [illegible] ۔ عرض کرتا تھا سلیمان سے
آپ کے جیب مسجد [illegible] نماز ۔ [illegible] کہتی تھی اپنا [illegible]

[5] اللہ نور السماوات والارض خدا کا نور آسمانوں و زمین کو محیط ہے ۱۲ [5۲] ان من شیء الا یسبح بحمدہ کوئی چیز ایسی نہیں جو خدا کی تسبیح و تقدیس نہ کرتی ہو ۱۲

لیتے جو بنا کر سے مجھ پر یقین
دیکھ گیا کیونکر حسن و نبھو کو ...

میری ملی شناسا سے کہ حق بین بنی ہین
کر بیان پھر بہت سے تو ادہم کا حال

یہ اشارہ ہے کہ فطن کو سمجھ کر
اس سخن کی کچھ نہیں ہے انتہا

تا ہو پیدا تجھ پہ ہو اسکا اثر
قصہ باقی ماندہ اب ہم کو سنا

ٹھیک تین روز کے جانا ادہم کا بامید نکاح بادشاہ کی جناب میں اور مانع ہونا وزیر باتدبیر کا اور دراندازی کرنی اس باب میں پھر ادہم کی ذلت و خواری تکلیف و بیقراری

الغرض فنائی خیراں وہ گدا
طاقت تن سے ہوئی آخر جدا
جس طرف کرتا تھا صحرا میں نظر
ایکدم میں کر دیا لندن دیگر
جو نہ ہو طاقت سے صد سالی
سوچ دل میں کہاں رہ گیا
عشق کا حاصل ہے خلاق جہاں
عشق سے اپنے تجھے بھی یلجا
اگر وہ شعلہ عشق بالکل جلا
تیغ الفت سے مرا دل ریش کر
عیش ہجر اور نے من بھائی ہے
میں نہیں گو تابِ جذب کرم
ہوں اگر چہ لاکھ بحر معصیت
ہے نرقلب اپنے یہاں میں دل
کام اس کے جدا دور کیوں نہ ہوں
پھر یہی تو وہ انگلے اندر حجاب
دوسرے کے ساتھ وہ شاہ غیور
کھینچ خلوت میں بہت سا نرتیک
ہے غنی تر سب سے کم سے خدا

بھو بچا اس جا پر جہان بقا بقرا
چھا گیا دل پر غم درد و فراق
کتنی دیکھی صبح رات ہر کس میں جلوہ گر
رنگ غم دیکھی یا بالکل جلا
عشق سے وہ بات ہم بجز نہیں
بہ مثال آسمان وہ رسیاں
نفس کا فاصل ضعیف ناتوان

ٹوٹتا انگاروں پر مش سینہ
دل کے اندر شوق بے پایاں رہا
بڑے قوت والے اسیر عشق
کیا ہی ادہم نے خودی کو کھو دیا
عشق ہو صنع خداوند جلیل
ذرہ کو نسبت کہاں خورشید سے
دونوں میں ظاہر ہے بعد غرب و شرق

مناجات بجناب الٰہی

خار دشت کے تنکے دے آگ جلا
میرے درد دل کو بیش از بیش کر
قید غم ہر ایک تنہائی ہے
گو تو ہے ہر اک ہر درد کا کریم
موج زن یک بیاباں کی صفت
کار عقبیٰ میں نہایت مضمحل
عیب جو اندر ہیں ہر کیوں نہ ہوں
کب ساہتا اس میں وفا آکر
تو ہوتا ہی نہیں کرنے شعور
تا میسر ہو تجھے وصل نگار
جا ہنسے یار وہ سب سے جدا

اس نے طلب اور تاب کا ملتفت ہو لیا
الفت نے نیا بھلی ہو یا بری
دور ہو تقلید کا مجھ سے حجاب
ہو اگر پاکوں ہی کو تجھ سے کشود
تیرا اک جھونکا نسیم لطف کا
صاد اس سے ہو ہیچ کام قلب
فطرت میں تجھ ہو سکتا ہے وہی
پھر کسے میل میں نیا دیکھ پال
چاہیے تجھ کو اگر وصل صنم
دیکھا ہے کوئی تجھ ایسا خوبرو
ہے جمال اسکا دو دل سوز آپ پر

عاجز و تنہا نحیف و مستمند
اور جگر میں درد بے پیوند رہا
گر گیا دم بھر میں کیا اسیر عشق
دوش سے کی غیر کی گردن جدا
اور عبادت سے تر اصل خلیل
قطرہ کو قربت کہاں ناپید سے
جانے تو گر بحر الفت میں ہو غرق
مست و شیدا بیخود و مجنوں بنا
برق جبکہ دیکھ کر ہو منفعل
پھیر دے حلقوم پر اسکے چھری
بحر وحدت میں ملا مثل حباب
پھر یہ دل کا حال کیا ہوئے ادد
دم کے دم میں کو دکان سکو بنا
اس دل کا ہے میرے نام قلب
شیشہ میں جو ہو جھلکتا ہے وہی
آدمی سے کیو مکر اس میں بخود نکلا
گھر کو خالی غیر سے کر یک قلم
سو تسکے جو پاس بیٹھے دو بدو
دوسرے کی تو بھی گردن قطع کر

ف نام ستارہ ہے ۱۲ ف بر کھلا لعلم سمجھا ۱۲ ف پہلے قلب کے معنی ناکارہ اور قلب ثانی سے مراد دل ہے ۱۰

جب ہوا مایوس وصل یار سے ۔۔۔ کب ہوں پھر مانوس جسم و جان سے
جب سنی درویش کے منھ سے یہ بات ۔۔۔ رہ گیا خاموش شاہ نیک ذات

دل میں کچھ انکار سے بھی خوف تھا ۔۔۔ نا یہ منہ سے کرے کچھ بد دعا
مانع اقبال عار و ننگ تھا ۔۔۔ اس لیے وہ دل میں اپنے تنگ تھا

عار دنیا کی ہے سد راہ بھی ۔۔۔ کھو رہی ہیں سب کو یہ کردنی
راہ مولیٰ سے ہے لازم ننگ و عار ۔۔۔ اس لیے کرتا ہے تو بیہودہ کار

ہیں بہت سے کام عزت کے لیے ۔۔۔ ایسے تو رہتا ہے مجبور ہائے سیر
سہل کو کرتے ہیں عاقل ننگ سخت ۔۔۔ موم کو کرتے ہیں مثل سنگ سخت

شرع نے آسان سب تجھ پر کیا ۔۔۔ اپنی کم بختی سے تو رسوا ہوا
کیوں ہے طالب بیخبر تو نام کا ۔۔۔ کام وہ کر جو ہو تیرے کام کا

عار کو اور ننگ کو ہر ایک چھوڑ ۔۔۔ ننگ سے اس جہان کے منھ کو موڑ
شاہ نے بعد از تامل یہ کہا ۔۔۔ مدعا دریافت تیرا ہو گیا

میں سمجھ کر دوں تجھ کو اسکا جواب ۔۔۔ دل میں ہے تو نہ کرنا اضطراب
گرچہ ہے یہ دستور شاہی کے خلاف ۔۔۔ میں نے گستاخی یہ تیری کی معاف

درد دل سے اپنے تو مجبور ہے ۔۔۔ بیخطا ہے جو کوئی معذور ہے
مجھ سے کرنے نسب کا تو بیان ۔۔۔ کون ہے تو کیا ہے تیرا خاندان

ہے جو ظاہر کا حسب نے رہ نسب ۔۔۔ ہے ہر اک کیواسطے پند عجب
آدمی کے واسطے قید نسب ۔۔۔ بندہ کمترین ہے سخت اپنا حسب

جب کہا ادہم نے ای شاہ جہان ۔۔۔ ہے نجابت ہر سیر جوہر سے عیاں
جد اعلیٰ ہیں مرے حضرت عمر ۔۔۔ قامع بدعات کفر و اژدگر

ناصر حق حامی دین متین ۔۔۔ واقف اسرار علم مرسلین
قاتل کفار محبوب خدا ۔۔۔ رستم دوران شاہ باوفا

حجت حق رہنمائے گمرہان ۔۔۔ سیف مسلول شاہ دو جہان
گو نسب سچا نہیں کچھ کام کا ۔۔۔ لیک فاروقی ہوں میں جیسے شہا

روز محشر کے عمل سے ہے سوال ۔۔۔ کچھ نسب سے ہو وہاں کس قبیل قیل و قال
فاطمہ کو جب کر دے بنی ۔۔۔ اعلیٰ یا بنت احمد اعلمی

وان نہیں ہرگز نسب کچھ کام کا ۔۔۔ ہیں یہ تقلیدات ظاہر کی فنا
جب سنی ادہم سے یہ خبر ۔۔۔ ہو گیا فی الجملہ کچھ دل پر اثر

شاہ نے سنکر کہا درویش سے ۔۔۔ عاشق دل خستہ دل آتش سے
گر کروں دختر کو تجھ سے نامزد ۔۔۔ ٹھیک کچھ اس میں نہیں [illegible] دخترو

کیونکہ اپنی قوم میں تو ہے شریف ۔۔۔ صورت و سیرت میں پاکیزہ لطیف
مشورت درکار ہے آئین ولیک ۔۔۔ تاکہ ہو دریافت اسکا فر و نیک

جو مرے گھر میں ہے خویش و اقربا ۔۔۔ مصلحت نسبے بھی میں کرلوں ذرا
پائی جب یہ مرضی شاہ جہان ۔۔۔ جانب صحرا ہوا ادہم روان

خاطر ناشاد کچھ خرم ہوئی ۔۔۔ وہ تڑپ اور بیکلی بھی کم ہوئی
تھی ہوس دل میں تمنا سے وصال ۔۔۔ ہو گیا وہ غرق دریائے وصال

ہوش دنیا کا نہ غم دین کا رہا ۔۔۔ تھا خیال وصل دلبر میں فنا
ہے یہی دنیا کے دون کا ماجرا ۔۔۔ ہے خیالوں پر فقط اسکی بنا

کوئی شادان ہے کوئی خستہ حال ۔۔۔ دیکھیے جسکو وہ ہے مست خیال
ہے اسی سے غم اسی سے خرمی ۔۔۔ ہے اسی سے عیش خلق دہر بھی

ہے بہت زخار دریائے خیال ۔۔۔ عقل سے باہر ہے بنائے خیال
ہیں گہر اسکے نہایت آبدار ۔۔۔ دیکھیے جسکو ہے وہ سرشار

سبز ہر دم ہے خیابان خیال ۔۔۔ بیخزان ہے یہ گلستان خیال
لگ رہی ہیں اس چمن میں بے شمار ۔۔۔ ایک سے ہے ایک نادر آبدار

کام دنیا کے ہیں سب خواب و خیال ۔۔۔ ان خیالات دلی پر خاک ڈال
دمبدم تازہ خیالات اسکے ہیں ۔۔۔ غیب سے ہوتے ہیں وارد جان پر

علم باطن کیا ہے تصحیح خیال ۔۔۔ علم ظاہر کیا ہے تفضیح خیال
صادق کر اپنے خیالات کو بسم ۔۔۔ تاکہ ہوں نور ادلیس جلوہ گر

کر نہ ان کو صرف ہرگز بے محل ۔۔۔ غیر ذات پاک حق عز و جل
آپ ہے رہتا ہے وہ رب العلا ۔۔۔ ہوں میں [illegible] جو [illegible] کا

صبح کو سننے سے جس کے رنج ہو
بات کوئی دیتی ہے آتش لگا
ملتئم ہوتیں جراحات سناں
کچھ نہیں معلوم جب تک لب ہیں بند
ہے یہ گویائی طلسم بے نظیر
اک سخن کہنے سے ہو [illegible] جہاں
چاہیے پرہیز او حفظ لسان
کیونکہ اس نے زباں سے قیل و قال
وضع درویشانہ اسکی دیکھ کر
مرد حقانی کی پیشانی کا نور
رعب شہ پر ہو جو صاحب دل سے
مرد حق تنہا نہیں ای بدگمان
اہل دل ہیں سب دلوں کے بادشاہ
بسکہ معنی رکھتی تھی جو بے عصا
کیا ہے وہ راز نہانی ای فقیر
بندۂ عاجز ہوں مسکین نحیف
شہر میں آیا تھا بہر سیر آج
قدرت حق سے چلی ایسی ہوا
تیر مژگاں ہو گئے سینے کے پار
جس نے دی دولت و ثروت تجھے
ہوش و گوش و عقل و دین [illegible] کا
بہر حق تو کر مری حاجت روا
[illegible] اگر میرا کہا

عرض اے شہ کیا اگر [illegible] کو
اک سخن ہوتا ہے در بے بہا
اچھا ہوتا ہے نہیں جز خم زباں
معدن حنظل ہے اندر یا کہ قند
سوچ کے کہہ تو کلام دلپذیر
اک سخن سے ہو جہنم میں مکاں
تا کہ ہو سرسبز [illegible] زباں
پر عیاں تھا اسکے چہرے سے ملال
شاہ کے دل پر ہوا آخر اثر
کب چھپا رہتا ہے پیش دل شعور
ہیبت حق ہے نہیں یہ خلق سے
وہ نہاں کرتا ہے فوج بیکراں
گو کہ ظاہر میں ہوں ما حال تباہ
لشکر فرعون کو غارت کیا
جسکو لشکر ہو گیا برہم و زیر
کمتر از خار و خس ہوں [illegible] ضعیف
دل کے بہلانے کو تا خوش ہو مزاج
اس محافہ کا دیا پردہ اٹھا
میں ہوا اسوقت جان سے [illegible]
جس نے دی یہ خوبی و حشمت تجھے
ہمت و جود و کرم لطف و سخا
حق تری مشکل کا ہو مشکل کشا
جان بچ جاتی ہیں تیرے کہتے ہی ہوا

سینۂ مردم ہے صندوق ای کبیر
ہے زباں تیری کلید غیب
گر ضرورت میں لبوں کو اپنے وا
جب کیا اپنے لبوں کو تو نے وا
ہے اسی سے جان کا تیرے خطر
ایک کلمہ سے ہے ظاہر صدق و دین
شاہ نے ہر چند کی تفتیش حال
آخر ادہم کو بلایا شاہ نے
دل میں سمجھا ہے یہ مرد باخدا
ہے اثر [illegible] سیما سے عیاں
کس کے تنہا غیب سے سب انبیا
حفظ حق ہر وقت ہے اسکا معین
حال ظاہر پہ نہ کر ہرگز نظر
شہ نے پوچھا با ادب درویش سے
جب کہا ادہم نے ای شاہ زماں
میں نے دنیا دیکھ کر پایا [illegible]
بادشہ زادی محافہ میں سوار
[illegible] ہوا
ہے یہی تجھ سے فقط میرا سوال
جس نے بخشا ہے تجھے یہ عز و جاہ
اس عطا پر اسکے تو کر کے نظر
تو ہو گر اس کام کا میرے کفیل
تن مرا مثل حباب بے بقا

ہے زباں منھ میں کلید خیر و شر
لفظ ایسا تو نہ کہہ جسمیں ہو عیب
لیک ہو ہر حرف در بے بہا
راز سربستہ ہویدا ہو گیا
اور ملتا ہے اسی سے سیم و زر
ایک سے پیدا ہو نقص و کذب و کین
کچھ نہ بولا وہ ذکی خوش خصال
سامنے اپنے بٹھایا شاہ نے
عابد و زاہد کریم و پارسا
بیش حشمت خاقان [illegible]
بادشاہوں کو مطیع اپنا کیا
جابر و ظالم ہے اسکو ڈر نہیں
معنی ہیں لفظوں کے اندر غور کر
کر بیاں جو کچھ تمنا ہے تجھے
دو مہینے سے ہوں میں [illegible]
کی ہے اول سے فقیری اختیار
پاس سے گزری مرے اک نامدار
حل ہوئے معنی شمس کی الضحیٰ
بہر ذات پاک حق ذوالجلال
[illegible] و عدل ملک و سپاہ
عقد شرعی میر ابن دختر سے کر
حق تعالیٰ ہو ترا نعم الوکیل
ہے ہوا وصل دلبر سے بھرا

ان جرحت السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان ۔ تیزہ کا زخم تو بھر جاتا ہے مگر زبان کا زخم نہیں بھرتا ۔ [illegible]

راست جانب کھڑا تھا جو وزیر
کس لئے غمگین و حیران ہے کھڑا
کر عطا جو شے اسے مطلوب ہو
مالک افلاک فرمانروائے جہاں
ہو اگر وہ شے تری تحویل میں
ایک کم سمجھا اسے عقل بشر
طفل کو رد روکے لئے آئیں
دل تو ہے جویائے مال سیم و زر
اس لئے کرتا ہے رد اسکو شہا
سنتے ہی بولا شہ خیر و دعا
بعد ازاں پوچھا بیاں کر مدعا
پوچھتا ہے حال تیرا بادشاہ
بادشہ سے کہہ تو میرا سلام
گو کہ ہوں درویش مفلس غریب
گرچہ ظاہر میں کسی کے بد نظر
آنکھ حق کے ہے وزیر بے نظیر
اپنے دل ہی دل میں سمجھا وہ
کہ غصہ کا نہایت جوش تھا
شعلۂ نار جہنم ہے غضب
دل ہی دل میں اپنے کہتا تھا وزیر
بعد ساعت کے کہا شہ نے کہ ہاں
کیوں نہ لاؤ زیر جوش خصال

صاحب حشمت امیر بے نظیر
مدعا کیا ہے دل درویش کا
گو کہ وہ کیسی نفیس و خوب ہو
رد نہیں کرتا سوالی اجر ان
رد ہے اسکا سوا حاجت سے فزوں
عقل کل کے فہم سے جو ہو بدر
باپ خطا کے سوا دیتا نہیں
اسکے اندر ہے تہے جی کا خطر
تا نہ ہو تو مبتلا میں مبتلا
بادشہ کے حکم کو لایا بجا
کیوں کھڑا ہے مقصد قلبی ہے کیا
کس لئے ہے یوں تری حالت تباہ
بعد اسکے پھر یہ ادہم نے دیا سلام
بر حسب اور نسب میں کہ نجیب
بندہ اک مولا کے دنیا سے بشر
ایک ساں ہیں ہم امیر ہم فقیر
کچھ نہ ادہم کو دیا اس نے جواب
رعب سے شہ کے وہ خاموش تھا
شرم ہے مومن کا زیور کب
ہے بڑا بیباک یہ مرد فقیر
عرض کر حال فقیر خستہ جاں
عرض کے قابل نہیں اسکا سوال

بادشہ نے حکم یہ اس کو دیا
عرض مطلب جو کرے مجھ سے گدا
رد نہ کرنا چاہیئے اسکا سوال
دیر ہو تیری دعا میں اگر کہیں
بہتر اس سے دیگا رب العالمیں
جوش خوں اگر طفل کو ہو آسیب
کیونکہ معلوم اسکو ہے اسکا ضرر
تو حماقت سے کیا چاہے سوال
جاننا بہتر ہے وہ رد قبول
آکے ادہم کو کیا اس نے سلام
ہے یہاں آنے سے کیا تیری مراد
بے تامل اس سے ادہم نے کہا
جلد کر بہر خدا بہر خدا
تو کر بیاہ دختر اسکا نکاح
جیسے ہی جی کس فرق ہے اس بات کا
سنکے یہ باتیں زیر آتش ہوا
نیلا پیلا ہو کے غصہ میں بھرا
رد کنا غصہ کا ہے مردوں کا کام
غصے کو تو دل کے اندر جذب کر
بیہودہ گوئی ہے یہ کبر دمنی
کیا کہا ہے کیا کیا اس کو سوال
جو کہا ہے اس نے ہی شاہ نے سنا

پوچھے جا کر حال اس مسکین کا
جلد تر کر اسکی حاجت کو روا
کیونکہ لاتا ہے توقف میں ملال
وہ توقف خالی از حکمت نہیں
یعنی جائے ہے ستائش انگبین
قند کھانے سے ہوا گر ضرر
طفل ہے ناسمجھ و زیاں سے بے خبر
اور دیکھا جان کا ہے دبال
اسکو دینے تو ہے قول فضول
بر طریق سنت خیر الانام
کر بیاں تا ہو روا تیری مراد
دختر شہ پر ہوا ہوں میں فدا
عقد شرعی اپنی دختر سے مرا
مجھ سے کرا دو جہاں میں ہو فلاح
بعد مرنے کے ہے شاہ و ہے گدا
بس غضب سے برق شعلہ بن گیا
پھر اسی جا پر ہوا جا کر کھڑا
کاظمین غیظ کب ہوں عوام
رنگ لایا ہے اس ... ہر بار
ہے یہ بیشک لائق گردن زنی
کر بیاں مجھ سے مفصل اسکا حال
میں نہیں کر سکتا ہر گز وہ سخن

۱۵ عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم جسکو تم برا سمجھتے ہو ممکن ہے کہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور جسکو تم بھلا سمجھتے ہو ممکن ہے کہ وہ تمہارے حق میں برا ہو۔ ... انما المؤمنون اخوۃ مسلمان سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں ... المؤمنون کالبنیان المرصوص یشد بعضہم بعضا تمام مسلمان مثل ... کے دندانوں کے ہیں ایک دوسرے کو مضبوط کرتا ہے ... الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین غصہ کے پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے اور خدا احسان کرنے والے لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

[illegible]

HIND KITABS

اس لیے فرماتے ہیں خیر الورا ۔۔۔ عالموں کو جانو تم شمس الضحی
گر امیر و نسے کریں وہ اختلاط ۔۔۔ تم کو پھر لازم ہے انسے احتیاط
...ل حشمت پاس عالم جائے گر ۔۔۔ خائن اسکو دل میں سمجھو سر بسر
اختلاط اہل ثروت ہے برا ۔۔۔ انسے جو کوئی ملا خائن ہوا
...ندگان حق ہیں مسکین غریب ۔۔۔ کبر سے دور اور ذلت سے قریب
عجز و غربت ہی وہاں منظور ہے ۔۔۔ کہ ہے جسمیں وہ حق سنے در
...ک کے گر پڑتا ہے میوہ خاک پر ۔۔۔ خام ہے جتنا کہ ہے افلاک پر
آئے پھر سرہنگ بحر دار و گیر ۔۔۔ لیگئے درویش کو کر کے اسیر
...ور ہستی سے جا کر ایک جا ۔۔۔ سر کیا درویش کا تن سے جدا
مرغ بسمل کی طرح تڑپا زمیں ۔۔۔ خون سے اسکے ہوئی رنگین زمیں
...چھ بھی اس درویش نے مارا نہ دم ۔۔۔ جان دینے میں ہا ثابت قدم
تھا زمیں پر قطرہ خون گدا ۔۔۔ نقش حرف پاک نام دلربا
جو ہوا قطرہ زمیں پر جائے گر ۔۔۔ تھا وہ شہزادے کا نام دلربا
کر دیا بوسہ زمیں پر یک قلم ۔۔۔ نام شہزادے کا تو ہوسے نقش
...رخ بوقلموں نے اس سے بھی عجیب ۔۔۔ نقش اک ظاہر کیا ہے اک عجیب
کاٹا سر خنجر سے جب درویش کا ۔۔۔ اس فقیر خستہ و دلریش کا
...وے کے مانند شہ سلطان ہوا ۔۔۔ ٹوٹتا پھرتا رہا وہ جابجا
تھی کھڑی اسجا پہ جو خلق خدا ۔۔۔ گرد انکے حلقہ زن ہو سر ہوا
...ہو کے وہاں گرد انکے سات بار ۔۔۔ دیکھ کر سب کو بچشم اشکبار
خوب بحکان آخر زمیں پر لوٹتا ۔۔۔ شہر کی جانب ... وہ ہوا
...سمجھے خلق باغیں سیاہ ۔۔۔ آگے آگے سر روان بادرد و آہ
دیکھ کر یہ طرفہ نادر ماجرا ۔۔۔ جو وہاں حاضر تھا وہ حیران ہوا
رفتہ رفتہ پہونچا شہ کے گھر کے پاس ۔۔۔ جب تھے خلقت کے اڑے ہوش و حواس
جسمیں رہتا تھا وہ زیبا نازنیں ۔۔۔ رفتہ رفتہ آخرش پہونچا وہیں
بادشہ سنتے ہی اس احوال کو ۔۔۔ آپ آیا سر کے استقبال کو
بازبان حال کہتا تھا وہ سر ۔۔۔ ہوں میں مشتاق وصال یار
...وے سا پھرتا تھا سر جو سو بسو ۔۔۔ شاہزادے کی فقط تھی جستجو
چشم سے عبرت کی شہ نے کی نظر ۔۔۔ اس فقیر کشتہ شہزادے پہ
...پھر آل کار دل میں سوچ کر ۔۔۔ لایا شہزادے کو وہ گھر سے بدر
اور کہا اس سر کو یا تھو نیستی ... ۔۔۔ اضطراب اسکا کہیں کم ہو ذرا
اس لیے سر میں طپش ہے کسقدر ۔۔۔ جذب الفت کا مقرر ہے اثر
بر خلاف طبع جو اس سے ہوا ۔۔۔ عشق کے ہیں کام اس سے ہوا
تو اگر اس سر کو روکے گا نہیں ۔۔۔ کیسی جا پر نہ ٹھہرے گا کہیں
عشق کی تاثیر الفت کا اثر ۔۔۔ کچھ نہیں موقوف تنہا زیست
...لمر بادل سے فدا ہے کاہ پر ۔۔۔ گر ذرا اس کی کشش پر تو نظر
دیکھ حال ای جان مقناطیس کا ۔۔۔ کیا ہی اسکا جذب ...
...وہ میں گر ہو نہ مثل خور رکھا ۔۔۔ کب بہ شاں میں ہو معرفت سبا
گر ضد ہو عشق ربانی کا نہ ہو ۔۔۔ قطرہ قطرہ ...
اس جہاں کے کام کا سب انتظام ۔۔۔ عشق ہی ہیر خصہ مرد اسلام
سر کو شہزادے نے لیکر ہاتھ میں ۔۔۔ اس سینے پر رکھا ...
...ے نے پھر بخشش ذرا ۔۔۔ مقصد قلبی تھا حاصل ہوا
اپنے زانوں یار کے پر رکھ لیا ۔۔۔ آیا غش سے پاس لب کے گدا
شاہزادے نے بعز و احترام ۔۔۔ دفن کا اسکے کیا پھر اہتمام
دیکھ کے یہ حال وہ جان جہان ۔۔۔ استقبال ... یار ...
اپنی ... حرکت سے وہ آرام ہوا ۔۔۔ سو دیا جب نہ سے چھٹ گیا
دستیں سو جانے سو مند ۔۔۔ حرف ... کر اول ...

لہ العلماء ورثۃ الانبیاء ... اختلاط کریں ... اے خدا مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکین ہی دنیا سے اٹھا اور مسکینوں کے ساتھ میرا حشر کر ...

عربی ... سلطان کی طرف سے ہے اور باطینان کا ... ۱۲

بیخودی سے جب نہ آیا ہوش میں ۔ دیکھ یوں کہنے لگا اس عشق میں
مجھ کو کرنی ہیں ابھی دو تین قدم ۔ مضطرب کیوں پہلی ہی منزل میں

منزل مقصود تیری ہے دور تر ۔ حیف ابھی چالاک ہو سستی نہ کر
عشق کا ہے دور تر ابتدائی مقام ۔ اور تیرا آسمیں ہے پہلی ہی کام

خون دل سے اپنے کر پہلے وضو ۔ جب قدم رکھ اے عزیز فرخندہ خو
سن لے مجھ سے بات اک درویش کی ۔ عاجز و دل خستہ و دل ریش کی

حکایت عشق فقیر کی ختن کے بادشاہزادے پر اور ناحق قتل کرنا شاہزادے کا فقیر کو غصے میں آ کر

تھا ختن کے بادشہ کا اک پسر ۔ زہرہ سیما خوبرو رشک قمر
شوخ و شنگ آفت جان و دل ۔ مات جس سے ہوں سلیمی عقل

گلشن خوبی میں وہ سرو روان ۔ حسن کے بازار کا نقد گران
شکل کو اسکی پری سمجھے جو دیکھ ۔ قدرت حق نے کیا اس میں ظہور

جعد مشکیں اسکے دام عنبرین ۔ پھنس رہے اس میں ہزاروں دل حزین
دیکھ کر اس شہر کا اک فقیر ۔ ہو گیا دام محبت میں اسیر

ہو گیا احوال اس درویش کا ۔ عشق سے لیلی کے جو مجنون کا تھا
جس طرح خسرو پہ تھا عشق کوہکن ۔ غم میں یوسف کے زلیخا نعرہ زن

نعرہ زن وہ شہر میں پھرتا تھا ۔ شہرۂ آفاق الفت ہو گیا
عشق جب آیا تو خاموشی کہاں ۔ پردہ پوشی اور سرگرمی کہاں

عشق و مشک ایسی چیز ہے زیر زمین ۔ بے کسے اور بے وسیلے غماز ہیں
عشق کا درویش کے چرچا ہوا ۔ بام سے وہ طشت زر ہی گر پڑا

تھی ہر اک محفل میں اسکی گفتگو ۔ جا بجا کو بکو اور سو بسو
خلق نے اسکو بہت کی دی صلاح ۔ اور کہا اس بات سے کر لب کو بند

کر نہ ہرگز تو کہیں افشائے راز ۔ باب آفت تا نہ ہووے تجھ پر باز
ہو خبر میں آ یا وہ گوش سے گذر ۔ تا نہ ہو اس راز کی قصہ کو خبر

دشمنی تو جان سے اپنی نہ کر ۔ ہو اس افشا میں کہ جی کا ضرر
استقامت چاہ تو لقمان سے ۔ تو نہ جا لے جس میں اپنی جان سے

صبر کر اور بھید کو اپنے چھپا ۔ تا تری امید بر لاوے خدا
شحم و حنظل کو نہ سمجھے بند کر ۔ پیش از ذوق لیکن قند ہو

قند گو اسوقت دیتا ہے مزا ۔ منفعت میں لیک حنظل ہے سوا
حال کو تو چھوڑ دیکھ اسکا مآل ۔ تا نہ ہو وے تیرے جی کا وبال

دیکھتے ہیں مرد حق پایان کار ۔ مرد اول بین ہیں سب خوار
زندگی دنیا کی بھی ہے مستعار ۔ آخرش بھی ہی ہے تجھ کو کار

کر وہی تو کام اے فرخندہ خو ۔ آخرت میں جس سے ہو وے سرخرو
بسکہ وہ درویش زخم خوردہ تھا ۔ منع سے وہ چند عشق اسکا ہوا

عاشق مسکیں کو کیونکر صبر ہو ۔ تاب کب لائے دل بیتاب کو
عشق کا ہوتا ہے جس کے دل میں شور ۔ عقل کو سوں بھاگتی ہے اس سے دور

حاسدوں نے بھی کیا اتہام کو ۔ عافیت نے اس سے کی راہ گریز
شاہزادے پر کیا پایان کار ۔ راز غماز نے اسکا آشکار

اس طرح اسکو دلائی عار و ننگ ۔ جس سے آتش ہو گیا وہ شوخ و شنگ
تند باتیں سن کے وہ ایسا ہوا ۔ غصے میں آگ اور رنگ پیلا ہو گیا

بے تامل کہہ دیا جلاد کو ۔ قتل کر اس بیدل ناشاد کو
ہے یہی کردار کی اسکے سزا ۔ جب مجھے رسوا زمانے میں کیا

ہو نہ رنگیں خون سے جب تک زمین ۔ یاد گوئی سے وہ بچنے کا نہیں
بسکہ تھا غصہ کا شہزادے کو جوش ۔ عذر خواہی سے ہوئی خلقت خموش

[illegible] پادشاہ ۔ ہر دو بر [illegible] خلقت ہر گناہ
کوہ کو آتش سے لازم ہے حذر ۔ ورنہ جلکر خاک ہو وہ سر بسر

[illegible] انسان اپنی ضرورتوں کو چھپائے رہے ۔ الصبر مفتاح الفرج صبر کا نتیجہ فلاح ہے [illegible]
[illegible] سے روک دیا جاوے اس پر ادب تحریض ہوتا ہے

کر عطا یارب مجھے وہ جام عشق | عالم مستی میں ہو انجام عشق | یا الٰہی معرفت کا دے وہ جام | جس سے خود بینی کا ہو قصہ تمام

اے خدا اے مالک کون و جہاں | مرہم ریش دل غمخوارگان

مناجات بجناب الٰہی

جب سے دنیا میں کر مجھ کو ذلیل | راہ باطن کی مری ہو تو دلیل | گر نہ ہو تیری طرف سے فتح باب | پھر بھلا کیونکر ہو کوئی کامیاب

مجھ کو یوں سرگشتہ در سودا نہ کر | راہ کا میری تو ہی ہو راہبر | یوں نہ رہنے دے پریشان و تباہ | دستگیری کر مری اے بادشاہ

ہے شب تاریک وہ [illegible] | رہنما تو ہو تو میرا ہو پناہ | دستگیری کر مری تو اے کریم | تو ہے خود غفار و ستار و رحیم

ہیں گنہ گرچہ مرے حد سے بروں | لیک رحمت ہے تری ان سے فزوں | کیونکہ وہ محدود یہ بے انتہا | فوق تا ہو اس سے پھر ہی کیا

ہے یہ رحمت سے تری مجھ کو یقین | سامنے جب تیغ ان جان حزیں | رحم کا اس وقت تیرے ہو ظہور | ظلمت عصیاں مبدل ہو بنور

عشق کا حال لیگیا مجھ کو حسن | رہ گیا بیچارہ ادہم نعرہ زن | عشق کی باتوں کی کب ہے انتہا | عاشق دل خستہ کا کہہ ماجرا

سننے کے مشتاق ہیں اہل جہاں | پھیر تو بھی اپنے گھوڑے کی عنان

پہونچنا ادہم کا اس باغ میں جہاں پر شاہزادی سیر کرتی تھی اور روکنا اور جھڑکنا دربانوں کا اندر جانے سے اور مار کر ہٹا دینا ادہم کو در باغ سے

دل پہ ادہم کے ہوا ایسا قلق | رنگ چہرے سے ہوا اک لخت فق | ارغوانی رنگ جو تھا چھپا | دم کے دم میں زعفرانی ہو گیا

خوشبوؤں کی طرح کرتا تھا نظر | دم میں ادھر اور اک دم میں ادھر | لشکر الفت میں تھا وہ کو بکو | تھی کشش دل کی ہی اسکی راہبر

سنبلستان عشق کے ہیں سنگلاخ | در دو ریحان اسکے رستے میں ہیں خار | عشق یا ہے وہ عجب اک طلسم | عکس کر دیتا ہے ہر شے کا اسم

عیش کو ریش و عشرت کو غمی | درد کو درد اور غم کو خرمی | رنج کو گنج اور الم کو نوبہار | آہ سرد و خون دل کو جو [illegible]

متصل اس باغ کے پہونچا گدا | جسمیں تھی وہ زینت سے رونق فزا | باغ کے چاروں طرف پھرنے لگا | اس پریزاد کا لے جس سے تھا

دیکھکر چاروں طرف پختہ [illegible] | دل ہوا ادہم کا دوری سے تنگ | ہو گیا ناچار وہ بے دست و پا | سامنے دروازہ کے آکر کھڑا

باغ کا گویا تھا وہ حصن حصین | پہونچے وقت جان نکر نہیں | نے نقب نیچے لگانی سود مند | پہونچے بالائی نہ اسکی کمند

بیٹھے دروازہ پہ دربان [illegible] | ہاتھ میں تلوار جھڑکی باتیں | تھے مسلح ہر طرف صدہا سوار | اپنے چوکی پہ تھے سب ہوشیار

پھر وہاں [illegible] | اور پھر [illegible] | جس مکان جا نہ سکتی ہو ہوا | آدمی پہونچے وہاں امکان کیا

پہونچا ادہم جا کے جب سر قریب | دوڑے چاروں طرف سے ہم نقیب | کی زبانی گو بہت سی [illegible] | اور کہیں باتیں نہایت جانخراش

بوسہ لیکن لیتے وہ دلبر کا | بیخبر بیہوش ہو کر گر پڑا | حالت غش میں گدا کو کھینچ کر | باغ کی سرحد سے پھینکا دور تر

ہاتھ میں کچھ کر آیا جو سنگ | مار کر اسکو کیا مردے کی رنگ | مار کر سنگ جفا دلخراش | کر دیا اسکے بدن کو پاش پاش

ہوا اگر اسباب ظاہر پہ غرور
کسب بندے کا اگر ہو کام کا
[illegible] توکل گر اسکا ہوا
ہوں سبھی صنائع کاریگر خراب
اپنی رحمت سے وہ شاہ باسخا
جبر یہ باتیں نہ جانے ای جان تو
جبر ہے حنظل توکل قند ہے
فرق اسمیں اسمیں ہے صد ہزار
تھا اسی غیب سے آئی ہوا
دیکھکر اس رشک مہ کے رخ پہ نقاب
تو ہم حیرانی سے ششدر رہ گیا
دیکھ پائے سادہ پن اسکا جو خوب
اسکی اک سکھ کا کروں میں کیا بیان
حسن کی تعریف اسکے کیا کروں
جب سواری اسکی آگے کو چلی
سینے کے اندر جو دل مضطر ہوا
دو پہر کے بعد آیا جبکہ ہوش
عشق نے اسکو دکھایا اپنا رنگ
گریباں اسکی گردن میں بکلی
تھی نگہ اس [illegible] کی آفت بخیر
[illegible] گلشن گلزار عشق
آتش گل سے کیا بلبل کو خاک
خواب میں یوسف کو دکھلا کر بہار
عقل اسکی دفعتہً زائل ہوئی
کچھ دکھائی ایسی شیریں کی جھلکیاں

یہ بھی اپنی ہی سمجھ کا ہے قصور
کب کرے مقصد میں اپنے وہ خطا
پھر وہ بندہ کب ہا مولی ہوا
اس طرف سے گر نہ ہو مفتوح باب
تجھ پہ کردیتا ہے باب رزق وا
یہ توکل ہے اسے پہچان تو
جبر ہے بند توکل پند ہے
تجھکو اے غافل ہے لازم اشتباہ
اس محافے کا دیا پردہ اٹھا
دل ہوا اسکا سپند آسا کباب
ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا
یاں کے مجرے میں سراسر ہو تصور
چاہیئے لکھنے کو عمر جاوداں
جو نکو تھا اس سے تھی خوبی زدل
دم کو اودم [illegible] کچھ بکلی
مثل مرغ بسمل قبلہ نما
عشق نے مارا ہے سینے میں جوش
زیست سے اودھم ہوا اپنی تنگ
بیکلی میں پھر اک گل کی کلی
دم کے دم میں گر گئی جادوگری
عقل سے باہر ہے کاروبار عشق
دل جگر و [illegible] سے چاک چاک
دل زلیخا کا کیا دیوانہ وار
ایسی کیفیت اسے [illegible] ہوئی
ہو گیا بیمار جس سے کوہکن

سو جب اسباب علت ہے خدا
پس شہر ہو کسب سے شاہ جہاں
کسب میں بھی رکھ نظر رزاق پر
ہے کلید قفل غیبی کسب یار
کسب کر لیکن خدا کے نام پر
دوست رکھتا ہے توکل کو خدا
جبر مردود توکل مغز دین
آئی جب اسکی سواری منفصل
جمع پہلے سے ہوا اسباب عشق
دیکھکر وہ طرز وہ اسلوب خوب
سدھ [illegible] اسکی اور نہ بھجی کی ہی
آنکھیں اسکی آہوئے حرم شکار
تھی محافے میں وہ رشک ماہتاب
جب وہ پردہ اٹھ گیا ناخواستہ
مرغ بسمل کی طرح دوڑا جواں
جسم گویا بید مجنوں ہو گیا
پھاڑ کر کپڑوں کو آخر وہ جواں
اور کی آہ و فغاں شعلہ بار
اپنی ہستی سے ہوا بالکل فنا
اس پری پیکر کی جو دیکھی بہار
عشق کی سارے یہ گلکاریاں
شمع پر پروانے کو آتش کیا
[illegible] کوہکن کا [illegible]
شہر اہل شہر سے نفرت ہوئی
وامق نے عذرا کو دی [illegible]

درمیاں سے بھی یہ پردہ اٹھا
صاحب حشمت امیر کامراں
عقل صنعت کو الگ کر طاق پر
جب کیا تونے بجد و جہد کار
کچھ بھروسا کر نہ اپنے نام پر
اسکو تو ہرگز نہ بھولے بادشاہ
جبر ہے صبر توکل انگبیں
دیکھنے اسکو لگا یہ خستہ دل
ہو گیا مفتوح ناگہ باب عشق
بحر حیرت میں گیا در دل ڈوب
کچھ سنی اسکی نہ کچھ اپنی کہی
زلف اسکی مجمع دلہائے زار
جس طرح برج حمل میں آفتاب
پھر کیا خدام نے آراستہ
ہو گیا تاریک آنکھوں میں جہاں
رعشہ تھا اور اسکے اعضا میں تمام
گر پڑا تا ہو گیا پیچھے رواں
چرخ کے سینے سے بھی [illegible]
محو مطلق اس پری پیکر پہ ہوا
ہاتھ سے چھوٹے زمام اختیار
جس سے ہے سرسبز گلزار جہاں
سرو سے قمری کا دل گھائل کیا
عشق لیلی میں ہوا اسکے جنون
اور دشت نجد سے الفت ہوئی
ہیر در رانجھے سے کی دلبستگی

خوش جہاں کی آتی تھی آب و ہوا
بسکہ وہ حرماں نصیب تنہا رہتا
اختلاط خلق ہو جیسے بلا
اختلاط خلق سے ہو نا خوش ہم
گرم سرگرمی خوار سکے نہیں
تو جو کثرت میں ہوا ہے مبتلا
رات کو سمجھے عروس غمگسار
بحر وحدت کا اگر ہو غوطہ زن
بسکہ کرتا تھا ریاضت کی
دیکھ کر دلچسپ اس جا کی فضا
سیر کرنے کے لیے وہ بے پناہ
نے کسی انس نے پوچھا حال
تھا زبس دلریش خود بھی جا کر
ایک دن ناگاہ از حکم قدر
تھے کھڑے صدہا نقیب و چوبدار
غرق لعل و در میں دریا تا بسر
کر رہا تھا چشم حیرت سے نظر
جلد ہو جاؤ دو طرف دو قطار
با ادب آہستہ نے بنشین نہ کر
جس محافے میں تھی شہزادی سوار
پوشش زر بفت سے کی ڈھک کر
جس کا ہر موتی تھا در آبدار
اتفاقاً تھا اس محافے کو ادھر
ہو نہ [illegible] کوئی جو ہے تا بہ حکم

چند روز اس جا جا بسترا
دوست تنہائی کو رکھتا تھا
جو بیجا ہے وہی اظہار
ہو سکے تجھ سے تو کر کچھ اس کو کم
لذت حلوا و قند و انگبیں
کب ہے خلوت میں تجھ کو ذوق
جانے وحدت کو کہ ہے زیبا لگا
آپ کو کثرت کا پھر ہو گنج کن
تھا طبیعت پر بہت کچھ ملال
متصل اس شہر کے رہنے لگا
شہر کے اندر بھی آتا گاہ گاہ
کھانے پینے کا کسی نے سوال
کلفت روح و دل کو تھی غربت کمال
شاہ کے در پر ہوا اس کا گزر
اور پیادے بے حد و بے حد سوار
زرق و برق ایسے کہ خیرہ ہو نظر
گونہ گونہ صنعت اللہ پر
ہو پیادے آگے اور پیچھے سوار
ایک سا جلدی اٹھاؤ تم قدم
بچھے جٹے لاکھوں مرد ہشیار
چوندھیا جاتی تھی سورج کی
کہکشاں سورج سے ہو جس پر نثار
خواہش تقدیر لائی کھینچ کر
غیب سے آتے ہیں اسباب ظفر

ہوتی ہر جا سے طبیعت جب خفا
کرتا تھا اوقات صحرا میں بسر
کیا کہوں ہے جو مزا خلوت میں ہے
تو سمجھتا ہے اسے آب حیات
ذہن میں اسکے کبھی ہو ہے یہ خبر
تیرگی کثرت کی ہو جب دل سے دور
چھوڑ کر کثرت کو تو وحدت میں آ
اسکو تنہائی میں تھا وہ اتفاق
سیر کرتے کرتے وہ عنقا جواں
دور آبادی سے جلوہ ارجمند
مرغ وحشی کی طرح سب سے جدا
صحبت مردان میں مد نظر
دیکھتا جس جا کوئی ہو حسین
خلق کا دیکھا وہاں پر ازدحام
سیکڑوں جا ہر غلام باہنر
اتفاقاً ہو گیا وہ بھی کھڑا
اسمیں بچنے ہر طرف سے چوبدار
دختر شہ کی سواری آتی پاس
باغ میں جاتی ہے وہ عفت مآب
کیا محافے کا کروں اسکے بیاں
موتیوں کی ایک جھالر لگی
عالم حیرت میں تھا ششدر کھڑا
کھینچ لائی ہے کسی کو
بیجد کو دخل ہے نہیں

اور جانب کو وہ جاتا تھا چلا
رہتا تھا ہر آنات کے وہ دور تر
ہاں سلامت ہے مقصد قدر میں
کب حضور ہے تجھ کو تنہائی کی
وہ نجاست نعمتوں پر تو ہے
خود بخود تو ہو اسے ہر لحظہ
بیگمر ذرا تو بحر وحدت کا مزا
رہتا تھا جنگل میں وہ مرد خدا
ایک دن میں اک وہ آیا ناگہاں
کی اقامت کے لیے اپنے پسند
سیر کر کے شہر کی جاتا چلا
پھر چلے آنا تماشا دیکھ کر
کرتا وقفہ بن مکاں پر پردیس
اور [illegible] اسجاد [illegible]
دست بستہ صف کشیدہ چار سو
دیدہ ہر اک کی وہاں کرنے لگا
اے جوانو جلد ہو تم ہوشیار
جمع جلدی تم کرو اپنے حواس
دل کے بہلانے کو با صد تاب
لعل و یاقوت زمرد کا تھا کام
تھی عجب صنعت سے گرد اسکے لگی
ایک گوشہ میں لگ کے سب کے گدا
جس طرف بیچارہ وہ ہم تھا کھڑا
ہو رہی چاہیے جو رب العالمین

السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین یعنی سلامتی اکیلے میں ہے جب دو ہوئے تو آفتیں در پیش ہوتی ہیں ۱۲

محمد ابراہیم

رنج و مہجوری میں جی ہے مبتلا
غرق بحر معصیت ہوں کی آہ
تو غنی و مغنی و عاجز نواز
نوکر و کس سے جو کہ بدتر ہیں یہاں
لطف سے کر دے مجھے یارب حسن
لفظ بد کے ہوں اگر معنی حسن
کر حسن کو تو پسند [illegible]
سین اسکا یا الٰہ العالمین
تا کہ نورانی ہو میرا تن بدن
جز و پیغمبر امام بو الحسن
حرمت اسکے نام کی رکھ یا خدا
بہترین اولین و آخریں
گر نہ پیدا ہوتی اسکی ذات پاک
امی و استاد جبریل امیں
دمبدم اسپر درود و صد سلام
ایسی ایسی کیسی تاثیر حسن
سب کو اصحاب سے بہتر ہیں
جسم ایماں ہیں محمد مصطفیٰ
دوست دل سے جو کہ ہو صدیق کا
حب ذی النورین ہو [illegible]
ہو مفصل انکا گر معلوم حال
راہ حق میں مستعد سینہ سپر
ہے سر کو اصحاب سے اے باخبر

راہ ہی تو بخشے یارب بتا
انتظار معرفت ہوں کی آہ
بادشاہ ذو الجلال کارساز
مجھ سے سو درجہ ہیں بہتر سگ یہاں
ہوں مرے سب کام بحسب حسن
ہے حسن وہ بلکہ حسن بے سخن
تا کہ دونوں لفظ معنی ہوں حسن
سمیع سبحان سعادت کا ہو سین
ہو حسن کی بھی حقیقت پھر حسن
حیدر صفدر امام بو الحسن
آتش دوزخ سے مجھ کو بھی بچا

تو ہی مرشد تو ہی ہادی ہے مرا
میں ذلیل و خوار زار و مستمند
باسط و رزاق و ستار عیوب
جس سے بدتر اس جہاں میں کچھ نہیں
تا مسمی سے مطابق اسم ہو
گر حسن ہوں لفظ اور معنی ہوں یہ
کر حسن کی رح کو یارب جائے حمد
یا الٰہی نون کو اس نام کے
گو کہ میں بدکار نافرجام ہوں
کر کے تو اس نام نامی کا خیال
ختم کر سکیں مناجات بدیع

دیو و غول نفس سے مجھ کو بچا
عاجز و مسکین ہوں میں ناپسند
قاضی حاجات و غفار ذنوب
اس سے سو درجہ ہوں بدتر بالیقیں
اپنے معنی کے مطابق اسم ہو
عقل کے نزدیک ہے مطرود بد
ہو گیا ہر دم [illegible] حمد
نون سے کچھ نور کے حصے دے
پیغمبر [illegible] کا ہے ہمنام ہوں
بخش اس عاصی کو بھی ذو الجلال
[illegible] پیغمبر کو لاتا ہوں شفیع

نعت پیغمبر خیر الانام درود اللہ کا اسپر اور سلام

تو نہ تھے باد و نار و آب و خاک
ناسخ احکام شرع بالیقیں
سہو بخشے اس عاجز کا [illegible]
بت پرستوں کو بنایا بت شکن
[illegible] وعظ و پند سے بر راہ ہیں
عنصر اسکے چار یار مجتبیٰ
دل ہے اسکا منزل صدق و صفا
ہو وہ دل خورشید سے رخشندہ تر
اور آوے انکی کوشش کا خیال
جان پر لیتا بلاؤں کا [illegible]
معرفت [illegible]

باعث ایجاد عالم ہے وہی
نام اسکا ہے دوائے ہر بلا
اسکی تیغ حکم و ہیبت نے کیا
بت پرست و گبر و ترسا و یہود
جس نے کی کینے کی انکی پیروی
جانفشانی سے ہوا انکے قوی
جان و دل سے ہو گر بہ جو نثار
صدق دل سے لے اگر نام علی
جرأت و ہمت ہو انکی ہو نظر
جب تمہیں موقوف ہوں [illegible]
ہیں [illegible] فلک پر سب بجا

فخر جملہ انبیا و مرسلیں
علت غائی آدم ہے وہی
احمد مرسل محمد مصطفیٰ
سر کو کفر و شرک کے تن سے جدا
کافر و منکر و ملحد و قوم ہنود
ہو گیا بیشک وہی کامل ولی
شرق سے لے غرب تک دین نبی
ہے وہ منظور رحمت رب کردگار
کافر صد سالہ بھی ہو وے ولی
شوکت اسلام کی پاوے خبر
دل سے ہو مفتوں انکا تو کمال
حامی دین متیں بحر علوم

۵ مطرود و ناپسند در باطن ۵ مراد شیر یزدان سے حضرت علی [illegible] کنیت ابوالحسن تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض اور عثمان ذی النورین رض اور علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۱۲

ہیں ثناگو اور تو لطف آفریں	میں [illegible] ہوں تو ہے رب العالمیں
آن [illegible] تیرا نام پاک ہے	کنت [illegible]
فہم سے برتر ہے جو [illegible] راہ	کیا کرے ان بندہ بے ننگ کا
ہو خیال و فہم سے کبھی جو کے	کام کیا دانش ہے کی تیزی کرے
ما عرفنا جس جگہ [illegible] نبی	حمد کیا اس کی کرے مجھ سا [illegible]
سینے میں ہیں بحر مضمون حمد کے	پر [illegible] سکو سخن
گر کرے [illegible] لسان [illegible]	حمد کے مضمون [illegible] ہے ادا
ہیں [illegible] پوشیدہ جو گنجینے سینے میں	سو نہیں [illegible] گنجینے میں

ہے زباں اس پارہ [illegible]	حمد خالق بیاں [illegible] لب
آپ کو لازم ہے اگر دعویٰ کرے	تو بھی ہو لائق نہ اس کام کے
جس جگہ جلتے ہوں بال جبرئیل کے	اس جگہ دم لے کیا [illegible] ذلیل
ہو تنکا بھی آئے کام کیا	ہوں [illegible] عاجز جو عقول انبیا
حلقہ زنجیر سا [illegible]	کھاتے ہیں مضمون [illegible] پیچ و تاب
[illegible] حمد و ثنا [illegible]	عقل میری ہو [illegible] دلگیر
[illegible] روشن [illegible]	کھینچتا ہوں رنج اب بیجا [illegible]
یا الٰہی یا الٰہی یا اکرم	میں ہوں تیرا بندہ بے ننگ کا

مناجات جناب الٰہی میں

پہر کیوں [illegible] میں ہیں تہمت	دور ہوں [illegible] طاقت فرقت نہیں
تو وہ گستاخی و بیباکی ہو آہ	چھپا [illegible] جان ہو [illegible]
[illegible] وبال	بے حضوری [illegible] جلال
[illegible] کیا دیکھوں [illegible]	بے تجھ سے [illegible] کیا [illegible]
[illegible] حسب حال [illegible]	[illegible] رہا ہوں آہ
[illegible] نہایت کی نگاہ	تو ہوا اس بند میں بندہ تباہ
[illegible]	حکم فرمایا [illegible]
[illegible]	کام میں [illegible]
لے اگر مولیٰ [illegible] کی خبر	ہے [illegible] سر در بسر
وہ بتا [illegible]	[illegible] بندہ کو [illegible]
[illegible] دل کو [illegible]	جس [illegible]
[illegible] لے گر چاہ	تب [illegible] دل کا مدعا
[illegible] شفقت [illegible]	طرف کعبہ کو [illegible]
ہیں تجھے مخلوق [illegible]	[illegible]

گر بیاں اپنی کروں میں بے کلی	فاش یا اپنا کروں راز دلی
عالم [illegible]	جان [illegible] نہیں [illegible]
ہے نفس [illegible]	ہے سرشتے [illegible]
بند [illegible] آہنی	جس کی [illegible] نخوت و کبر و منی
[illegible] شمشیر [illegible]	قطع ہو [illegible] سر بسر
[illegible]	چاہتا ہے [illegible]
اگر نہیں منظور ہو تو وہ بتا	ورنہ [illegible] مجھ سے جدا
تب [illegible] تمنائے دلی	[illegible] جستجو بیجا [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	دے [illegible] الفت [illegible] مجھے
[illegible] کی ہوس	[illegible] کب [illegible]
[illegible]	تا وہ [illegible] خستہ کو
جس کو [illegible] گنج دے	جس [illegible] گنج [illegible]
[illegible]	گنج عرفاں سے مجھے معمور کر

[illegible] ایک [illegible] قرآن شریف [illegible]
[illegible] قرآن شریف [illegible] الا اللہ [illegible]

ہم سے طغیانی و فسق و سرکشی
ملحد و مغبت پرست و بت تراش
دوستوں سے گاہ ہو بیگانگی
کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو
[illegible] باعور کو دوزخ ملے
پشہ سے نمرود کو فاحش شکست
[illegible] جسکا ہو نوح لا ایا
دشمنوں کو دیں خزانے نعمتیں
روتے روتے بے بصر یعقوب ہو
گبر ولی اللہ کرے صدیق وہ
کربلا میں قرۃ العین نبی
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر
کچھ نہیں دم مارنے کا ہے مقام
کرتا ہے جو جو کہ تو اس کا بیاں
آب سے ظاہر کرے رخشاں گہر
آگ سے پیدا سمندر کیڑے
یہ معاذ اللہ میں نے کیا کہا
مہتری و برتری ہے عیاں
ہے بیاں جو بہترین بر قرآں
چرخ بار عظمت سے آب و تاب
تیرے لائق گو نہیں میری ثنا
تو بھی میری حمد کو مقبول کر
کی زباں کو تو نے گویائی عطا

[illegible] بندہ پروری ہوتی رہی
گبر و ترسا و یہود و بد معاش
دشمنوں سے ہو کبھی ہم [illegible]
لاشے تنہا دوست سے صدیق کو
جنتی ساحر بنیں فرعون کے
باد صرصر سے ہو قوم عاد پست
ہوں گوسالہ پرست بالیقیں
رزق و صحت عیش صد ہا [illegible]
طعمہ کرما ہو تن ایوب ہو
دم میں جو من کو کرے [illegible]
لال زہرا کا حسین ابن علی
دشمنان حق کو عہدوں [illegible]
پہونچے کب تک [illegible] تیری فہم خام
عقل تیری کی کہاں تک پہنچے واں
قطرۂ ناپاک سے پیدا بشر
طعمہ جانداں [illegible] کو کرے
ہو گئی مجھ سے بڑی فاحش خطا
آپ سے آگے گذر سکتا ہے کہاں
کمترین کمتراں [illegible]
[illegible] قدرت کا حباب

فہم سے برتر ہے اسکا کاروبار
سب سے ربط آشنائی ہے اسے
دوستوں کو دربدر [illegible]
عالم فاضل ہو شیطان لعیں
چاہ بابل میں معذب ہوں ملک
زوجہ فرعون ہوئے طاہرہ
زادۂ آذر خلیل اللہ ہو
دوستوں کو اپنے رنج و تب ملے
ہو کوئی مقتول [illegible]
دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر
ظالموں کے ہاتھ [illegible]
عقل سے برتر خدائی ہے تری
جو کہ تو کرتا ہے برحق ہے بجا
خاک سے پیدا کرے الماس کو
رنگ سے پیدا کرے الماس کو
[illegible] صنعت گری
[illegible] سامنے
[illegible]
[illegible] جنکا آوازہ ملے
[illegible] ہر اک شے تابہ ماہ

بیان اپنے عجز و قصور کا اور نہ ہو سکنا [illegible]

کر نہ عیب و نقص پر اسکی نظر
ہو سکے کیونکر ادا تیری ثنا

آ تو نے خود پیدا کیا ہم کو ضعیف
ہیں سخن داں تو سخن پیدا کیا

نیک و بد پر ہے اسی کا اختیار
دل میں ہر اک کے رسائی ہے اسے
دشمنوں کا جو کہیں اپنا کرے
امی مطلق ہو خیر المرسلین
[illegible] بالائے فلک
اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ
اور کنعاں نوح کا گمراہ ہو
مبتلا ہوں امتحاں کے واسطے
طشت میں یحییٰ کا سر کاٹیں لئیم
غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر
اور اپنا کام دل پائے یزید
فہم سے باہر خدائی ہے تری
[illegible] کیا
سنگ میں تابش سے خور کی [illegible]
سنگ میں تابش سے خور کی لعل ہو
ہے ہر اک تر سے تجھ کو برتری
ہمسری کرنے کا دعویٰ ہے کسے
[illegible]
[illegible] ذلیل و مستمند
تیری یکتائی پہ یارب ہے گواہ
[illegible] لاتا ہوں بجا
[illegible] ناقص [illegible] مرد ضعیف
میں زباں داں تو دہن پیدا کیے

طہ بلعم باعور ایک عابد کا نام ہے جسنے ایک ہزار سال عبادت کی تھی اور [illegible] بیوی کی خواہش سے حضرت موسیٰ پر بد دعا کی اور اسم اعظم اسکے دل سے محو ہو کر کافر ہو کر مرا [illegible] ہر طرف سامری کے جسکو جبرئیل نے [illegible] سال [illegible] پرورش کیا [illegible] انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]